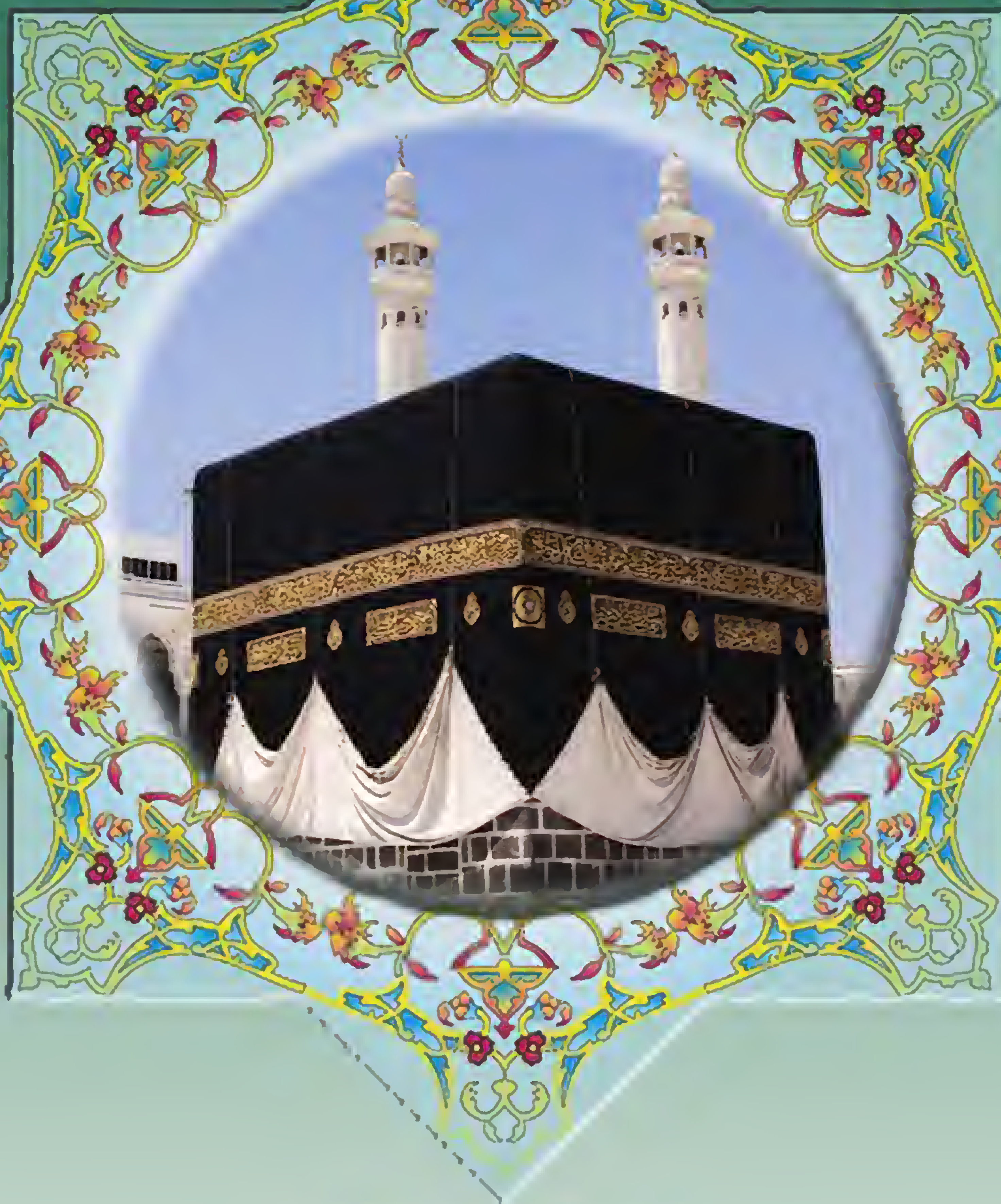
حَيَّ عَلَى الصَّلاة



محمد نجيب سنبهلي

حي على الصلاة
محمد نجيب سنبهلي

(New Addition)

"Hayya Alasslah"

By Molana Mohammed Najeeb Sambhali

نام کتاب:	حی علی الصلاۃ
مصنف:	محمد نجیب سنبھلی
کمپیوٹر کمپوزنگ وڈیزائننگ:	محمد نجیب سنبھلی / محمد سعد نعمانی
پہلا ایڈیشن:	دسمبر ۲۰۰۵ء
دوسرا ایڈیشن:	جون ۲۰۰۷ء

چند حضرات کے تعاون سے کتاب کا دوسرا ایڈیشن حجاجِ کرام کو مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ جل شانہ ان محسنین کے تعاون کو قبول فرما کر اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

ناشر فریڈم فائٹر مولانا اسماعیل ویلفیر سوسائٹی دیپا سرائے، سنبھل، مراد آباد، یوپی

Publisher:

Freedom Fighter Maulana Ismail Welfare Society
Deepa Sarai Sambhal Moradabad U.P. (244302)

ملنے کے پتے:

۱) ڈاکٹر محمد شعیب، دیپا سرائے، سنبھل، مراد آباد، یوپی، پن کوڈ: ۲۴۴۳۰۲

۲) المکتبہ المدنیہ، سفید مسجد، دیوبند، سہارن پور، یوپی، پن کوڈ: ۲۴۷۵۵۴

بسم الله الرحمن الرحيم

وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ ......

اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں'

اگر تم نماز قائم رکھو گے........... سورہ المائدہ ۱۲

قَالَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ

(النسائي البيهقي والحاكم وأحمد)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةَ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحَ

آؤ نماز کی طرف

آؤ کامیابی کی طرف

(یعنی نماز کا اہتمام کر کے دونوں جہاں کی کامیابی حاصل کرو)

فہرست عناوین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

نماز ایمان کے بعد دین اسلام کا سب سے اہم اور بنیادی رکن ہے جسکی ادائیگی ہر عاقل وبالغ مسلمان پر فرض ہے..... نماز اللہ جل شانہ سے تعلق قائم کرنے اور اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو مانگنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے..... نماز میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے مناجات ہوتی ہے..... نماز ایسا مہتم بالشان عمل اور عظیم عبادت ہے کہ اسکی فرضیت کا اعلان زمین پر نہیں بلکہ ساتوں آسمانوں کے اوپر بلند واعلیٰ مقام پر معراج کی رات ہوا۔ نیز اسکا حکم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ تک نہیں پہنچا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرضیتِ نماز کا تحفہ بذاتِ خود اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔

نماز ہی کو اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل (فرق کرنے والی چیز) قرار دیا گیا..... نماز میں غفلت اور سستی کرنے کو منافقین کا عمل بتایا گیا..... نماز ضائع کرنے والے کو جہنم کی وادی: غی میں ڈالا جائیگا جہاں خون اور پیپ بہتا ہے..... نماز میں سستی اور کاہلی کرنے والے کے لئے ہلاکت اور تباہی ہے..... نماز کا اہتمام نہ کرنے والے کا حشر فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا..... اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھے..... جو شخص فرض نماز جان کر چھوڑ دیتا ہے اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے.....

لیکن انتہائی افسوس اور فکر کی بات ہے کہ مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد اِس اہم فریضہ سے بے پرواہ ہے۔ کچھ تو ان میں سے بالکل ہی نماز نہیں پڑھتے، کچھ جمعہ اور عیدین پر ہی اکتفا کرتے ہیں اور کچھ نماز میں کوتاہی اور سستی کرتے ہیں یعنی جب جی چاہا پڑھ لی جب جی چاہا نہ پڑھی۔ جو طبقہ نماز پڑھتا بھی ہے وہ عموماً جماعت کا اہتمام نہیں کرتا نیز خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتا حالانکہ اصل نماز وہی ہے جو اوقات کی پابندی کر کے خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کی جائے۔

مؤمنین کی نماز کے تعلق سے اِس صورتِ حال نے مجھے اس پر آمادہ کیا کہ میں نماز کی اہمیت وفضیلت کے متعلق ایک کتاب تحریر کروں۔ ویسے تو نماز کے متعلق بے شمار کتابیں موجود ہیں، لیکن

میرا بنیادی مقصد قرآن وحدیث کی روشنی میں اہمیت نماز کو بیان کرنا ہے تاکہ لوگوں کے سامنے نماز کی اہمیت واضح ہوجائے اوران میں نماز پڑھنے کی رغبت پیدا ہوجائے، نیز نماز کو خشوع وخضوع اوراطمینان وسکون کے ساتھ ادا کرنے والے بن جائیں۔

چنانچہ نماز کے مسائل کو نہ بیان کرکے صرف نماز کی اہمیت وفضیلت سے متعلق تقریباً ۷۵ آیات اور ۲۲۵ احادیث صحیحہ کو مختلف ابواب کے تحت اس کتاب میں ذکر کیا ہے تاکہ تارک نماز اور نماز میں غفلت کرنے والا اپنے انجام بد پر غور وفکر کرکے بیدار ہو، اور سچے دل سے توبہ کرکے نماز کا پابند بن جائے اور نماز کی پابندی کرنے والا شخص، حقیقی نماز کو پہچان کر، خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کا اہتمام کرنے والا بن جائے۔ اگر امت مسلمہ کا بڑا طبقہ واقعی نماز کی پابندی کرنے لگے تو قرآن کا اعلان ہے کہ انفرادی اوراجتماعی ساری برائیاں خود بخود دور ہوجائیں گی۔

سنن ونوافل کو بھی الگ الگ ابواب میں تفصیل سے ذکر کیا ہے تاکہ ہر شخص فرائض کے ساتھ سنن ونوافل کو بھی پابندی سے ادا کرنے لگے۔ کتاب کے آخر میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری کو بھی بیان کیا ہے کہ ہر شخص اپنی ذات سے نمازوں کو قائم کرکے اس بات کی فکراورکوشش کرے کہ ہر کلمہ گو نماز کا اہتمام کرنے والا بن جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ میری اس کوشش کو قبول فرماکر اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے حقیقی نماز پڑھنے کا ذریعہ بنادے۔

احادیث کے انتخاب اور اس کے ترجمہ میں انتہائی احتیاط کا پہلو اختیار کیا ہے پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے تو ناشر کو مطلع کردیں تاکہ اگلے ایڈیشن سے قبل اسکی تصحیح کرلی جائے۔

آخر میں اُن تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اِس کتاب کے آغاز سے لیکر اشاعت تک کسی نہ کسی پہلو سے کتاب کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں حصہ لیا۔ بالخصوص استاذِ محترم حضرت مولانا عبدالخالق صاحب کا ممنون ہوں کہ انھوں نے اپنی مصروفیات کے باوجود مقدمہ تحریر فرمایا۔ نیز اللہ جل شانہ سے دعا کرتا ہوں کہ ان کی خدمات کو قبول فرماکر ان کو دونوں جہاں کی کامیابی وکامرانی عطا فرمائے۔ قارئین کرام سے بھی درخواست ہے کہ ان کے لئے اور میرے لئے دعائیں فرمائیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

محمد نجیب سنبھلی
مقیم حال، ریاض، سعودی عرب
۱۸ جمادی الاولی ۱٤۲٤

تعارف

(حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی۔ استاذ حدیث وعربی ادب دارالعلوم دیوبند)

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم وبعد !

ہر مؤمن جانتا ہے کہ اسلام میں نماز کا کیا مقام ہے کہ فرائض کے اندر اس کو اولین مقام حاصل ہے۔قرآن پاک میں جگہ جگہ نماز کا حکم اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے، چنانچہ کہیں فرمایا: ﴿اِنَّ الصَّلاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَاباً مَوْقُوتاً﴾ تو کہیں فرمایا: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الْوُسْطیٰ وَقُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾۔ نیز کہیں فرمایا: ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ﴾۔ اور حضور اکرم ﷺ نے ﴿الصَّلاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ، مَنْ اَقَامَها فَقَدْ اَقَامَ الدِّيْنَ، وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدَ هَدَمَ الدِّيْنَ﴾ فرما کر دین اسلام کے لئے نماز کو اصل اصول قرار دیا۔ حدیث بالا کی تشریح، حضرت عمر فاروق ؓ نے اِن الفاظ سے کی: (میرے نزدیک تمہارے امور میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے۔جس نے نماز کی پابندی کر کے اس کی حفاظت کی اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے دیگر ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا)۔ اس تشریح سے نماز کا اصل اصول، عظیم عبادت اور مہتم بالشان عمل ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔

ملت اسلامیہ کے سامنے علماء کرام قرآن وحدیث کی روشنی میں راستی کی راہ دکھاتے رہتے ہیں اور ہر شعبہ زندگی سے متعلق قرآن پاک کی تعلیمات اور اسوۂ رسول ﷺ پیش کرتے رہتے ہیں۔بحمد اللہ پیاسی ملت کو زمزم اسلام کے جام فراہم ہوتے رہتے ہیں۔دینی وتعلیمی کتب کی شکل میں بھی خاصا مواد برابر فراہم ہو رہا ہے جس سے نئی نسل تشنگی کو دور کرتی رہتی ہے

اور جن مقامات پر علماء دین نہیں ہیں یا ان کو ملت اسلامیہ کا درد نہیں ہے تو وہاں لوگ تاریکی میں رہتے ہیں اور ارکان دین کی درستی کا حق ادا نہیں ہوتا جبکہ احکام سے بھی غافل رہتے ہیں۔

نماز کی اہمیت اور فضیلت سے متعلق عزیز مکرم مولانا محمد نجیب قاسمی سنبھلی سلمہ نے بھی یہ مجموعہ....(حَيَّ عَلَى الصَّلَاة) تیار کیا ہے۔تقریبا ۷۵ آیات اور ۲۲۵ احادیث رسول ﷺ سے اپنے موضوع کو مزین کیا ہے۔ مؤلف موصوف دارالعلوم دیوبند کے نوجوان فاضل ہیں۔ مادر علمی دارالعلوم دیوبند میں اساتذہ کے لئے مرکز توجہ رہے۔علمی خانوادہ کے چشم وچراغ ہیں۔ان کے جدامجد حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سنبھلی رحمہ اللہ بھی کئی بڑے اداروں میں شیخ الحدیث کے عہدے پر فائز رہے ہیں۔مصنف بھی بحمد اللہ محنتی اور باصلاحیت ہیں۔ دیار حبیب ﷺ (حجاز مقدس) میں مقیم ہیں۔ دینی جذبہ ان میں شروع ہی سے کارفرما ہے۔اب ان کی صلاحیتیں سامنے آرہی ہیں اور اپنے قلمی سفر کا آغاز موصوف نے دین کے اہم رکن نماز کے موضوع سے کیا ہے۔بہت صاف ستھرا انداز ہے کہ جسکو خاص وعام یکساں طور پر سمجھ لیں۔کتاب میں تیس سے زیادہ ابواب ہیں۔ترتیب عمدہ ہے اور نماز کی اہمیت اور فضیلت سے متعلق تمام ضروری چیزیں آگئی ہیں اور مدلل کرکے ہر بات کو پیش کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید قوی ہے کہ موصوف کی یہ مخلصانہ کاوش قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیگی اور اس کو قبولیت عامہ حاصل ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے افادہ کو عام وتام فرمائے اور آئندہ عزیز مؤلف سلمہ کو مزید علمی خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

خیر خواہ :

عبدالخالق سنبھلی

استاذ دارالعلوم دیوبند (الہند)

نماز کی فرضیت

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد سب سے پہلا اور اہم فریضہ نماز ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر مسلمان پر عائد کیا گیا ہے، خواہ مرد ہو یا عورت، غریب ہو یا مالدار، صحت مند ہو یا بیمار، طاقت ور ہو یا کمزور، بوڑھا ہو یا نوجوان، مسافر ہو یا مقیم، بادشاہ ہو یا غلام، حالتِ امن ہو یا حالتِ خوف، خوشی ہو یا غم، گرمی ہو یا سردی، حتیٰ کہ جہاد وقتال کے عین موقعہ پر میدانِ جنگ میں بھی یہ فرض معاف نہیں ہوتا ہے۔

قرآن وحدیث میں اس اہم اور بنیادی فریضہ کو کثرت سے بیان کیا گیا ہے۔ صرف قرآنِ پاک میں تقریباً سات سو مرتبہ، کہیں اشارۃً اور کہیں صراحۃً مختلف عنوانات سے نماز کا ذکر ملتا ہے۔ یہاں صرف چند آیات اور بعض احادیثِ شریفہ ذکر کی جارہی ہیں:

آیاتِ قرآنیہ:

* إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَاباً مَوْقُوْتاً (سورة النساء 103)

یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔

* وَأَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ (سورة البقرة 43)

اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

* وَأَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (سورة النور 56)

نماز کی پابندی کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

* حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ (سورة البقرة 238)

نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز (یعنی عصر) کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

* **أَقِمِ الصَّلاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ، إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوداً** (سورة بني إسرائيل 78)

نماز کو قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی۔ یقیناً فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔

<u>دُلُوك الشَّمس</u>: سے ظہر اور عصر کی نمازیں اور <u>غَسَقِ اللَّيل</u>: سے مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔ <u>قُرْآنَ الفَجْر</u>: سے فجر کی نماز مراد ہے۔

* **وَأَقِمِ الصَّلاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ** (سورة هود 114)

دن کے دونوں سروں میں نماز قائم رکھ اور رات کے کچھ حصہ میں بھی۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔

<u>احادیث نبویہ:</u>

* عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: بُنِيَ الإِسْلامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَن لا إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (رواه البخاري – الإيمان وقول النبي بني الإسلام على خمس / مسلم – بيان أركان الإسلام....)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر قائم کی گئی ہے۔ لا إله إلا الله محمد رسول الله کی گواہی دینا (یعنی اس حقیقت کی گواہی دینا کہ اللہ کے سواء کوئی عبادت اور بندگی کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے

رسول ہیں)، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

* عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: إِنَّكَ تَأْتِي قَوْماً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لا إِلهَ إِلا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ ، فَإِنْ أَطَاعُوا لِذلِكَ فَاعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ تَعَالَى إِفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ... (رواه البخاري- وجوب الزكاة / ومسلم - الدعاء إلى الشهادتين ..)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو ارشاد فرمایا: تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں، لہذا سب سے پہلے ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ جب اس بات کو مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ پانچ نمازیں ان پر (ہر مسلمان پر) فرض کی ہیں۔

* عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لا إِلهَ إِلا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلا بِحَقِّ الإِسْلامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ (رواه البخاري - باب: فإن تابوا وأقاموا الصلاة / ومسلم - باب الأمر بقتال الناس حتى ....)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور نمازوں کو قائم کریں، اور زکاۃ ادا کریں۔ جب وہ ایسا کرلیں گے تو انکی جان ومال مجھ سے محفوظ ہوجائیگا اِلّا یہ کہ کسی اسلامی حکم کی رو سے جان ومال زد میں آئے۔ اور ان کے اعمال کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

* عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الْمَسْجِدِ ، دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَــقَلَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ مُحَمَّد ؟ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ ، فَقُلْنَا: هذَا الرَّجلُ الأَبْيَضُ المُتَّكِئُ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِب، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ: قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ: إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ ، فَلا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ. فَقَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ: أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ ، آللهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟ فَقَالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللهِ ، آللهُ أَمَرَكَ أَن نُّصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؟ قَــالَ: اللَّهُمَّ نَعَمْ (رواه البخاري – باب ما جاء في العلم وقوله تعالى وقل رب زدني علماً)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا، اونٹ کو مسجد میں بٹھا کر باندھ دیا پھر کہنے لگا تم میں محمد کون ہیں؟ حضور اکرم ﷺ صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے۔ ہم نے کہا یہ صاحب جو گوری رنگت والے اور ٹیک لگائے ہوئے ہیں یہی حضور ہیں۔ اس شخص نے حضور ﷺ سے کہا آپ ہی عبدالمطلب کے فرزند ہیں۔ حضور نے فرمایا ہاں، پھر اس شخص نے حضور سے کہا کہ میں آپ سے کچھ سوالات کرونگا اور سوالات میں روکھا پن ہوگا آپ میری بات کا برا نہ مانئے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو چاہو معلوم کرو۔ وہ شخص کہنے لگا میں آپ کے اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس شخص نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم روزانہ پانچ نمازیں پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔......

* عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ فُرِضَتْ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الصَّلَوَاتُ الخَمْسُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نَقَصَتْ حَتَّى جُعِلَتْ خَمْساً ثُمَّ نُودِيَ يَا مُحَمَّدُ! إِنَّهُ لايُبَــدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ (الترمذي – باب ما جاء كم فرض الله على عباده من الصلوات)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب معراج میں نبی اکرم ﷺ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں، پھر کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں۔ آخر میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اعلان کیا گیا۔ اے محمد! میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی، لہذا پانچ نمازوں کے بدلے پچاس ہی کا ثواب ملے گا۔

﴿وضاحت﴾ صرف نماز ہی دینِ اسلام کا ایک ایسا عظیم رُکن ہے جسکی فرضیت کا اعلان زمین پر نہیں بلکہ ساتوں آسمانوں کے اوپر بلند واعلیٰ مقام پر معراج کی رات ہوا۔ نیز اسکا حکم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ تک نہیں پہنچا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرضیتِ نماز کا تحفہ بذاتِ خود اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔

* قَالَتْ عَائِشَــةُ أُمُّ المُؤمِنِينَ رضي الله عنها فَرَضَ اللهُ الصَّــلاةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّــفَرِ، فَأُقِرَتْ صَلاَةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلاَةِ الْحَضَرِ (رواه البخاري – كتاب الصلاة -- باب كيف فرضت الصلاة في الإسراء / ومسلم – باب صلاة المسافرين وقصرها).

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شروع میں اللہ تعالیٰ نے نمازیں سفر وحضر دونوں حالتوں میں دو دو رکعت ہی فرض کی تھیں، اس کے بعد حالتِ سفر میں نماز پہلی حالت پر باقی رکھی گئی (یعنی دو دو رکعت) اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا (یعنی ظہر، عصر اور عشاء میں چار چار رکعت)۔

نماز کی اہمیت

نمازؑ ایمان کے بعد اسلام کا اہم ترین رُکن ہے۔قرآنِ کریم اور احادیث نبویہ میں نماز کی اہمیت وفضیلت کو کثرت سے ذکر کیا گیا ہے جن میں نماز کو قائم کرنے پر بڑے بڑے وعدے اور نماز کو ضائع کرنے پر سنگین وعیدیں وارد ہوئیں ہیں۔یہاں بعض آیات واحادیثِ شریفہ کا ذکر کیا جارہا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ:

* أَتْلُ مَا أُوْحِيَ إِلَيْکَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ، إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (سورة العنكبوت 45)

جو کتاب آپ پر وحی کی گئی ہے اسے پڑھئے اور نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

﴿وضاحت﴾ نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت وتأثیر رکھی ہے کہ وہ نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے روک دیتی ہے مگر ضروری ہے کہ خاص مدت تک اس پر پابندی سے عمل کیا جائے اور نماز کو اُن شرائط وآداب کے ساتھ پڑھا جائے جو نماز کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ فلاں شخص راتوں کو نماز پڑھتا ہے مگر دن میں چوری کرتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اُس کی نماز عنقریب اُس کو اِس برے کام سے روک دے گی۔ (مسند احمد، صحیح ابن حبان، بزاز)

* يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ، إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (سورة البقرة 153)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں

کے ساتھ ہے۔

* وَاسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ، وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ
(سورة البقرة 45)

صبر اور نماز کے ذریعہ مدد طلب کرو، یہ چیز شاق و بھاری ہے مگر (اللہ کا) ڈر رکھنے والوں پر (آسان ہے)۔

﴿وضاحت﴾ جب بھی کوئی پریشانی یا مصیبت سامنے آئے تو مسلمان کو چاہئے کہ وہ اُس پر صبر کرے اور نماز کا خاص اہتمام کرکے اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرے۔ حضور اکرم ﷺ بھی ہر پریشانی کے وقت نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے جیسا کہ حدیث میں ہے: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جب بھی کوئی اہم معاملہ پیش آتا، آپ فوراً نماز کا اہتمام فرماتے (ابوداؤد ومسند احمد)۔

(نبی اکرم ﷺ پانچ فرض نمازوں کے علاوہ نمازِ تہجد، نمازِ اشراق، نمازِ چاشت، تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد کا بھی اہتمام فرماتے۔ اور پھر خاص خاص مواقع پر اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار کے لئے نماز ہی کو ذریعہ بناتے۔ سورج گرہن یا چاند گرہن ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے۔ زلزلہ، آندھی یا طوفان حتی کہ تیز ہوا بھی چلتی تو مسجد تشریف لے جا کر نماز میں مشغول ہوجاتے۔ فاقے کی نوبت آتی یا کوئی دوسری پریشانی یا تکلیف پہنچتی تو مسجد تشریف لے جاتے۔ سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جا کر نماز ادا کرتے)۔

اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ نمازوں کا خاص اہتمام کریں۔ اور اگر کوئی پریشانی یا مصیبت آئے تو نمازیں ادا کرکے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔

* وَقَالَ اللّٰهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ سورة المائدة 12

اللہ تعالیٰ نے فرمادیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکاۃ

دیتے رہو گے..........

﴿وضاحت﴾ یعنی نمازوں کی پابندی کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ قریب ہوجاتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب سجدے کی حالت میں حاصل ہوتا ہے۔غرض اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجالانے، خاصکر نماز کا اہتمام کرنے سے اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ ہوجاتا ہے۔

احادیث نبویہ:

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ..... (رواه الترمذي باب ما جاء أن أول ما يحاسب به العبد .... ، ورواه ابن ماجة والنسائي وأبو داود وأحمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائیگا۔اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا، اوراگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ ، فَإِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ سَائِرُ عَمَلِهِ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهِ رواه الطبراني في الأوسط (الترغيب والترهيب – الترهيب في الصلوات الخمس والمحافظة عليها).

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز اچھی ہوئی تو باقی اعمال بھی اچھے ہوں گے، اوراگر نماز خراب ہوئی تو باقی اعمال بھی خراب ہوں گے۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلاةُ عَلَى وَقْتِهَا. قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.(رواه البخاري – باب فضل الصلاة لوقتها / ومسلم – بيان كون الإيمان بالله أفضل الأعمال)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پرادا کرنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کی فرمانبرداری۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔

* عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الأَشْجَعِي رضي الله عنه قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَ: ألا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللهِ؟ فَرَدَّدَهَا ثَلاثَ مَرَّاتٍ ، فَقَدَّمْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلامَ؟ قَالَ: عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ – وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيْفَةً – أَن لا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئاً (رواه النسائي – باب البيعة على الصلوات الخمس / ورواه ابن ماجة وأبو داؤد وهذا لفظ النسائي).

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ کے رسول سے بیعت نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے تین مرتبہ اسکو کہا، تو ہم نے اپنے ہاتھ بیعت کے لئے بڑھادئے اور بیعت کی۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے کس چیز پر بیعت کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور نمازوں کی پابندی کرو۔
اس کے بعد آہستہ آواز میں کہا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرو۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلاةَ يَوْماً فَقَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْراً وَّبُرْهَاناً وَّنَجَاةً يَوْمَ الْقِيامَةِ، وَمَن لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُن لَّهُ نُورٌ وَّلا بُرْهَانٌ وَلا نَجاةٌ يَوْمَ القِيَامَةِ وكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ وَقَارُونَ وَهَامَانَ وأُبَيِّ ابْنِ خَلَفٍ (رواه ابن حبان في صحيحه – ذكر الزجر عن ترك المرء المحافظة على الصلوات / ورواه الطبراني والبيهقي وأحمد).

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

﴿وضاحت﴾ علامہ ابن قیمؒ نے (كتاب الصلاة) میں ذکر کیا ہے کہ ان کے ساتھ حشر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر ان ہی باتوں کی وجہ سے نماز میں سستی ہوتی ہے جو ان لوگوں میں پائی جاتی تھیں۔ پس اگر اسکی وجہ مال و دولت کی کثرت ہے تو قارون کے ساتھ حشر ہوگا اور اگر حکومت و سلطنت ہے تو فرعون کے ساتھ اور وزارت (یا ملازمت) ہے تو ہامان کے ساتھ اور تجارت ہے تو ابی بن خلف کے ساتھ حشر ہوگا۔

جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہنے کے باوجود بالکل نماز ہی نہیں پڑھتے یا کبھی کبھی پڑھ

لیتے ہیں، وہ غور کریں کہ ان کا انجام کیا ہوگا۔ یا اللہ! اس انجام بد سے ہماری حفاظت فرما۔

* عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِي رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ....وَالصَّلاَةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقرآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ .... (رواه مسلم – كتاب الطهارة – باب فضل الوضوء).

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں دلیل ہے یا تمہارے خلاف دلیل ہے (یعنی اگر اسکی تلاوت کی اور اس پر عمل کیا تو یہ تمہاری نجات کا ذریعہ ہوگا ورنہ تمہاری پکڑ کا ذریعہ ہوگا)۔

* عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْماً قَرِيْباً مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيْرُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَ اللهِ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلْنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدْنِي عَنِ النَّارِ ، قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلَى مَن يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدِ اللهَ وَلاتُشْرِكْ بِهِ شَيْئاً وَتُقِيم الصَّلاَةَ وَتُؤتِي الزَّكَاةَ وَتَصُوم رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ .... ثُمَّ قَالَ ألا أُخْبِرُكُمْ بِرَأسِ الأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ. فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: رَأسُ الأَمْرِ الإِسْلاَمُ وَعَمُودُهُ الصَّلاَةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ .... (رواه ابن ماجة – باب كف اللسان في الفتنة / والترمذي – باب ما جاء في حرمة الصلاة ورواه أحمد في مسنده {حديث صحيح}).

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے

ساتھ تھا۔ایک دن میں آپ ﷺ کے قریب تھا، ہم سب چل رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے پیغمبر! آپ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جسکی بدولت میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور جہنم سے دور ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے بڑی بات پوچھی ہے۔لیکن اللہ جس کے لئے آسان کردے اس کے لئے آسان ہے۔ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکاۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور اللہ کے گھر کا حج کرو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اس معاملہ کی اصل، اس کا ستون اور اسکی عظمت نہ بتادوں؟ میں نے کہا ضرور۔ آپ ﷺ نے فرمایا: معاملہ کی اصل اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اسکی عظمت اللہ کی راہ میں جہاد ہے۔

* عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوات كَتَبَهُنَّ اللهُ عَلَى الْعِبَـادِ ، فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ وَلَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْـئاً اسْتِخْفَافاً بِحَقِّهِنَّ ، كَانَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ أَن يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَآءَ أَدْخَلَهُ الجَنَّةَ. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرى خَمْسُ صَلَوات إِفْتَرَضَهُنَّ اللهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يَنْتَقِصْ مِنْهُنَّ شَيْئاً اسْتِخْفَافاً بِحَقِّهِنَّ فَإِنَّ اللهَ جَاعِـلٌ لَهُ يَوْمَ القِيَامَةِ عَهْداً أَن يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ قَدِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيْئاً اسْتِخْفَافاً بِحَقِّهِنَّ ، لَمْ يَكُن لَهُ عِنْدَ اللهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ. (رواه مالك في الموطا – باب الأمر بالوتر / ابن ماجة – باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها ورواه أبو داؤد وأحمد) .

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو ان

نمازوں کواس طرح لیکر آئے کہ ان میں لاپرواہی سے کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے تو حق تعالیٰ شانہ کا عہد ہے کہ اس کو جنت میں ضرور داخل فرمائیں گے۔ اور جو شخص ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد اس سے نہیں، چاہے اسکو عذاب دیں چاہے جنت میں داخل کردیں۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو اِن نمازوں کو (قیامت کے دن) اس طرح لیکر آئے کہ ان میں لاپرواہی سے کسی قسم کی کوتاہی نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے سے عہد کرکے اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور جو اِن نمازوں کو اس طرح لیکر آئے کہ ان میں لاپرواہیوں سے کوتاہیاں کی ہیں تو اللہ کا اس سے کوئی عہد نہیں چاہے اسکو عذاب دیں، چاہے معاف فرمادیں.

غور فرمائیں کہ نماز کی پابندی پر جسمیں زیادہ مشقت بھی نہیں ہے، مالک الملک دو جہاں کا بادشاہ جنت میں داخل کرنے کا عہد کرتا ہے پھر بھی ہم اس اہم عبادت سے لاپرواہی کرتے ہیں۔

* عَنْ حَنْظَلَةَ الأسَيْدِي رضي الله عنه أنَّ رَسُـولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ عَلى وُضُوئِهَا وَمَوَاقِيْتِهَا وَرُكُوعِهَا وَسُجُودِهَا يَرَاهَا حَقّاً للهِ عَلَيْهِ حُرِّمَ عَلَى النَّارِ (رواه أحمد في مسنده – حديث حنظلة الكاتب الاسيدي).

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پانچوں نمازوں کی اس طرح پابندی کرے کہ وضو اور اوقات کا اہتمام کرے، رکوع اور سجدہ اچھی طرح کرے اور اس طرح نماز پڑھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے ذمہ ضروری سمجھے تو اس آدمی کو جہنم کی آگ پر حرام کردیا گیا۔

* عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم:

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلاةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلاةِ الطُّهُورُ (رواه الترمذي - باب ما جاء أن مفتاح الصلاة الطهور / ورواه أحمد في مسنده).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی پاکی (وضو) ہے۔

* عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الأَسْلَمِي رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ ، فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ، قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ (رواه مسلم - باب فضل السجود والحث عليها).

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس (آپکی خدمت کیلئے) رات گزارتا تھا، ایک رات میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی اور ضرورت کی چیزیں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کچھ سوال کرنا چاہتے ہو تو کرو۔ میں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ کچھ اور۔ میں نے کہا: بس یہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی اس خواہش کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ سجدے کرکے میری مدد کرو۔ (یعنی نماز کے اہتمام سے یہ خواہش پوری ہوگی)۔

خوش نصیب ہیں اللہ کے وہ بندے جو اِس دنیاوی زندگی میں نمازوں کا اہتمام کرکے جنت الفردوس میں تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مرافقت پائیں۔

* عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ...... وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلاةِ (رواه النسائي- باب حب النساء ، ورواه البيهقي والحاكم وأحمد).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

.... میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔

* عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ آخِرُ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ ، اتَّقُوا اللهَ فِيمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (رواه أبو داؤد – باب في حق الملوك وأحمد في مسنده وصححه الألباني).

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلا آخری کلام (نماز، نماز اور غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو) تھا۔

* عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ مِنْ آخِرِ وَصِيَّةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ ، وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ، حَتَّى جَعَلَ نَبِيُّ اللهِ يُلَجْلِجُهَا فِي صَدْرِهِ وَمَا يَفِيْضُ بِهَا لِسَانُهُ (رواه أحمد في مسنده ج 6 ص 290).

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز۔ اپنے غلاموں (اور ماتحت لوگوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، یعنی ان کے حقوق ادا کرو۔ جس وقت آپ ﷺ نے یہ وصیت فرمائی آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔

* عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مُرُوْا أَولَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (رواه أبو داؤد – باب متى يؤمر الغلام بالصلاة).

حضرت عمرو اپنے والد اور وہ اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں

نماز کا حکم کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر انہیں مارو، اور اس عمر میں علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔

﴿وضاحت﴾ والدین کو حکم دیا گیا کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسکی نمازوں کی نگرانی کریں، دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر پٹائی بھی کریں تا کہ بلوغ سے قبل نماز کا پابند ہو جائے، اور بالغ ہونے کے بعد اس کی ایک نماز بھی فوت نہ ہو کیونکہ ایک وقت کی نماز جان بوجھ کر چھوڑنے پر احادیث میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، بلکہ بعض علماء کی رائے کے مطابق وہ ملتِ اسلامیہ سے نکل جاتا ہے۔

* أَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه كَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنَّ أَهَمَّ أَمْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ فَمَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهُ أَضْيَعُ (رواه مالك في الموطا – كتاب وقوت الصلاة – باب وقوت الصلاة).

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنوں کو یہ حکم جاری فرمایا کہ میرے نزدیک تمہارے امور میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے۔ جس نے نمازوں کی پابندی کر کے اسکی حفاظت کی، اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نمازوں کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے دیگر ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔

﴿وضاحت﴾ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جو شخص نماز میں کوتاہی کرتا ہے، وہ یقیناً دین کے دوسرے کاموں میں بھی سستی کرنے والا ہوگا۔ اور جس نے وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کرلیا، وہ یقیناً پورے دین کی حفاظت کرنے والا ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرآن وحدیث میں فجر اور عصر نمازوں کی خصوصی تاکید

نماز پڑھنے والوں میں سے ہمارے کچھ بھائی فجر اور عصر خاصکر فجر کی نماز میں کوتاہی کرتے ہیں حالانکہ قرآن وحدیث میں اِن دونوں نمازوں (فجر اور عصر) کی خاص تاکید واہمیت مذکور ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات اوراحادیث سے معلوم ہوتا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ:

* **حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ**۔
(سورة البقرة 238)

نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز (یعنی عصر) کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔

* **أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ، إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْداً** (سورة بني إسرائيل 78)

نماز کو قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے لیکر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی۔ یقیناً فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے (یعنی اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔

احادیث نبویہ:

* عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِي رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ (رواه البخاري – باب فضل صلاة الفجر).

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (یعنی فجر اور عصر) پابندی سے پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

* عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ عِمَارَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: لَن يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يعني الفَجْرَ وَالْعَصْرَ (رواه مسلم - باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما).

حضرت ابو زہیر عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا جس نے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے یعنی فجر اور سورج کے غروب ہونے سے پہلے یعنی عصر کی نمازیں پابندی سے پڑھیں۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلاةِ الْفَجْرِ وَصَلاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّون (رواه البخاري - باب فضل صلاة العصر / ومسلم - باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس رات اور دن کے فرشتے باری باری آتے رہتے ہیں اور وہ فجر اور عصر کی نمازوں میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تمہارے پاس ہوتے ہیں، آسمان پر چلے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انھیں سب سے زیادہ جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا۔ فرشتے کہتے ہیں کہ ہم انہیں نماز کی حالت میں چھوڑ کر رخصت ہوئے اور نماز ہی کی حالت میں اکے پاس پہنچے تھے۔

* عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً - يَعْنِي الْبَدْرَ - فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ

كَمَا تَرَوْنَ هذَا القَمَرَ لاتُضَامُوْنَ فِي رُؤيَتِهِ ، فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أن لاتُغْلَبُوا عَلى صَلاَةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا، ثُمَّ قَرَأَ: **سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا** (رواه البخاري – باب فضل صلاة العصر / ومسلم – باب فضل صلاتي الصبح والعصر .... وزاد مسلم : يعني العصر والفجر).

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ نے چودہویں کے چاندکو دیکھا تو فرمایا کہ تم اپنے رب کو ایسے ہی دیکھو گے جیسے اس چاندکو دیکھ رہے ہو، تمہیں ذرا بھی شک وشبہ نہ ہوگا، لہذا تم اگر سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے قبل نمازوں (فجر اور عصر) کا اہتمام کرسکو تو ضرور کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ: (سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی پاکی بیان کر)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازوں کی پابندی، خاصکر فجر اور عصر کی نمازوں کے اہتمام سے جنت میں اللہ جل شانہ کا دیدار ہوگا جو جنت کی نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے.

مجدّد الفِ ثانی شیخ احمد سرہندیؒ جلد اوّل، مکتوب نمبر ۱۲۷ میں لکھتے ہیں: معلوم ہونا چاہئے کہ دنیا میں نماز کا درجہ وہی ہے جو آخرت میں دیدارِ الٰہی کا ہے۔ اس دنیا میں بندہ کو مولیٰ کا انتہائی قرب نماز ہی میں حاصل ہوتا ہے، اور آخرت میں انتہائی قربت دیدار کے وقت نصیب ہوگی۔ (نماز کی حقیقت)

* عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سفْيَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ ، فَلا يَطْلُبَنَّكَ اللهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ فَيُدْرِكَهُ فَيَكُبَّهُ فِي نَارِ جَهَنَّم (رواه مسلم – باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة)

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جوشخص فجر کی نماز پڑھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے (لہذا اسے نہ ستاؤ) اوراس بات کا خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کوستانے کی وجہ سے تم سے کسی چیز کا مطالبہ نہ فرمائیں کیونکہ جس سے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں لئے ہوئے شخص کے بارے میں مطالبہ فرمائیں گے اسکی پکڑ فرمائیں گے پھر اسے اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈالدیں گے۔

* عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ ، فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ ، فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ (رواه مسلم – باب فضل صلاة العشاء و الصبح في جماعة).

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جوشخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے، گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔

* عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الَّذِي تَفُوتُهُ صَلاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ (رواه البخاري – باب إثم من فاتته العصر / ومسلم – باب التغليظ في تفويت صلاة العصر).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی، وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

* عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ (رواه البخاري – باب اثم من ترك العصر).

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اس کے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ نَامَ لَيلةً حتَّى أصْـبَحَ قَالَ: ذاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّـيْطَانُ فِي أذُنَيْهِ أوْ قَـالَ فِي أذُنِهِ وَفِي رِوَايَةٍ حتَّى أصْـبَحَ وَمَا قَامَ إلى الصَّلاةِ (رواه البخاري – باب صفة ابليس وجنوده / ومسلم – باب ما روي فيمن نام الليل أجمع حتى أصبح). **قَالَ سُفْيَان ثَوْرِي** رحمه الله: **هذا عِنْدَنَا يُشْبِهُ أن يَكُونَ نَامَ عَنِ الفَرِيضَةِ** (ابن حبان – ذكر الأخبار عما يستحب للمرء من كثرة التهجد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو صبح ہونے تک سوتا رہتا ہے (یعنی فجر کی نماز ادا نہیں کرتا ہے)۔
تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کے کانوں میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

* عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: يَعْـقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأسِ أحَدِكُمْ إذَا هُوَ نَامَ. ثَلاثَ عُقَـدٍ يَضْرِبُ مَكَانَ كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْـكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ. فَإنِ اسْتَيْـقَظَ فَذَكَرَ اللهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإنْ تَوَضَّأ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُه، فَأصْبَحَ نَشِيْطاً طَيِّبَ النَّفْسِ وَإلا أصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلانَ (رواه أبو داود– قيام الليل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے جب کوئی شخص سوتا ہے تو شیطان اسکی گُدّی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے (ابھی رات بہت پڑی ہے، سوتا رہ)۔ اگر انسان بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا نام لے لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اگر وضو کر لیتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے

پھر اگر نماز پڑھ لیتا ہے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں۔ چنانچہ صبح کو چُست ہشّاش بشّاش ہوتا ہے۔ اور اگر نماز نہیں پڑھتا تو سست رہتا ہے، طبیعت بوجھل ہوتی ہے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً (رواه البخاري – باب فضل العشاء في جماعة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافقین پر سب سے بھاری عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں، اگر انہیں عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہوجاتی تو وہ اِن نمازوں کے لئے ضرور مسجد جاتے چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا الرَّجُلَ فِي الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ رواه الطبراني في الكبير والبزار (مجمع الزوائد – باب صلاة العشاء الآخرة والصبح في جماعة).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر ہم کسی شخص کو فجر اور عشاء کی نمازوں میں نہیں پاتے تو ہمیں اس کے سلسلہ میں بدگمانی ہونے لگتی۔ (یعنی یہ شخص کہیں منافق تو نہیں کیونکہ منافقین پر ہی عشاء اور فجر کی نمازیں بھاری پڑتی ہیں)۔

* عَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُبٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ يَعْنِي مِمَّا يُكْثِرُ أَن يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَي أَحَدٌ مِنكُم مِنْ رُؤيَا؟ قَالَ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللهُ أَن يَقُصَّ، وإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وإِنَّهُمَا قَالَا لِي: إِنْطَلِق، وإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا، وإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا

آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرِةِ لِرَأسِـــهِ فَيَثْلَغُ رَأسَه فَيَدَهْدَهُ الحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأخُذُه فَلا يَرجِعُ إِلَيْهِ حتَّى يَصِحَّ رأسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فعَلَ مَرَّةَ الأولَى، قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُـبْحَانَ اللهِ مَا هــذَان؟ قَالَا لِي: إنْطَلِقْ، إنْطَلِق .... أمَّا الرَّجُلُ الأوّلُ الّذي أتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأسُه بِالْحَجَرِ فإنَّه الرَّجُلُ يَأخذُ القُرْآنَ فَيَرْفضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ (رواه البخاري – باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح).

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد صحابہ سے فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کوئی خواب دیکھتا تو بیان کرتا (حضور اسکی تعبیر ارشاد فرماتے) ایک دن صبح کو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں نے آج خواب دیکھا ہے کہ) دو آنے والے میرے پاس آئے، مجھ کو اٹھا کر کہا کہ چلئے، میں ان دونوں کے ساتھ چلا گیا۔ ہم ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص بڑا پتھر لیکر اس کے پاس کھڑا تھا وہ شخص اس لیٹے ہوئے شخص کے سر پر پتھر کو اس طرح مارتا ہے کہ سر پتھر سے کچل جاتا ہے اور پتھر لڑھکتا ہوا دور جا پڑتا ہے اتنے میں وہ اس پتھر کو اٹھاتا ہے وہ سر پھر صحیح ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر دوبارہ اس کے سر پر پتھر مارتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ان دونوں ساتھیوں سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ابھی آگے تشریف لے چلیں۔ (بہت لمبی حدیث ہے جسمیں نبی اکرم ﷺ نے جنت اور دوزخ دیکھی اور مختلف قسم کے عذاب لوگوں کو ہوتے ہوئے دیکھا)۔ آخر میں ان فرشتوں نے بتایا کہ جس شخص کو پتھر سے کچلا جارہا تھا یہ وہ شخص ہے جو قرآن کو یاد کر کے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز چھوڑ کر سو جاتا ہے۔

نمازِ فجر کی باجماعت ادائیگی میں معاون چند امور

اگر مندرجہ ذیل چند امور کا خاص اہتمام رکھا جائے تو انشاء اللہ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا آسان ہوگا:

۱) فجر کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے فضائل ہمارے سامنے ہوں۔ (گزشتہ صفحات کا مطالعہ کریں)

۲) فجر کی نماز جماعت سے ادا نہ کرنے کی وعیدیں ہمیں معلوم ہوں۔ (گزشتہ صفحات کا مطالعہ کریں)

۳) رات کو جلدی سوئیں۔ (بلاضرورت عشاء کے بعد جاگنے کو علماء نے مکروہ کہا ہے)۔

۴) سوتے وقت فجر کی نماز جماعت سے ادا کرنے کا پختہ ارادہ کریں اور ارادہ کرنے میں مخلص بھی ہوں۔

۵) ایسے اسباب اختیار کریں جن سے فجر کی نماز کے لئے اٹھنا آسان ہو۔ مثلاً الارم Alarm والی گھڑی میں مناسب وقت پر الارم سیٹ کر کے اسکو مناسب جگہ پر رکھیں یا کسی ایسے شخص سے جو فجر کی نماز کے لئے پابندی سے اٹھتا ہے گھنٹی بجانے یا کواڑ کھٹکھٹانے کی تاکید کر دیں وغیرہ۔

۶) وضو کر کے اور اللہ کے ذکر کے ساتھ سوئیں کیونکہ اللہ کا نام لیکر سونے میں شیطان کے حملے سے حفاظت رہے گی (انشاء اللہ)۔

۷) اگر ممکن ہو تو دوپہر کا کھانا کھا کر تھوڑی دیر آرام کر لیا کریں، (یہ عمل مسنون بھی ہے)۔

۸) مغرب کی نماز سے قبل یا مغرب اور عشاء کے درمیان نہ سوئیں۔

۹) دیگر چار نمازوں کی پابندی کریں، اسکی بدولت پانچویں کی توفیق ہوگی (انشاء اللہ)۔

اگر ان امور کی رعایت کر کے سوئیں گے تو انشاء اللہ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا آسان ہوگا، پھر بھی اگر کسی دن اتفاق سے بیدار ہونے میں تاخیر ہو جائے تو جس وقت بھی آنکھ کھلے سب سے پہلے نماز ادا کر لیں۔ انشاء اللہ تاخیر کا کوئی گناہ نہ ہوگا۔

نماز کی فضیلت

قرآن وحدیث میں نماز کے بے شمار فضائل مذکور ہیں، جن میں سے بعض فضیلتیں یہاں ذکر کی جارہی ہیں:

<u>آیاتِ قرآنیہ:</u>

* قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ، الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ .... وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ، أُولئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ (سورة المؤمنون 1-11)

یقیناً ایمان والوں نے فلاح (کامیابی) پائی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں .... اور جو اپنی نمازوں کی خبر رکھتے ہیں، یہی وارث ہیں جو (جنت) الفردوس کے وارث ہوں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

﴿وضاحت﴾ ان آیات میں کامیابی پانے والے مؤمنین کی چھ صفات بیان کی گئی ہیں: پہلی صفت' خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرنا .... اور آخری صفت پھر' نمازوں کی پوری طرح حفاظت کرنا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نماز کا اللہ تعالیٰ کے پاس کیا درجہ ہے اور کس قدر مہتم بالشان چیز ہے کہ مؤمنین کی صفات کو نماز سے شروع کرکے نماز ہی پر ختم فرمایا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو جنت کے وارث یعنی حق دار ہوں گے، جنت بھی جنت الفردوس' جو جنت کا اعلیٰ حصہ ہے جہاں سے جنت کی نہریں جاری ہیں۔ غرض جنت الفردوس کو حاصل کرنے کے لئے نماز کا اہتمام بے حد ضروری ہے۔

* إِنَّ الإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعاً إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعاً وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعاً إِلا الْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَلَى صَلاتِهِمْ دَائِمُوْنَ ....

وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ، أُولَئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُوْنَ

(سورة المعارج 35-19)

بیشک انسان بڑے کچے دل والا بنایا گیا ہے جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ہڑبڑا اٹھتا ہے اور جب راحت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے، مگر وہ نمازی جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں .... اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

یہی لوگ جنتوں میں عزت والے ہوں گے۔

﴿وضاحت﴾ ان آیات میں جنتیوں کی آٹھ صفات بیان کی گئی ہیں جن کو نماز سے شروع اور نماز ہی پر ختم کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز اللہ کی نظر میں کس قدر مہتم بالشان عبادت ہے۔

* الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ. أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا، لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ

(سورة الأنفال 3 ، 4)

جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سچے ایمان والے یہی لوگ ہیں۔ ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

﴿وضاحت﴾ نماز کی پابندی کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بڑے درجے ہیں، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرما کر عزت کی روزی عطا فرماتا ہے۔

* قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى. وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى (سورة الأعلى 14 ، 15)

بیشک اس نے فلاح (کامیابی) پالی جو (کفر وشرک کی گندگی سے) پاک ہو گیا اور جس نے اپنے رب کا نام یاد رکھا اور نماز پڑھتا رہا۔

﴿وضاحت﴾ اس آیت اور اس کے علاوہ دیگر آیات میں صرف ایمان اور نماز کو جو

دنیا وآخرت کی کامیابی کا ذریعہ بتلایا گیا ہے، اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جو شخص نمازوں کو خشوع وخضوع کے ساتھ وقتوں پر ادا کرنے والا ہوگا وہ یقیناً دوسرے دینی ارکان کو بھی ادا کرنے والا، اور گناہوں سے بھی بچنے والا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الصَّلاةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾ یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اور اگر کبھی کوئی گناہ اس سے ارتکاب ہو بھی گیا تو وہ جلدی ہی توبہ واستغفار کر کے گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیگا۔

احادیث نبویہ: ۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ (رواه مسلم – باب الصلوات الخمس ......)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک درمیانی اوقات کے گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جبکہ ان اعمال کو کرنے والا بڑے گناہوں سے بچے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: أَ رَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْراً بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ، هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟ قَالُوا: لا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ، يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا (البخاري – الصلوات الخمس كفارة / ومسلم – باب المشي إلى الصلاة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جسمیں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہ نے عرض کیا کہ کچھ بھی

باقی نہ رہے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ اِن کی وجہ سے گناہوں کو مٹادیتے ہیں یعنی صاف کردیتے ہیں۔

* عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُـولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَثَـلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ غَمْرٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ (رواه مسلم – باب المشي إلى الصلاة).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو جسکا پانی جاری ہو اور بہت گہرا ہو، اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے۔

* عَنْ سَلْمَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ الخَمْسَ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ هَذَا الْوَرَقُ وَقَـالَ: **أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ** (رواه أحمد في مسنده – ج 5 ص 437).

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جیسے یہ پتے گر رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ): اے محمد! آپ دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز کی پابندی کیا کیجئے۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں۔ یہ باتیں مکمل نصیحت ہیں ان لوگوں کے لئے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لا ظِلَّ إِلاَّ ظِلُّهُ وَذَكَرَ مِنْهُمْ: رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ (رواه البخاري – باب الصدقة باليمين / ومسلم – باب فضل إخفاء الصدقة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات قسم کے آدمی ہیں جن کو اللہ جل شانہ اپنی (رحمت کے) سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اُن سات لوگوں میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جسکا دل مسجد سے اٹکا ہوا ہو (یعنی نماز کو وقت پر ادا کرتا ہو)......................۔

* عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّــه (رواه البخاري – باب ليبزق عن يساره أو تحت قدمه اليسرى / ومسلم – باب النهي عن البصاق في المسجد).

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اللہ سے مناجات (سرگوشی) کرتا ہے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: قَالَ اللهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعبْدُ (الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن) قَالَ اللهُ "حَمِدَنِي عَبْدِي". فَإِذا قَالَ الْعبْدُ (الرَّحْمنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ اللهُ "أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي" فَإِذَا قَالَ الْعبْدُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْن) قَالَ اللهُ "مَجَّدَنِي عَبْدِي" فَإِذا قَالَ الْعَبْدُ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِين) قَالَ اللهُ "هذا بَيْنِي وَبَيْن عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ" .... (رواه مسلم – باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے سورہ فاتحہ کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کردیا ہے، اور بندے کو وہ ملے گا جو وہ مانگے گا۔ جب بندہ کہتا ہے (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِين) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (میرے بندے نے میری خوبی بیان کی)۔ جب بندہ کہتا ہے (اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيم) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (میرے بندے نے میری تعریف کی)۔ جب بندہ کہتا ہے (مَالِكِ يَوْمِ الدِّين) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی)۔ جب بندہ کہتا ہے (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِين) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے) یعنی عبادت کرنا میرے لئے ہے اور مدد مانگنا بندے کی ضرورت ہے۔ اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے دیا جائے گا ---------------

* عَن أمِّ المُؤمِنِيْنَ أمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُـولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي للهِ تَعَالى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ ركْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ ، إلا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ (رواه مسلم – باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبيان عددهن).

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں جو کہ فرض نہیں ہیں، اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا گیا۔



فرض نماز جماعت کے ساتھ

مرد حضرات کے لئے فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے یا سنت مؤکدہ، اس سلسلے میں علماء کی مختلف رائیں ہیں۔ ایک جماعت کی رائے ہے کہ واجب ہے حتی کہ بعض علماء کے نزدیک فرض نماز جماعت کے بغیر ہوتی ہی نہیں ہے۔ علماء کی دوسری جماعت کی رائے ہے کہ سنتِ مؤکدہ ہے یعنی فرض نماز جماعت کے بغیر ادا کرنے پر فرض تو ذمہ سے ساقط ہو جائیگا، مگر معمولی عذر کی بناء پر جماعت کا ترک کرنا یقیناً گناہ ہے۔

غرض فرض نماز جماعت ہی کے ساتھ ادا کی جائے کیونکہ اسکی مشروعیت جماعت کے ساتھ وابستہ ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل قرآن کی آیات اور احادیثِ شریفہ میں مذکور ہے۔ البتہ اگر کوئی شرعی عذر ہو مثلاً بیماری، خوف، آندھی، طوفان، موسلا دھار بارش وغیرہ تو فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنے پر کوئی گناہ نہ ہوگا (انشاء اللہ)۔

آیاتِ قرآنیہ:

* **يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ. خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ** (سورة القلم 42 ، 43)

جس دن پنڈلی کھول دی جائیگی اور سجدہ کے لئے بلائیں جائیں گے تو سجدہ نہ کرسکیں گے۔ نگاہیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذلت وخواری طاری ہوگی حالانکہ یہ سجدہ کے لئے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح سالم یعنی صحت مند تھے۔

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میدانِ قیامت میں اپنی ساق (پنڈلی) ظاہر فرمائے گا جس کو دیکھ کر مؤمنین سجدہ میں گر پڑیں گے مگر کچھ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان

کی کمر نہ مڑیگی بلکہ تختہ سی ہوکر رہ جائیگی۔

یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ یہ آیت صرف ان لوگوں کے لئے نازل ہوئی ہے جو جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن میتبؒ (ایک بہت بڑے تابعی) فرماتے ہیں: حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح کو سنتے تھے مگر صحیح سالم، تندرست ہونے کے باوجود مسجد میں جاکر نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

غور فرمائیں کہ نمازیں نہ پڑھنے والوں یا جماعت سے ادا نہ کرنے والوں کو قیامت کے دن کتنی سخت رسوائی اور ذلت کا سامنہ کرنا پڑے گا کہ ساری انسانیت اللہ جلّ شانہ کے سامنے سجدہ میں ہوگی مگر بے نمازیوں کی کمریں تختے کے مانند کردیجائیں گی اور وہ سجدہ نہ کرسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ! ہم سب کی اس انجام بد سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

* **وَأَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ** (سورة البقرة 43)

اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع ادا کرو (یعنی فرض نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کرو)۔

* **وَإِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ** (سورة النساء 102)

جب تو ان میں ہو اور ان کے لئے نماز کھڑی کرو، تو چاہئے کہ ان میں سے ایک جماعت تمہارے ساتھ کھڑی ہو (جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے)۔

﴿وضاحت﴾ جب مسلمان اور کافروں کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل جنگ کے لئے تیار کھڑی ہوں اور ایک لمحہ کی بھی غفلت مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک ثابت ہوسکتی ہو تو ایسی صورت میں بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائیگی جیسا کہ اس آیت میں اور

احادیثِ شریفہ میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ جب خوف کی حالت میں نماز جماعت سے ادا کرنے کا حکم ہے تو امن کی حالت میں تو بدرجہ اَولیٰ فرض نماز جماعت کے ساتھ ہی ادا کی جائیگی اِلّا یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو۔

احادیثِ نبویہ:

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُـــولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَـدْ هَمَمْتُ أَن آمُــرَ بِحَطَبٍ فَيُحْـتَطَبُ ثُمَّ آمُــرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّـــاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ (رواه البخاري - باب وجوب صلاة الجماعة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکھٹی کرنے کا حکم دوں اور ساتھ ہی نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دوں پھر کسی آدمی کو نماز کے لئے لوگوں کا امام مقرر کردوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جا کر آگ لگادوں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے (یعنی گھر یا دوکان میں اکیلے ہی نماز پڑھ لیتے ہیں)۔

جو حضرات شرعی عذر کے بغیر فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں، اُن کے گھروں کے سلسلہ میں اُس ذات کی جس کی اتباع کے ہم دعویدار ہیں، اور جس کو ہماری ہر تکلیف نہایت گراں گزرتی ہو، جو ہمیشہ ہمارے فائدے کی خواہش رکھتا ہو اور ہم پر نہایت شفیق اور مہربان ہو، یہ خواہش ہے کہ ان کو آگ لگادی جائے۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ إِتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ فَقَالَ:

خَوْفٌ أوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلاَةُ الَّتِي صَلَّى رواه أبوداوٗد وابن حبان وابن ماجة (الترغيب والترهيب – الترهيب من ترك حضور الجماعة بغير عذر)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے مسجد کو نہ جائے (بلکہ وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرض یا خوف۔

* عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ أَتَي النَّبِيَ صلى الله عليه وسلم رَجُلٌ أعْمَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ الله! لَيْسَ لِي قَائِــدٌ يَقُودُنِي إلَى الْمَسْجِدِ ، فَسَأَلَ رَسُــولَ اللهِ أن يُرَخِّصَ لَهُ فَيُصَلِّي فِي بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لَهُ ، فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلاَةِ؟ قَالَ نَعَــمْ ، قَالَ: فَأَجِبْ (رواه مسلم – باب يجب إتيان المسجد على من سمع النداء).

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کہنے لگے: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے۔ یہ کہکر انھوں نے نماز گھر پر پڑھنے کی رخصت چاہی۔ رسول اکرم ﷺ نے انہیں رخصت دیدی لیکن جب وہ واپس ہونے لگے تو انہیں پھر بلایا اور پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تو مسجد میں ہی آکر نماز پڑھا کرو۔

غور فرمائیں کہ جب اس شخص کو جو نابینا ہے، مسجد تک پہنچانے والا بھی کوئی نہیں ہے اور گھر بھی مسجد سے دور ہے، نیز گھر سے مسجد تک کا راستہ بھی ہموار نہیں (جیسا کہ دوسری احادیث میں مذکور ہے) نبی اکرم ﷺ نے گھر میں فرض نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی تو بینا اور تندرست کو بغیر شرعی عذر کے کیونکر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیجاسکتی ہے۔

* عَنْ مُعَاذ بْنِ أنَسٍ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ: الْجَفَاءُ كُلُّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِي اللهِ يُنَادِي إلَى

الصَّــــلاةِ فَلا يُجِيْــبُهُ رواه أحمد والطبراني (الترغيب والترهيب – الترهيب من ترك حضور الجماعة لغير عذر)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ظلم اور سراسر ظلم اور کفر و نفاق ہے اس شخص کا فعل جو نماز کے لئے اللہ کے منادی (مؤذن) کی آواز سنے اور اس کو قبول نہ کرے (یعنی نماز کو نہ جائے)۔

* عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُــولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَا مِنْ ثَلاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلا بَدْوٍ وَلاتُقَــامُ فِيْهِمُ الصَّلاةُ إلا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ. فَعَلَيْــكُمْ بِالْجَمَاعَةِ. فَإِنَّمَا يَأكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِــيَةَ رواه احمد وابوداؤد والنسائي وابن خزيمة والحاكم وزاد رزين في جامعه وَإنَّ ذِئْبَ الإنْسَــانِ الشَّــيْطَانُ إذَا خَلا بِــهِ أكَلَه (الترغيب والترهيب – الترهيب من ترك حضور الجماعة لغير عذر)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلّط ہوجاتا ہے۔ اس لئے جماعت کو ضروری سمجھو۔ بھیڑیا اکیلی بکری کو کھاجاتا ہے، اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔

* عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُــولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: صَلاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاةِ الْفَــذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً (رواه مسلم – باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے اجر و ثواب میں ستائیس (۲۷) درجہ زیادہ ہے۔

* عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم

يقُولُ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَــةِ ، فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ (رواه مسلم – باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة).

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے، گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔

صحابہ کے ارشادات:

* عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَــالَ: مَنْ سَرَّهُ أن يَلْقَى اللهَ تَعَالَى غَداً مُسْــلِماً ، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هؤُلاءِ الصَّــلَوَاتِ ، حَيْثُ يُنَادى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدَى ، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ .... وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إلا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتى بِهَا ، يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُــلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ (رواه مسلم – باب صلاة الجماعة من سنن الهدى).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ کل قیامت کے دن اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہے (یعنی مسجد میں) اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہ نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے ایسی سنتیں جاری فرمائی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں، اُن ہی میں سے یہ جماعت کی نمازیں بھی ہیں۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہوگے اور یہ سمجھ لو کہ اگر تم نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے ....ہم تو اپنا حال یہ دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا

منافق ہوتا وہ تو جماعت سے رہ جاتا (ورنہ حضور کے زمانے میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی) یا کوئی سخت بیمار ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے گھسٹتا ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

* قَالَ عَلِيُّ بْن أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه: لا صَلاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إلا فِي الْمَسْجِدِ قِيْلَ: وَمَنْ جَارُ الْمَسْجِدِ ؟ قَالَ: مَنْ سَمِعَ الأَذَانَ (رواه أحمد في مسنده).

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسجد کے پڑوسی کی نماز مسجد کے علاوہ نہیں ہوتی۔ پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے وہ مسجد کا پڑوسی ہے۔

* قَالَ أبو هُرَيْرَةَ : لأَنْ تَمتَلِئَ أذنُ ابْنِ آدَمَ رَصَاصاً مذَاباً خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَسْمَعَ النِّدَاءَ وَلا يُجِيْبُ (كتاب الصلاة وحكم تاركها – للشيخ ابن القيم).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو اس کے کان پگھلے ہوئے سیسہ سے بھر دیئے جائیں یہ بہتر ہے۔

* عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّه سُئِلَ عَن رَّجُلٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ وَلا يَشْهَدُ الْجَمَاعَةَ وَلا الْجُمُعَةَ قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ رواه الترمذي (الترغيب والترهيب – الترهيب من ترك الجمعة لغير عذر).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ (گو مسلمان ہونے کی وجہ سے سزا بھگت کر جہنم سے نکل جائے)۔

تاخیر سے مسجد پہنچنے پر اجرِ عظیم سے محرومی

نماز پڑھنے والوں کی اچھی خاصی تعداد مسجدوں میں تاخیر سے پہنچتی ہے وہ اقامت کے وقت یا نماز شروع ہونے کے بعد مسجد آتی ہے، جس سے جماعت کی نماز یا بعض رکعتیں چھوٹ جاتی ہیں۔ چنانچہ اقامت کے وقت مسجد میں نمازیوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے لیکن بعد میں صفوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوجاتا ہے، حالانکہ اس تاخیر پر بڑے ثواب سے محروم رہنا پڑتا ہے۔

سکون، اطمینان اور وقار کی کمی: مسجد تاخیر سے پہنچنے پر رکعت کو پانے کے لئے احباب، جو مسجد میں دوڑتے ہیں اس سے نماز میں سکون، اطمینان اور وقار باقی نہیں رہتا ہے حالانکہ نماز کو اطمینان، سکون اور خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نیز رکعت پانے کے لئے دوڑنا مکروہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: إِذَا سَمِعْتُمُ الإقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ ، وَلا تُسْرِعُوا وَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا

(رواه البخاري – باب لا يسعى إلى الصلاة وليأت بالسكينة والوقار).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اقامت سنو تو پورے وقار، اطمینان اور سکون سے چل کر نماز کے لئے آؤ اور جلدی نہ کرو۔ جتنی نماز پالو پڑھ لو اور جو رہ جائے وہ بعد میں پوری کرلو۔

قدموں کی تعداد کی کمی: تاخیر ہونے پر جماعت کی نماز کو پانے کے لئے دوڑنے یا تیز چلنے کی وجہ سے قدموں کی تعداد کم ہوجاتی ہے حالانکہ ہر ہر قدم پر ایک نیکی ملتی

ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ كَانَتْ خُطْوَاتُهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً (رواه مسلم – المشي إلى الصلاة تمحي به الخطايا وترفع به الدرجات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو شخص اچھی طرح سے گھر میں وضو کرتا ہے پھر اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض (نماز) کو ادا کرنے کے لئے اللہ کے گھر یعنی مسجد کی طرف چلتا ہے تو اس کے ایک قدم پر اسکی ایک بُرائی مٹاوی جاتی ہے اور دوسرے قدم پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: أَلا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: إِسْبَاغُ الوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدَ وَانْتِظَارُ الصَّلاةِ بَعْدَ الصَّلاةِ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ (رواه مسلم – باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کیا میں تمہیں ایسے عمل نہ بتاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتے ہیں اور درجے بلند فرماتے ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتلایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناگواری اور مشقت کے باوجود کامل وضو کرنا، مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔ یہی حقیقی رباط ہے۔

* عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْـجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَن يَنْتَقِلُوا إِلَى قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُـولَ اللهِ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُـمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَـنْتَقِـلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوا نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ صلى الله عليه وسلم: يَا بَنِي سَـلِمَةَ دِيَارَكُمْ ، تُكْتَبُ آثَارُكُمْ ، دِيَارَكُمْ ، تُكْتَبُ آثَارُكُمْ

(رواه مسلم – باب فضل كثرة الخطأ إلى المساجد).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی کے اردگرد کچھ زمین خالی پڑی تھی۔ بنوسَلِمہ (جو مدینہ منورہ کا ایک قبیلہ تھا ان کے مکانات مسجد سے دور تھے انہوں) نے ارادہ کیا کہ مسجد کے قریب ہی کہیں منتقل ہو جائیں۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک ہم یہی چاہ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنوسلمہ وہیں رہو، تمہارے (مسجد تک کے آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں۔ وہیں رہو، تمہارے (مسجد تک کے آنے کے) سب قدم لکھے جاتے ہیں۔

فرشتوں کے استغفار سے محرومی: مسجد میں بیٹھکر نماز کا انتظار کرنے والوں کے لئے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہتے ہیں، مگر تاخیر سے مسجد پہنچنے والے حضرات اس عظیم فضیلت سے محروم رہتے ہیں۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّـاه ، يَنْتَظِرُ الصَّـلاةَ وَتَقُولُ الْمَلائِكَةُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ حَتَّى يَنْصَرِفَ أَوْ يَحْدُثَ

(رواه مسلم – باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ

اس وقت تک نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے جب تک وہ اپنی نماز پڑھنے کی جگہ میں نماز کا انتظار کرتا رہے۔ فرشتے اس کیلئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں۔ یا اللہ! اسکی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: صَلاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلاتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعاً وَّعِشرِيْنَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لا يَنْهَزُه إلا الصَّلاةُ، لا يُرِيدُ إلا الصَّلاةَ فَلَمْ يَخطُ خُطْوَةً إلا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلاةِ مَا كَانَتِ الصَّلاةُ هِيَ تَحْبِسُه وَالْمَلائكَةُ يُصَلُّون عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيْهِ يَقُولُونَ: اللّهُمَّ ارْحَمْهُ ، اللّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اللّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤذِ فِيْهِ وَمَا لَمْ يَحْدُثْ فِيْهِ

(رواه مسلم — باب فضيل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی ہو اس نماز سے جو گھر میں پڑھ لی ہو یا بازار میں پڑھ لی ہو پچیس درجہ زیادہ ہوتی ہے اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے پھر مسجد کی طرف نماز کے ارادے سے چلتا ہے، کوئی اور ارادہ اسمیں شامل نہیں ہوتا تو جو قدم بھی رکھتا ہے اسکی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہو جاتی ہے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے، اور پھر جب نماز پڑھکر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ باوضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کیلئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں: یا اللہ! اسکی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، اس کے گناہوں کو معاف فرما، جب تک وہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور باوضو رہے۔

پہلی صف سے محرومی: تاخیر کی وجہ سے عموماً پہلی صف میں اور صف کی دائیں جانب جگہ نہیں ملتی، حالانکہ احادیث میں پہلی صف میں نماز پڑھنے کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الأَوَّلِ ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إلا أن يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لاسْتَهَمُوا .... (رواه البخاري- باب الاستهمام في الأذان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہوجاتا، اور انھیں اذان اور پہلی صف قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ ہوتی تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرتے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا.. (رواه مسلم - تسوية الصفوف وإقامتها)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب پہلی صف کا ہے اور سب سے کم ثواب آخری صف کا ہے۔

* عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِي رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَأَىَ فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّراً فَقَالَ: تَقَدَّمُوا فَائْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لايَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ (رواه مسلم - باب تسوية الصفوف وإقامتها).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض صحابہ میں سستی اور تاخیر کے آثار دیکھے تو فرمایا: آگے بڑھو اور میری مکمل اقتداء کرو تاکہ تمہارے بعد والے تمہاری مکمل اقتداء کریں، جب بھی کوئی قوم پیچھے ہٹتی ہے اللہ! اسے پیچھے ہٹادیتا ہے۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : إِنَّ اللهَ

وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامَنِ الصُّفُوفِ (رواه أبو داوٗد - باب من يستحب أن يلي الإمام في الصف .... / وابن ماجة - باب فضل مَيْمَنَة الصف).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صفوں میں دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

صحابہ کرام ؓ کو جب معلوم ہوا کہ صف کے دائیں جانب کی فضیلت بائیں کے مقابلہ میں زیادہ ہے تو سب کو شوق ہوا کہ اسی طرف کھڑے ہوں، جسکی وجہ سے بائیں طرف کی جگہ خالی رہنے لگی، تو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں صف کے بائیں جانب اس لئے کھڑا ہوتا ہے کہ وہاں لوگ کم کھڑے ہوتے ہیں تو اسے دو اجر ملتے ہیں۔

تکبیر اولی کا فوت ہونا: تاخیر کی وجہ سے عموماً تکبیر اُولی چھوٹ جاتی ہے حالانکہ احادیث میں تکبیر اُولی (پہلی تکبیر) کو نماز کی ناک اور نماز کا نچوڑ قرار دیا گیا ہے۔

* عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ صَلَّى لله أَرْبَعِيْنَ يَوْماً فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الأوْلَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَائَتَانِ: بَرَائَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَائَةٌ مِنَ النِّفَاقِ (رواه الترمذي - باب ما جاء من فضل التكبيرة الأولى).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چالیس دن اخلاص سے تکبیر اُولی کے ساتھ باجماعت نماز پڑھتا ہے تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں: ایک جہنم سے بری ہونے کا اور دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لِكُلِّ شَيْءٍ صَفْوَةٌ وَصَفْوَةُ الصَّلاةِ التَّكْبِيرَةُ الأوْلَى (رواه البزاز).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ہر چیز کا ایک نچوڑ (ماحصل) ہوتا ہے، اور نماز کا نچوڑ تکبیر اُولی ہے۔

* عَنْ أَبِي الدَّرْدَاء رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَنْفَةٌ وإِنَّ أَنْفَةَ الصَّلاَةِ التَّكْبِيرَةُ الأوْلى فَحَافِظُوا عَلَيْهَا (رواه البزاز).

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک ناک ہوتی ہے اور نماز کی ناک تکبیر اُولی ہے۔

جماعت کا فوت ہونا: تاخیر بعض مرتبہ جماعت ہی کے چھوٹنے کا سبب بن جاتی ہے حالانکہ جماعت سے نماز ادا کرنے کی بڑی اہمیت ہے حتی کہ بعض علماء نے فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو فرض قرار دیا ہے۔

* عَن ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: صَلاَةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً (رواه مسلم - باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے اجر وثواب میں ستائیس درجہ زیادہ ہے۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَمْنَعهُ مِنْ إتِّبَاعِهِ عُذْرٌ ، قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ فَقَالَ: خَوْفٌ أو مَرَضٌ، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلاَةُ الَّتِي صَلّى رواه أبوداؤد وابن حبان في صحيحه وابن ماجة بنحوه (الترغيب والترهيب - الترهيب من ترك حضور الجماعة بغير عذر)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد ہوا کہ مرض یا خوف۔

سنتوں کا فوت ہونا: تاخیر کی وجہ سے فرض نماز سے قبل، سنن چھوٹ جاتی ہیں، حالانکہ احادیث میں فرض نماز سے پہلے، سنتیں پڑھنے کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں جیسا کہ سنن و نوافل کے بیان میں تفصیل سے مذکور ہے۔

دعا کے قبول ہونے کا خاص وقت فوت ہونا: تاخیر کی وجہ سے دعا کے قبول ہونے کا خاص وقت فوت ہو جاتا ہے، اور وہ اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت ہے۔

* عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: الدُّعَاءُ لا يُرَدُّ بَيْنَ الأَذَانِ والإِقَامَةِ (رواه الترمذي - باب ما جاء في أن الدعاء لايرد بين الأذان والإقامة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دُعا رد نہیں ہوتی ہے۔

یعنی اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت دُعا کے قبول ہونے کا خاص وقت ہے۔

اعمال خیر سے محرومی: وقت سے پہلے مسجد پہونچکر اعمالِ خیر مثلاً نوافل، ذکر، دعا اور تلاوتِ قرآن میں مشغولیت بہت آسان ہوجاتی ہے نیز جیسا کہ احادیث میں گزر چکا ہے کہ نماز کے انتظار میں صرف بیٹھنا بھی اجرِ عظیم کا باعث ہے مگر اقامت کے بعد مسجد تشریف لانے والے حضرات ان اعمال خیر سے محروم رہتے ہیں۔

جمعہ کی فضیلت سے محرومی: جمعہ کی نماز کے لئے خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں پہنچنے والے حضرات جمعہ کی فضیلت سے محروم رہتے ہیں۔

* يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ
(سورة الجمعة ۹)

اے ایمان والو! جب نمازِ جمعہ کے لئے اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر (نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔

وضاحت: دوڑنے سے مراد پورے اہتمام اور مستعدی کے ساتھ جانا ہے، بھاگنا مراد نہیں کیونکہ احادیث میں نماز کے لئے وقار اور سکون کے ساتھ آنے کی تاکید کی گئی ہے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الأُولَى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشاً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ، حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ (رواه البخاري – باب فضل الجمعة / ومسلم – باب الطيب والسواك يوم الجمعة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن جنابت کے غسل کی طرح غسل کرتا ہے (اہتمام کے ساتھ) پھر پہلی فرصت میں مسجد جاتا ہے تو گویا اس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے اونٹنی قربان کی۔ جو دوسری فرصت میں مسجد جاتا ہے گویا اس نے گائے قربان کی۔ جو تیسری فرصت میں مسجد جاتا ہے گویا اس نے مینڈھا قربان کیا۔ جو چوتھی فرصت میں جاتا ہے گویا اس نے مرغی قربان کی۔ جو پانچویں فرصت

میں جاتا ہے گویا اس نے انڈے سے خدا کی خوشنودی حاصل کی۔ پھر جب امام خطبہ کے لئے نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ میں شریک ہو کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔

* عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ : إذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْـوَابِ الْمَسْـجِدِ مَلائِكَةً يَكْتُبُونَ الأوَّلَ فَالأوَّلَ فَإذَا جَلَسَ الإمَامُ طَوَّوْا الصُّحُفَ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ وَمَثَلُ الْمَهْجَرِ كَمَثَلِ يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهدِي الْكَبْشَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَـةَ ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَـةَ (رواه مسلم – باب فضل التهجير يوم الجمعة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے ہر دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پہلے آنے والے کا نام پہلے، اس کے بعد آنے والے کا نام اس کے بعد لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے نام ان کے آنے کی ترتیب سے لکھتے رہتے ہیں)۔ جب امام خطبہ دینے کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹر جن میں آنے والوں کے نام لکھے گئے ہیں، لپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ جو جمعہ کی نماز کے لئے سویرے جاتا ہے اسے اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے بعد آنے والے کو گائے صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس کے بعد آنے والے کو مینڈھا، اس کے بعد آنے والے کو مرغی، اس کے بعد آنے والے کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مسجد کی آبادی

زمین کے تمام حصوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب' مسجدیں ہیں، یہ آسمان والوں کے لئے ایسے ہی چمکتی ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔ اِن مساجد کو نماز، ذکر وتلاوت، دعوت وتبلیغ اور دیگر عبادتوں سے آباد رکھنے کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے۔ مساجد کو آباد رکھنے والوں کے لئے بے شمار فضیلتیں قرآن وحدیث میں وارد ہوئی ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ یہاں کیا جارہا ہے۔

آیاتِ قرآنیہ:

* إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلا اللّٰهَ ، فَعَسَى أُولَئِكَ أَن يَّكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (سورة التوبة 18)

اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں اور نمازوں کے پابند ہوں اور زکاۃ دیتے ہوں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرتے ہوں، توقع ہے کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

* فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ ، يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ . رِجَالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ، يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ (سورة النور 37 - 36)

ان گھروں میں جن کے بلند کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید وفروخت

اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے اور زکاۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی ہے۔ اس دن یعنی قیامت سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔

(ان گھروں سے مراد مساجد ہیں اوران کا ادب یہ ہے کہ ان میں جنابت کی حالت میں داخل نہ ہوا جائے، کوئی ناپاک چیز داخل نہ کی جائے، شور نہ مچایا جائے، دنیا کے کام اور دنیا کی باتیں نہ کی جائیں، بدبودار چیز کھا کر نہ جایا جائے)۔

احادیث نبویہ:

* عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: أَحَبُّ الْبِلادِ إِلَى اللهِ تَعَالى مَسَاجِدُهَا، وأَبْغَضُ الْبِلادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا

(رواه مسلم – باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب جگہوں سے زیادہ محبوب مساجد ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند جگہیں بازار ہیں۔

* عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: المَسَاجِدُ بُيُوتُ اللهِ فِي الأَرْضِ تُضِيءُ لأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُضِيءُ نُجُومُ السَّمَاءِ لأَهْلِ الأَرْضِ

رواه الطبراني ورجاله موثقون (مجمع الزوائد – باب فضل المساجد).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مساجد زمین میں اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں، یہ آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتے ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان کے ستارے چمکتے ہیں۔

* عَنْ عُمَرَ بنِ الْخَطَّاب رضي الله عنه أنَّه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ يَقُولُ: مَنْ بَنَى مَسْجِداً يُذْكَرُ فِيْهِ اسْمُ اللهِ ، بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ

(رواه ابن حبان – ذكر بناء الله بيتاً في الجنة لمن بنى مسجداً في الدنيا)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی مسجد بنائی جسمیں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔

* عَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِي رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه أبوداؤد – باب ماجاء في المشي إلى الصلاة في الظلم / والترمذي – باب ما جاء في فضل العشاء والفجر في جماعة)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اندھیروں میں بکثرت مسجدوں کو جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دیجئے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ ، أَعَدَّ اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نُزُلاً كُلَّمَا غَدَا أَو رَاحَ (رواه البخاري – باب فضل من غدا إلى المسجد ومن راح / ومسلم – باب المشي إلى الصلاة تمحي به الخطايا ....)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح اور شام مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ضیافت (مہمان نوازی) کا انتظام فرماتے ہیں، جتنی مرتبہ صبح یا شام مسجد جاتا ہے اتنی ہی مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ضیافت (مہمان نوازی) کا انتظام فرماتے ہیں۔

* عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِي رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ ، قَالَ اللهُ

تَعَالى إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّهِ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَومِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ
رواه الترمذي واللفظ له وابن ماجة وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما والحاكم (الترغيب والترهيب – كتاب الصلاة – الترغيب في لزوم المساجد والجلوس فيها).

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو بکثرت مسجد میں آتے جاتے دیکھو تو اس کے ایماندار ہونے کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ترجمہ): مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

* عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: الْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ تَقِيٍّ ، وَتَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ كَانَ الْمَسْجِدُ بَيْتَهُ بِالرُّوحِ وَالرَّحْمَةِ وَالْجَوَازِ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَى رِضْوَانِ اللهِ إِلَى الْجَنَّةِ رواه الطبراني في الكبير والأوسط والبزار وقَالَ إسناده حسن ، ورجال البزار كلهم رجال الصحيح (مجمع الزوائد – باب لزوم المسجد).

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسجد ہر متقی کا گھر ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ جس کا گھر مسجد ہو (یعنی مسجدوں سے خصوصی تعلق ہو) اسے راحت دوں گا، اس پر خصوصی رحمت نازل کروں گا، پل صراط کا راستہ آسان کردوں گا، اپنی رضا نصیب کروں گا اور اسے جنت عطا کروں گا۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْتَاداً ، الْمَلائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ ، إِنْ غَابُوا يَفْتَقِدُونَهُمْ ، وَإِنْ مَرِضُوا عَادُوهُمْ ، وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ. وقَالَ صلى الله عليه وسلم:

جَلِيْسُ الْمَسْــجِدِ عَلَى ثَلَاثِ خِصَــالٍ: أَخٌ مُسْتَفَــادٌ ، أَوْ كَلِمَةٌ مُحْكَمَةٌ ، أَوْ رَحْمَةٌ مُنْتَظَرَةٌ (رواہ احمد – ج 2 صفحة 418).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کثرت سے مسجدوں میں جمع رہتے ہیں وہ مسجدوں کے کھونٹے ہیں، فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ مسجدوں میں موجود نہ ہوں تو فرشتے انہیں تلاش کرتے ہیں۔ اگر وہ بیمار ہوجائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی ضرورت کے لئے جائیں تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا تین فائدوں میں سے ایک فائدہ حاصل کرتا ہے کسی بھائی سے ملاقات ہوتی ہے جس سے کوئی دینی فائدہ ہوجاتا ہے یا کوئی حکمت کی بات سننے کو مل جاتی ہے یا اللہ تعالیٰ کی رحمت مل جاتی ہے جس کا ہر مسلمان کو انتظار رہتا ہے۔

﴿وضاحت﴾ مسجدوں میں جاکر فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی اہمیت اور فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے اپنے گھروں ہی میں نماز ادا کرنا افضل ہے بلکہ موجودہ فتنوں کے دور میں تو عورتوں کے لئے گھروں میں ہی نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: عورتوں نے زیب وزینت اور نمائش جمال کا جو طریقہ ایجاد کرلیا ہے اگر رسول اللہ ﷺ اسے ملاحظہ فرمالیتے تو انہیں مسجدوں سے ضرور روک دیتے، جیسے کے بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔ (بخاری۔ باب انتظار الناس قیام الامام العالم)

۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی نماز اپنے گھر کے اندر' گھر کے صحن کی نماز سے بہتر ہے، اور اس کی نماز گھر کی چھوٹی کوٹھری میں' گھر کی نماز سے بہتر ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ عورت جس قدر پوشیدہ ہوکر نماز ادا کرے گی اسی اعتبار سے زیادہ مستحق ثواب ہوگی)۔ (ابو داؤد ۔ باب التشدید فی خروج النساء الی المساجد)

۔ ام المؤمنین ام سلمہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت کی اپنی کوٹھری کی نماز' بہتر ہے اپنے بڑے کمرے کی نماز سے، اور اس کے بڑے کمرے کی نماز' بہتر ہے گھر کے صحن کی نماز سے، اور اس کے صحن کی نماز' مسجد کی نماز سے بہتر ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد جید)

خشوع وخضوع والی نماز

قیام، قرآن کی تلاوت، رکوع، سجدہ اور قعدہ وغیرہ نماز کا جسم ہیں اور اسکی روح خشوع وخضوع ہے۔ چونکہ جسم بغیر روح کے بے حیثیت ہوتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ نمازوں کو اس طرح ادا کریں کہ جسم کے تمام اعضاء کی یکسوئی کے ساتھ دل کی یکسوئی بھی ہو، تا کہ ہماری نمازیں روح یعنی خشوع وخضوع کے ساتھ ادا ہوں۔ دل کی یکسوئی یہ ہے کہ نماز کی حالت میں بہ قصد خیالات ووساوس سے دل کو محفوظ رکھیں اور اللہ کی عظمت وجلال کا نقش اپنے دل پر بٹھانے کی کوشش کریں۔ جسم کے اعضاء کی یکسوئی یہ ہے کہ اِدھر اُدھر نہ دیکھیں، بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے میں نہ لگیں بلکہ خوف وخشیت اور عاجزی وفروتنی کی ایسی کیفیت طاری کریں جیسے عام طور پر بادشاہ کے سامنے ہوتی ہے۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں نماز کو خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کرنے کی بار بار تعلیم دی گئی ہے، کیونکہ اصل نماز وہی ہے جو خشوع وخضوع اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کی جائے، اور ایسی ہی نماز پر اللہ تعالیٰ انسان کو دنیا اور آخرت کی کامیابی عطا فرماتے ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل قرآن کریم کی آیات اور احادیث شریفہ سے معلوم ہوتا ہے۔

آیات قرآنیہ:

* **قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ** (سورة المؤمنون)

یقیناً وہ ایمان والے کامیاب ہوگئے جن کی نمازوں میں خشوع ہے۔

* **وَاسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ، وَإِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ**

(سورة البقرة 45)

صبر اور نماز کے ذریعہ مدد حاصل کیا کرو۔ بیشک وہ نماز بہت دشوار ہے مگر جن کے

دلوں میں خشوع ہے ان پر کچھ بھی دشوار نہیں۔

* حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوْا لِلَّهِ قَانِتِيْنَ

(سورة البقرة 238)

تمام نمازوں کی خاص طور پر درمیان والی نماز (یعنی عصر کی) پابندی کیا کرو اور اللہ کے سامنے باادب کھڑے رہا کرو۔

احادیث نبویہ:

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : إِذَا سَمِعْتُمُ الإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلاةِ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَالْوَقَارِ وَلاتُسْرِعُوا وَمَا أَدْرَكْتُم فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا (رواه البخاري – باب لا يسعى إلى الصلاة وليأت بالسكينة والوقار).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اقامت سنو تو پورے وقار، اطمینان اور سکون سے چل کر نماز کے لئے آؤ اور جلدی نہ کرو۔ جتنی نماز پالو پڑھ لو اور جو رہ جائے وہ بعد میں پوری کرلو۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ فَرَدَّ ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. ثَلاثاً ، فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَه فَعَلِّمْنِي. فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ إِقْرأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرآنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِماً ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ

سَاجِداً ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِساً، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاتِكَ كُلِّهَا (رواه البخاري – باب وجوب القراءة للإمام والمأموم في الصلوات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ ایک اور صاحب بھی مسجد میں آئے اور نماز پڑھی پھر (رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور) رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ گئے اور جیسے نماز پہلے پڑھی تھی ویسے ہی نماز پڑھکر آئے، پھر رسول اللہ ﷺ کو آکر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ اُن صاحب نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے نماز سکھائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ پھر رکوع میں جاؤ تو اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو، پھر سجدہ میں جاؤ تو اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدہ سے اٹھو تو اطمینان سے بیٹھو۔ یہ سب کام اپنی پوری نماز میں کرو۔

* عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَا مِنْ إِمْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلاةٌ مَكْتُوبَةٌ ، فَيُحْسِنُ وُضُوئَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا ، إلا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُؤتِ كَبِيْرَةً ، وَذَلِكَ الدَّهْرُ كُلَّهُ (رواه مسلم – باب فضل الوضوء والصلاة عقبه).

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان بھی فرض نماز کا وقت آنے پر اسکے لئے اچھی طرح وضو

کرتا ہے پھر خوب خشوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے جسمیں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو جب تک کوئی کبیرہ (بڑا) گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے لئے پچھلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے، اور یہ فضیلت ہمیشہ کے لئے ہے۔

* عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِي رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَا مِنْ أحَدٍ يَتَوَضَّأ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ عَلَيْهِمَا إلا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (رواه أبو داؤد – باب كراهية الوسوسة وحديث النفس في الصلاة).

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر دو رکعت اس طرح پڑھتا ہے کہ دل نماز کی طرف متوجہ رہے اور اعضاء میں بھی سکون ہو تو اسکے لئے یقیناً جنت واجب ہو جاتی ہے۔

* عَنْ أبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لا يَزَالُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ (رواه النسائي – باب التشديد في الالتفات في الصلاة).

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔ جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے اپنی توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

* عَنْ أبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلاتِهِ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يَسْرِقُ مِن صَلاتِهِ؟ قَالَ: لايُتِمُّ رُكُوعَهَا ولا سُجُودَهَا

رواه أحمد والطبراني وابن خزيمة في صحيحه والحاكم وقال صحيح الاسناد (الترغيب والترهيب - الترهيب من عدم إتمام الركوع والسجود وإقامة الصلب بينهما)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین چوری کرنے والا شخص وہ ہے جو نماز میں سے چوری کرے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز میں کس طرح چوری کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا رکوع اور سجدہ اچھی طرح سے ادا نہ کرنا۔ (غرض اطمینان وسکون کے بغیر نماز ادا کرنے کو نبی اکرم ﷺ نے بدترین چوری قرار دیا)۔

* عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضي الله عنهما قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إنَّ الرَّجُلَ لَيَنْصَرِفَ وَمَا كُتِبَ لَهُ إلا عُشْرُ صَلاتِه، تُسْعُهَا، ثُمُنُهَا، سُبُعُهَا، سُدُسُهَا، خُمُسُهَا، رُبُعُهَا، ثُلُثُهَا، نِصْفُهَا

رواه أبو داؤد والنسائي وابن حبان في صحيحه بنحوه (الترغيب والترهيب - الترهيب من عدم إتمام الركوع والسجود وإقامة الصلب بينهما)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے، اسی طرح بعض کے لئے نواں حصہ، بعض کے لئے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ لا يُقِيمُ صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ رواه أحمد باسناد جيد (الترغيب والترهيب - الترهيب من عدم إتمام الركوع والسجود وإقامة الصلب بينهما).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی نماز کی طرف دیکھتے ہی نہیں جو رکوع اور سجدہ کے درمیان یعنی قومہ میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرے۔

* عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه رَأى رَجُلاً لا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلا سُجُودَهُ ، فَلَمَّا قَضَى صَلاتَهُ قَالَ لَهُ حُذَيفةُ رضي الله عنه: مَا صَلَّيْتَ ، قَالَ وَاحْبِسْه ، قَالَ: وَلَوْ مِتَّ مِتَّ عَلى غَيْرِ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم (رواه البخاري – باب إذا لم يتم السجود).

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جو رکوع اور سجدہ کو پوری طرح سے ادا نہیں کر رہا تھا۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اگر تو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے مر گیا تو محمد ﷺ کے دین کے بغیر مرے گا۔

* عَنْ جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ ، أُسْكُنُوا فِي الصَّلاةِ (رواه مسلم – باب الأمر بالسكون في الصلاة).

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمانے لگے کہ میں تم لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ نماز میں گھوڑے کی دُم کی طرح اپنے ہاتھ اٹھاتے ہو۔ نماز میں سکون اختیار کرو۔

* عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَن يَّسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ ولايَكُفَّ شَعْراً وَلا ثَوْباً (رواه البخاري – باب السجود علي سبعة أعظم / ومسلم – باب أعضاء السجود والنهي عن كف الشعر والثوب).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سات

اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا، اور نیز اس بات کا حکم فرمایا کہ نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

* عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ شَبَل رضي الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ نَقْرَةِ الْغُـرَابِ ، وَافْتِـرَاشِ السَّـبعِ وَأن يُّوْطِنَ الرَّجُلُ الْمكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيْرُ رواه أحمد وأبو داؤد والنسائي وابن ماجة وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما (الترغيب والترهيب – الترهيب من عدم إتمام الركوع والسجود).

حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کوے کی طرح ٹھونگے مارنے سے (یعنی جلدی جلدی نماز پڑھنے سے) اور درندہ کی کھال بچھا کر نماز پڑھنے سے اور اس سے کہ کوئی شخص مسجد میں نماز کی کوئی خاص جگہ مقرر کرلے جیسے کہ اونٹ (اپنے اصطبل) میں ایک خاص جگہ مقرر کرلیتا ہے۔

* عَنْ أبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: أوَّلُ عِلْـمٍ يُرْفَـعُ مِنَ النَّـاسِ الْخُشُوعُ ، يُوشِكُ أنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ جَمَاعَـةٌ فَلا تَرَى فِيْهِ رَجُلاً خَاشِعاً (رواه الترمذي – باب ما جاء في ذهاب العلم).

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس چیز کا علم لوگوں سے اٹھالیا جائیگا وہ خشوع کا علم ہے۔ عنقریب مسجد میں بہت سے لوگ آئیں گے، تم ان میں ایک شخص کو بھی خشوع والا نہ پاؤ گے۔



نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کا طریقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان باآواز ہوا خارج کرتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے پھر جب اذان ختم ہوجاتی ہے تو وہ واپس آجاتا ہے۔ جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر بھاگ جاتا ہے اور اقامت پوری ہونے کے بعد پھر واپس آجاتا ہے تاکہ نمازی کے دل میں وسوسہ ڈالے۔ چنانچہ نمازی سے کہتا ہے یہ بات یاد کر اور یہ بات یاد کر۔ ایسی ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو باتیں نمازی کو نماز سے پہلے یاد نہ تھیں یہاں تک کہ نمازی کو یہ بھی خیال نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں ہوئیں۔ (مسلم ۔ باب فضل الاذان ....)

شیطان کی پہلی کوشش، مسلمان کو نماز سے ہی دور رکھنا ہے کیونکہ نماز اللہ کی اطاعت کے تمام کاموں میں سب سے افضل عمل ہے۔ لیکن جب اللہ کا بندہ، شیطان کی تمام کوششوں کو ناکام بنا کر اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ محبوب عمل نماز کو شروع کر دیتا ہے تو پھر وہ نماز کی روح یعنی خشوع وخضوع سے محروم کرنے کی کوشش کرتا ہے، چنانچہ وہ نماز میں مختلف دنیاوی امور کو یاد دِلا کر نماز کی روح سے غافل کرتا ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اسباب اختیار کرے کہ جن سے نمازیں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا ہوں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کے چند اسباب ذکر کئے جارہے ہیں۔ اگر ان مذکورہ اسباب کو اختیار کیا جائیگا تو انشاء اللہ شیاطین سے حفاظت رہے گی اور ہماری نمازیں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا ہوں گی۔

نماز شروع کرنے سے پہلے:

۱) جب مؤذن کی آواز کان میں پڑے تو دنیاوی مشاغل کو ترک کر کے اذان کے کلمات کا

جواب دیں اوراذان کے اختتام پر نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھکر اذان کے بعد کی دعا پڑھیں۔

۲) پیشاب وغیرہ کی ضروریات سے فارغ ہوجائیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

(لاصَلاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلا وَهُوَ يُدَافِعُه الاخبَثَان - صحیح مسلم)

کھانے کی موجودگی میں (اگر واقعی بھوک لگی ہو) نماز نہ پڑھی جائے اور نہ ہی اس حالت میں جب پیشاب پاخانہ کا شدید تقاضہ ہو۔

۳) بسم اللہ پڑھکر سنت کے مطابق اس یقین کے ساتھ وضو کریں کہ ہر عضو سے آخری قطرے کے گرنے کے ساتھ اس عضو کے ذریعہ کئے جانے والے گناہ بھی معاف ہورہے ہیں اور وضو کی وجہ سے اعضاء قیامت کے دن روشن اور چمکدار ہوں گے جن سے تمام نبیوں کے سردار حضرت محمد ﷺ اپنے امت کے افراد کی شناخت فرمائیں گے۔

۴) صاف ستھرہ لباس پہن لیں۔ اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے: (يَـا بَنِـی آدَمَ خُـذُوا زِينَتَكُـم عِندَ كُلِّ مَسجِد) اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت ایسا لباس زیب تن کرلیا کرو جسمیں ستر پوشی کے ساتھ زیبائش بھی ہو (سورہ الاعراف ۳۱)۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے (مسلم)۔

﴿وضاحت﴾ تنگ لباس ہرگز استعمال نہ کریں۔ نیز مرد حضرات پائجامہ یا کوئی دوسرا لباس ٹخنوں سے نیچے نہ پہنیں، احادیث میں ٹخنوں سے نیچے پائجامہ وغیرہ پہننے والوں کے لئے سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

۵) جو چیزیں نماز میں اللہ کی یاد سے غافل کریں، ان کو نماز سے قبل ہی دور کردیں۔

۶) اپنی وسعت کے مطابق سخت سردی اور سخت گرمی سے بچاؤ کے اسباب اختیار کریں۔

۷) شوروغل کی جگہ نماز پڑھنے سے حتی الامکان بچیں۔

﴿وضاحت﴾ ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ مسجد میں جماعت کی نماز کے وقت اپنی دُوکان، کاروبار اور

فیکٹری وغیرہ خاصکر آواز کرنے والی مشینوں کو بند کروے تاکہ سکون کے ساتھ فرض نماز ادا کی جاسکے۔
۸) مرد حضرات فرض نماز جماعت کے ساتھ مسجدوں میں اور مستورات گھر میں ادا کریں۔
۹) صرف حلال روزی پر اکتفا کریں اگرچہ بظاہر کم ہی کیوں نہ ہو۔
۱۰) نماز میں خشوع وخضوع پیدا ہو جائے، اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں۔

نماز شروع کرنے کے بعد:

۱) نہایت ادب واحترام کے ساتھ اپنی عاجزی وفروتنی اور اللہ جل شانہ کی بڑائی، عظمت اور علوِ شان کا اقرار کرتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھا کر زبان سے اللہ اکبر کہیں، دل سے یقین کریں کہ اللہ تعالیٰ ہی بڑا ہے اور وہی جی لگانے کے لائق ہے اس کے علاوہ ساری دنیا حقیر اور چھوٹی ہے، اور دنیا سے بے تعلق ہو کر اپنی تمام تر توجہ صرف اسی ذات کی طرف کریں جس نے ہمیں ایک ناپاک قطرے سے پیدا فرما کر خوبصورت انسان بنا دیا اور مرنے کے بعد اسی کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی اس دنیاوی زندگی کا حساب دینا ہے۔
۲) ثنا، سورہ فاتحہ، سورہ، رکوع وسجدہ کی تسبیحات، جلسہ وقومہ کی دعائیں، التحیات، نبی اکرم ﷺ پر درود اور دعاؤں وغیرہ کو سمجھ کر اور غور وفکر کرتے ہوئے اطمینان کے ساتھ پڑھیں، اگر تدبر وتفکر نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا معلوم ہو کہ نماز کے کس رکن میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں۔
۳) اس یقین کے ساتھ نماز پڑھیں کہ نماز میں اللہ جل شانہ سے مناجات ہوتی ہے جیسا کہ حضرت انس ؓ کی حدیث میں گزرا۔ نیز دوسری حدیث میں ہے کہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے دوران اللہ تبارک وتعالیٰ ہر آیت کے اختتام پر بندہ سے مخاطب ہوتا ہے۔
۴) اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، نیز بالوں اور کپڑوں کو سنوارنے میں نہ لگیں۔
۵) سجدہ کے وقت یہ یقین ہو کہ میں اس وقت اللہ کے بہت زیادہ قریب ہوں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ نماز کے دوران سجدہ کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ (مسلم)

۶) نماز کے تمام ارکان واعمال کو اطمینان اور سکون کے ساتھ ادا کریں۔
۷) نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق ہی نماز ادا کریں۔
۸) نماز میں خشوع وخضوع کی کوشش کے باوجود اگر بلا ارادہ دھیان کسی اور طرف چلا جائے تو خیال آتے ہی فوراً نماز کی طرف توجہ کریں۔ اس طرح بلا ارادہ کسی طرف دھیان چلا جانا نماز میں نقصان دہ نہیں ہے (انشاء اللہ)۔

﴿وضاحت﴾ نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کے لئے کثرت سے اللہ کے ذکر کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے اس لئے صبح وشام پابندی سے اللہ کا ذکر کرتے رہیں کیونکہ ذکر شیطان کو دفع کرتا ہے اور اس کی قوت کو توڑتا ہے نیز دل کو گناہوں کے زنگ سے صاف کرتا ہے۔

اہم گزارش: نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے، اور نماز کی قبولیت کے لئے سب سے اہم اور بنیادی شرط: اخلاص ہے کیونکہ اعمال کی قبولیت کا انحصار نیت اور ارادہ پر ہوتا ہے جیسا کہ بخاری شریف کی پہلی حدیث میں ہے: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی........ لہذا نماز کی ادائیگی سے خواہ فرض ہو یا نفل صرف اللہ جل شانہ کی رضامندی مطلوب ہو۔ دوسروں کو دکھانے کے لئے نماز نہ پڑھیں کیونکہ دوسروں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھنے کو احادیث میں فتنۂ دجال سے بھی بڑا فتنہ اور شرک قرار دیا ہے۔

☆ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کررہے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ میں تمہیں دجال کے فتنے سے زیادہ خطرناک بات سے آگاہ نہ کردوں؟ ہم نے عرض کیا: ضرور۔ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: شرک خفی، دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو اور نماز کو اس لئے لمبا کرے کہ کوئی آدمی اسے دیکھ رہا ہے۔ (ابن ماجہ - باب الریاء والسمعہ)

☆ حضرت شداد بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا.................(مسند احمد۔ ج ۴، ص ۱۲۵)

قرآن کریم میں مؤمنین کی صفات اور نماز

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ایمان والوں کی صفات میں سے نماز کی پابندی کرنے کو خصوصیت سے ذکر کیا ہے۔ جن میں سے بعض آیات مندرجہ ذیل ہیں:

* **وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ، يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَه** (سورة التوبة 71)

مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار ومعاون اور) دوست ہیں۔ وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجالاتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔

* **التَّآئِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الآمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُودِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ** (سورة التوبة 112)

وہ (ایمان والے) ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (یا راہِ حق میں سفر کرنے والے) رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کی تعلیم کرنے والے اور بری باتوں سے باز رکھنے والے اور اللہ کی حدوں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اور ایسے مؤمنوں کو آپ خوشخبری سنادیجئے۔

* **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ .... الَّذِينَ يُقِيمُوْنَ الصَّلَاةَ .... أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا، لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ** (سورة الأنفال 2-4)

بس ایمان والے تو ایسے ہی ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو اُن کے قلوب ڈر جاتے ہیں...... جو کہ نمازوں کی پابندی کرتے ہیں........یہی لوگ سچے ایمان والے ہیں۔ ان کے لئے بڑے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔

* وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَى صَلاتِهِمْ يُحَافِظُونَ
(سورة الأنعام 92)

اور جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں، ایسے لوگ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی پابندی رکھتے ہیں۔

* قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ، الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلاتِهِمْ خَاشِعُونَ (سورة المؤمنون 1)

یقیناً ایمان والوں نے فلاح حاصل کر لی جو اپنی نمازوں میں خشوع کرتے ہیں۔

* قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلاةَ .... (سورة ابراهيم 31)

میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جو ایمان لائے ہیں کہ نمازوں کو قائم رکھیں۔

* الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُم فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ (سورة الحج 41)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نمازیں قائم کریں اور زکاتیں دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں۔ تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

* لكِنِ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلاةَ أُولئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ أَجْراً عَظِيماً (سورة النساء 162)

لیکن ان میں سے (اہل کتاب میں سے) جو کامل اور مضبوط علم والے ہیں اور ایمان

والے ہیں اور جو اُس پر ایمان لاتے ہیں جو آپ کی طرف اُتارا گیا اور جو آپ سے پہلے اتارا گیا اور نمازوں کو قائم رکھنے والے ہیں.......... یہ ہیں جنہیں ہم بہت بڑے اجر عطا فرمائیں گے۔

* وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الأَرْضِ هَوْناً وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوا سَلٰمًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَّقِيَاماً (سورة الفرقان 63-64)

رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی (عاجزی) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہد یتے ہیں کہ سلام ہے۔ اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔

اس کے بعد سورہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہی لوگ ہیں جنھیں ان کے صبر کے بدلے جنت میں بالا خانے دیے جائیں گے۔

* إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ...... (سورة المائدة 55)

(مسلمانو) تمہارا دوست خود اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان والے ہیں جو نمازوں کی پابندی کرتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔

نمازوں کا اہتمام کرنے والے ہی قرآنِ کریم کی ہدایات سے فیضیاب ہوتے ہیں:

ویسے تو اللہ کی کتاب تمام ہی انسانوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے نازل ہوئی ہے مگر اس چشمہء فیض سے سیراب وہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنے خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کے مطابق اپنی زندگی گزارتے ہیں خاصکر نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کئی مرتبہ ذکر کیا ہے:

* ذٰلِكَ الْكِتَابُ ، لَارَيْبَ فِيْهِ ، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ .... أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (سورة البقرة 2-5)

اس کتاب میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے جو کہ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں.................یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح ونجات پانے والے ہیں۔

* تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْن ، هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ (سورة النمل 1-3)

یہ آیتیں ہیں قرآن کی اور روشن کتاب کی، ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے لئے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکاۃ ادا کرتے ہیں۔

* تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيْمِ ، هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ (سورة لقمان 3-4)

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں جو نیکو کاروں کے لئے رہبر اور (سراسر) رحمت ہے جو کہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں۔

* إِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ (سورۃ الفاطر18)

(اے نبی) تم صرف انھیں کو آگاہ کرسکتے ہو جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یعنی آپ کے ڈرانے سے وہی اپنا رویہ درست کرکے نفع اٹھائیگا جو خدا سے بن دیکھے ڈرتا ہو اور نمازوں کی پابندی کرتا ہو۔

﴿وضاحت﴾ ان آیات میں اقامۃ الصلاۃ سے مراد پابندی کے ساتھ نمازوں کا اہتمام کرنا ہے ورنہ نماز تو منافق بھی پڑھتے تھے۔

نماز اور انبیاء کرام قرآن میں

نماز' اللہ جل شانہ کے ہاں ایسا محبوب اور مہتم بالشان عمل ہے کہ اس کی فرضیت صرف امتِ محمدیہ ہی کے لئے نہیں بلکہ پہلی امتوں کے لئے بھی نماز پڑھنے کا حکم تھا۔ نیز اللہ جل شانہ نے بے شمار فرشتوں کی تخلیق صرف اسی لئے کی ہے کہ وہ نماز کے دو اہم رکن: رکوع اور سجدہ کی حالت میں قیامت تک رہیں۔

غرض جس طرح قرآن کریم میں نبی اکرم ﷺ کا ذکر نماز کے تعلق سے ملتا ہے، اسی طرح پہلے انبیاء کرام کا ذکر بھی کثرت سے موجود ہے، بعض آیات کا ذکر یہاں کیا جا رہا ہے:

نبی اکرم ﷺ

* **وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ . فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ** (سورة الحجر 97 - 98)

ہمیں خوب معلوم ہے کہ ان (مشرکین) کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے، سو آپ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد بیان کرتے رہیں اور سجدہ کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

اسی لئے نبی اکرم ﷺ کی عادت تھی کہ جب بھی کوئی اہم بات پیش آتی تو آپ ﷺ نماز کی طرف جھپٹتے۔

* **وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا، لَا نَسْأَلُكَ رِزْقاً ، نَحْنُ نَرْزُقُكَ** (سورة طه 132)

(اے محمد) اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ۔ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے، بلکہ ہم خود تجھے روزی دیتے ہیں۔

﴿وضاحت﴾ اس خطاب میں ساری امت نبی ﷺ کے تابع ہے یعنی ہر مسلمان کے لئے

ضروری ہے کہ وہ خود بھی نماز کی پابندی کرے اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید کرتا رہے۔

* إِنَّآ أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ. فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (سورة الكوثر)

یقیناً ہم نے تجھے حوضِ کوثر دیا ہے، پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

* يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ. قُمِ اللَّيْلَ إِلا قَلِيْلاً. نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ .... (سورة المزمل 1-4)

(اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے خطاب فرمایا:) اے چادر اوڑھنے والے! رات کو تہجد کی نماز میں کھڑے رہا کریں مگر کچھ دیر آرام فرمالیں یعنی آدھی رات، یا آدھی رات سے کچھ کم یا آدھی رات سے کچھ زیادہ آرام فرمالیں۔

* إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنى مِنْ ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ (سورة المزمل 20)

آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھ کے لوگوں کی ایک جماعت قریب دو تہائی رات کے اور آدھی رات کے اور ایک تہائی رات کے تہجد پڑھتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام:

اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی ہاجرہ اور اپنے شیر خوار بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مُلکِ شام سے مکہ کی سرزمین میں لاکر بیت اللہ کے قریب بنجر اور چٹیل میدان میں اقامتِ صلاۃ (نماز قائم کرنے) کے عظیم مقصد کے لئے بساتے ہیں اور اپنے پروردگار سے دعا کرتے ہیں:

* رَبَّنَآ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ، رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ (سورة ابراهيم 37)

اے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے

حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔اے ہمارے پروردگار! یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں۔

اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اور اپنی اولاد کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں:

* **رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ**(سورۃ ابراهيم 40)

اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد سے بھی (یعنی میرے ساتھ میری اولاد کو بھی نماز کا اہتمام کرنے والا بنا) اے ہمارے رب! میری دعا قبول فرما۔

﴿وضاحت﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنی اولاد کے لئے بھی نماز کی پابندی کرنے کی دعا مانگی، جس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی نمازوں کی فکر کرنی چاہئے۔

حضرت اسماعيل عليه السلام:

* **وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولاً نَّبِيًّا، وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا**

(سورة مريم 54 - 55)

اس کتاب میں اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ بھی بیان کر، وہ بڑا ہی وعدے کا سچا تھا اور تھا بھی رسول اور نبی۔ وہ اپنے گھر والوں کو برابر نماز اور زکاۃ کا حکم دیتا تھا، اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مقبول تھا۔

حضرت عيسىٰ عليه السلام:

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کو ظاہر کرنے کے لئے بغیر باپ کے حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا۔ بغیر باپ کے بچہ کی پیدائش پر لوگوں

نے حضرت مریم علیہا السلام کے اردگرد جمع ہوکران پر تہمتیں لگانی شروع کردیں، حضرت مریم علیہا السلام نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اسی سے دریافت کرلو، مگر سبھی لوگوں نے کہا کہ ہم اس گود کے بچے سے کیسے بات کرسکتے ہیں، تبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیر خوار بچے ہوتے ہوئے بھی اللہ کے حکم سے بول اٹھتے ہیں:

* **قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللّهِ ، آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَّجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا** (سورة مريم 30 - 31)

انھوں نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں۔ اور اس نے مجھے نماز اور زکاۃ کا حکم دیا جب تک بھی میں زندہ رہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام:

حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی سے نکاح کرکے اور ان کے گھر دس سال گزارنے کے بعد اپنے وطن واپس ہورہے ہیں۔ راستہ میں انتہائی سردی کے زمانے میں رات کی تاریکیوں میں ان کی اہلیہ کو دردِ زہ ہوتا ہے۔ دور پہاڑی پر روشنی نظر آتی ہے، اپنی اہلیہ کو وہیں چھوڑ کر اس روشنی کو آگ سمجھ کر لینے کے لئے چلے جاتے ہیں مگر وہ آگ نہیں بلکہ اللہ کی تجلی تھی، چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس پہاڑی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرتا ہے:

* **إِنَّنِي أَنَا اللّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي**

(سورة طه 14)

بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے سوا عبادت کے کوئی لائق نہیں ہے پس تو میری ہی

عبادت کر، اور میری یاد کے لئے نماز قائم رکھ۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت کا تاج پہنا کر سب سے پہلے نماز کا حکم فرمایا۔

* وَأَوْحَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتاً وَّاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَّأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

(سورة يونس 87)

اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنے ان لوگوں کے لئے مصر میں گھر برقرار رکھو اور تم سب اپنے انہی گھروں کو نماز پڑھنے کی جگہ قرار دے لو اور نماز کے پابند رہو اور آپ مسلمانوں کو بشارت دے دیں۔

حضرت زکریا علیه السلام:

* فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ (سورة آل عمران 39)

پس فرشتوں نے انہیں آواز دی جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

حضرت شعیب علیه السلام:

* قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَ صَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا

(سورة هود 87)

انہوں نے (یعنی کافروں نے) جواب دیا کہ اے شعیب! کیا تیری نماز تجھے یہی حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادوں کے معبودوں کو چھوڑ دیں۔

﴿وضاحت﴾ حضرت شعیب علیہ السلام بہت کثرت سے نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابراہیم، لوط، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام:

حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کا تذکرہ

فرما کر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

* وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيْتَآءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِيْنَ (سورة الأنبياء 73)

ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کاموں کے کرنے اور نمازوں کے قائم رکھنے اور زکاۃ دینے کی وحی (تلقین) کی اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔

حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت:

* يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا أَصَابَكَ. إِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ (سورة لقمان 17)

اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا، اچھے کاموں کی نصیحت کرتے رہنا، برے کاموں سے منع کیا کرنا اور جو مصیبت تم پر آ جائے اس پر صبر کرنا۔ (یقین مان) کہ یہ بڑے تاکیدی کاموں میں سے ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا نماز کے ساتھ شغف اور تعلق

حضورِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا نماز کے ساتھ جو گہرا تعلق تھا، اور نماز میں ان کی جو حالت اور کیفیت ہوا کرتی تھی، اس کا اندازہ قرآن وحدیث سے ادنیٰ سی واقفیت رکھنے والا شخص بھی کرسکتا ہے۔ بے شمار واقعات احادیث میں موجود ہیں، یہاں اختصار کی وجہ سے صرف چند احادیث وواقعات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

(۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
.... میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے.......... (مسندِ احمد، نسائی)

(۲) حدیث میں ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ ﷺ مسجد نبوی کے مؤذن حضرت بلالؓ سے ارشاد فرماتے: بلالؓ! اٹھو، نماز کا بندوبست کر کے ہمارے دل کو چین اور آرام پہنچاؤ۔ (مسندِ احمد، ابوداؤد)

(۳) حضورِ اکرم ﷺ کا نماز کے ساتھ گہرے تعلق کا واضح اندازہ اس واقعہ سے بھی ہوتا ہے کہ ہجرت سے قبل آپ کو مکہ والوں نے طرح طرح سے ستایا، انھوں نے آپ پر ظلموں کے پہاڑ توڑے۔ چنانچہ کبھی آپ کی گردن میں چادر کا پھندا ڈالا گیا، کبھی آپ کے اوپر اونٹنی کی اوجڑی اور گھر کا کوڑا ڈالا گیا، طائف میں آپ پر پتھر برسائے گئے، اسی طرح جنگ اُحد میں دشمنوں نے آپ کو زخمی کیا مگر دوسروں کے درخواست کرنے پر بھی آپ نے ان کے حق میں ایک مرتبہ بھی بددعا نہیں کی لیکن غزوۂ خندق کے موقع پر جب دشمنوں نے مدینہ پر چڑھائی کر رکھی تھی ایک دن آپ ﷺ کو عصر کی نماز سورج کے غروب ہونے تک پڑھنے کی مہلت نہ ملی تو آپ ﷺ نے اُن دشمنانِ اسلام کے لئے اتنی سخت بددعا دی کہ ایسی سخت بددعا کسی دوسرے موقع پر آپ نے نہیں دی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿شَغَلُونِی عَنْ صَلاةِ الْوُسْطٰی صَلاةِ الْعَصْرِ مَلأَ اللّٰهُ بُیُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَاراً﴾ (ان لوگوں نے مجھے عصر کی نماز

نہیں پڑھنے دی، اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے)۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم)

(۴) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) معاف کردئے گئے ہیں، پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (صحیح بخاری)۔

حضور اکرم ﷺ جو راتوں کو اتنی لمبی لمبی نمازیں ادا کرتے، یہ نماز کے ساتھ خاص شغف اور تعلق کا ہی نتیجہ تھا۔

(۵) حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی کوئی عجیب بات جو آپ نے دیکھی ہو وہ سنا دیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی کونسی بات عجیب نہ تھی۔ ایک رات میرے پاس تشریف لائے اور میرے ساتھ میرے لحاف میں لیٹ گئے، پھر فرمانے لگے: چھوڑو، میں تو اپنے رب کی عبادت کروں۔ یہ فرما کر بستر سے اٹھے، وضو فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے اور رونا شروع کردیا یہاں تک کہ آنسو سینہ مبارک تک بہنے لگے۔ پھر رکوع فرمایا اس میں بھی اسی طرح روتے رہے۔ پھر سجدہ فرمایا اس میں بھی روتے رہے، پھر سجدہ سے اٹھے اور اسی طرح روتے رہے یہاں تک حضرت بلالؓ نے آکر صبح کی نماز کے لئے آواز دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اتنا کیوں رو رہے ہیں جب کہ آپ کے اگلے پچھلے گناہ (اگر ہوتے بھی تو) اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادئے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو کیا پھر میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اور میں ایسا کیوں نہ کروں جب کہ آج رات مجھ پر ﴿اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضِ وَاخْتِلَافِ

اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَات لأُولِى الْأَلْبَاب ﴾ سے سورہ آل عمران کے ختم تک کی آیات نازل ہوئی ہیں۔ (صحیح ابن حبان۔ ج ۲، صفحہ ۳۸۶)

(۶) حضرت عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے رونے کی آواز (سانس رکنے کی وجہ سے) ایسی مسلسل آرہی تھی جیسے چکّی کی آواز ہوتی ہے۔ (ابوداؤد۔ باب البکاء فی الصلاۃ)

(۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کھڑا ہوگیا اور مجھے یہ خیال تھا کہ آپ ﷺ کو یہ معلوم نہیں کہ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے سورہ بقرہ شروع فرمائی۔ میں نے (اپنے دل میں کہا) کہ سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے لیکن جب آپ ﷺ نے سو آیتیں پڑھ لیں اور رکوع نہ فرمایا تو میں نے سوچا کہ دو سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے مگر دو سو آیتوں پر بھی رکوع نہ فرمایا تو مجھے خیال ہوا کہ سورت کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ جب آپ ﷺ نے سورت ختم فرمادی تو اَللّٰھُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، تین مرتبہ پڑھا۔ پھر سورہ آل عمران شروع فرمائی تو میں نے خیال کیا کہ اس کے ختم پر تو رکوع فرما ہی لیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ سورہ ختم فرمائی لیکن رکوع نہیں فرمایا اور تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ! لَكَ الْحَمْدُ، پڑھا۔ پھر سورہ مائدہ شروع فرمادی۔ میں نے سوچا کہ سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سورہ مائدہ کے ختم پر رکوع فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جسکی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپ ﷺ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا اور میں نے آپ ﷺ کو سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی پڑھتے سنا اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلا رہے تھے (جسکی وجہ سے) میں سمجھا کہ آپ

ﷺ اس کے ساتھ کچھ اور بھی پڑھ رہے ہیں جسکو میں نہیں سمجھ رہا تھا۔ پھر (دوسری رکعت میں) سورہ انعام شروع فرمائی تو میں آپ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے چھوڑ کر چلا گیا (کیونکہ میں مزید رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے کی ہمت نہ کر سکا) (مصنف عبدالرزاق)

(۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات' میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نمازِ (تہجد) پڑھنے لگا، آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ میرے دل میں ایک غلط چیز کا خیال آنے لگا۔ پوچھا گیا کہ کس چیز کا خیال آنے لگا۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خیال آیا کہ بیٹھ جاؤں یا نماز کو چھوڑ دوں (کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنی لمبی نماز پڑھنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا)۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

(۹) نبی اکرم ﷺ کا نماز کے ساتھ جو خاص تعلق تھا اسکا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ مرض الوفات میں مرض کی شدت کے باوجود وفات سے چار دن پہلے یعنی جمعرات کی مغرب تک تمام نمازیں آپ ﷺ خود ہی پڑھایا کرتے تھے۔ عشاء کے وقت بیماری کی شدت کی وجہ سے مسجد جانے کی طاقت نہ رہی، پھر بھی دو تین مرتبہ غسل کیا تا کہ صحابہ کرام کو عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھائیں مگر ہر بار غشی طاری ہوئی۔ بالآخر آپ ﷺ کے فرمان پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے نماز پڑھائی۔ ہفتہ یا اتوار کو نبی اکرم ﷺ نے جب اپنی طبیعت میں بہتری دیکھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے چلکر ظہر کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد تشریف لائے۔ اگلے روز دوشنبہ کو نبی اکرم ﷺ اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے۔

(۱۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلا آخری کلام (نماز، نماز اور غلاموں کے بارے میں اللہ سے ڈرو) تھا۔ (ابوداؤد)

(۱۱) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری وصیت یہ ارشاد فرمائی: نماز، نماز، اپنے غلاموں (اور ماتحت لوگوں) کے بارے میں اللہ سے ڈرو، یعنی ان کے حقوق ادا

کرو۔ جس وقت آپ ﷺ نے یہ وصیت فرمائی، آپکی زبانِ مبارک سے پورے لفظ نہیں نکل رہے تھے۔ (مسند احمد)

غرض نبی اکرم ﷺ نے زندگی کے آخری لمحات تک نماز کا اہتمام فرمایا اور امت کو بھی آخری وقت میں نماز کے اہتمام کرنے کی وصیت فرماگئے، یہ صرف نماز کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا خاص تعلق اور شغف کا نتیجہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بھی آخری وقت تک نمازوں کا اہتمام کرنے والا بنائے۔

(۱۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ہم سے باتیں کرتے تھے اور ہم حضور سے باتیں کرتے تھے لیکن جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ ﷺ ایسے ہوجاتے گویا ہم کو پہچانتے ہی نہیں اور ہمہ تن اللہ کی طرف مشغول ہوجاتے۔ (فضائل نماز)

(۱۳) حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عبداللہ بن زبیر رض کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ وہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک لکڑی گڑی ہوئی ہے۔ (نماز کی حقیقت)

(۱۴) حضرت عمر فاروق رض کو جب خنجر سے زخمی کیا گیا تو ایک وقت آپ پر غشی سی کیفیت طاری تھی کہ کسی نے آپ کو نماز کے لئے بیدار کیا تو حضرت عمر فاروق رض نے فرمایا: جی ہاں۔ نماز ضرور پڑھنی ہے جس نے نماز نہیں پڑھی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ چنانچہ آپ نے اسی حال میں نماز ادا کی، اور ان کے زخم سے خون کا گویا فوارہ جاری تھا۔ (موطا امام مالک)

(۱۵) ایک غزوہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خطرہ کے موقع پر رات کو پہرا دینے کے واسطے دو صحابیوں کو متعین فرمایا، ان میں سے ایک مہاجر تھے اور دوسرے انصاری۔ انھوں نے ڈیوٹی کے اوقات کو تقسیم کرلیا کہ ہر ایک آدھی رات پہرہ دے اور آدھی رات سوئے۔ (یعنی ایک سوئے اور ایک پہرہ دے) اس تقسیم کے مطابق انصاری صحابی نے رات کے پہلے حصہ میں پہرا دینا شروع کیا، اور مہاجر ساتھی سو گئے۔ پھر انصاری صحابی نے بجائے خالی جاگنے کے یہ بہتر

سمجھا کہ نماز میں مشغول رہ کر یہ وقت گزارا جائے چنانچہ انھوں نے نماز شروع کردی۔ دشمن کی جانب سے کوئی آیا اور اس نے آدمی کھڑا دیکھ کر تیر مارا، اور جب یہاں کوئی حرکت نہ ہوئی اور نہ کوئی آواز نکلی تو یہ سمجھ کر نشانہ خطا کر گیا، دوسرا اور پھر تیسرا تیر مارا اور ہر تیر ان کے جسم میں پیوست ہوتا رہا اور یہ اس کو نکال نکال کر پھینکتے رہے اور نماز میں مشغول رہے پھر اطمینان سے رکوع کیا، پھر سجدہ کیا اور نماز پوری کر کے مہاجر ساتھی کو جگایا۔ انھوں نے اٹھکر دیکھا کہ ایک چھوڑ تین تین جگہ سے خون جاری ہے، انھوں نے ماجرا پوچھا اور کہا کہ تم نے مجھے شروع ہی میں کیوں نہ جگایا۔ ان انصاری صحابہ نے جواب دیا کہ میں نے ایک سورہ (سورۃ الکہف) شروع کررکھی تھی، میرا دل نہ چاہا کہ اس کو ختم کرنے سے پہلے رکوع کروں لیکن پھر مجھے خطرہ ہوا کہ اگر اسی طرح پے در پے تیر لگتے رہے اور میں مرگیا تو حضور نے پہرہ داری کی جو خدمت میرے سپرد کی ہے وہ فوت ہو جائے گی، اس خیال سے میں نے رکوع کر دیا۔ اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا تو سورہ کے ختم کرنے سے پہلے رکوع نہ کرتا اگرچہ مرہی کیوں نہ جاتا۔ (نماز کی حقیقت)

(۱۶) حضرت ابوطلحہ انصاری ایک دن اپنے باغ میں نماز پڑھ رہے تھے، ایک پرندہ اڑا اور کچھ دیر تک باغ میں چکر لگاتا رہا، ان کی نگاہ اس پر پڑی اور اس کے ساتھ تیرتی رہی، توجہ اس پرندہ کی طرف ہو جانے کی وجہ سے نماز میں بھول ہوگئی، یاد نہ رہا کہ یہ کون سی رکعت ہے، فوراً حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری نماز میں یہ خلل اس باغ ہی کی وجہ سے پڑا ہے، میں اب اس کو اپنی ملکیت سے نکالتا ہوں اور راہِ خدا میں دیتا ہوں جہاں آپ مناسب سمجھیں اس کو لگادیں۔ تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ کا یہ باغ کئی لاکھ درہم کی مالیت کا تھا جس کو انھوں نے صرف اپنی نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے کی خاطر اللہ کے راستے میں عطا کر دیا۔ (نماز کی حقیقت)

(۱۷) حضرت عثمان غنیؓ کی خلافت کے زمانے میں ایک انصاری صحابی ایک دن اپنے باغ

میں نماز پڑھ رہے تھے، کھجوروں کے پکنے کا خاص موسم تھا، اور خوشے کھجوروں کے بوجھ سے جھکے پڑے تھے، ان کی نگاہ خوشوں پر پڑی اور وہ منظر ان کو بھلا معلوم ہوا۔ خیال کے ادھر لگ جانے سے ان کو نماز میں بھول ہوگئی اور یاد نہیں رہا کہ کتنی رکعت پڑھ چکے ہیں۔ نماز میں بس اتنا خلل آجانے سے انھیں اس قدر صدمہ ہوا کہ اسی وقت طے کرلیا کہ اس باغ کو اپنے پاس نہیں رکھوں گا۔ چنانچہ حضرت عثمان غنیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ماجرا ظاہر کرکے عرض کیا کہ میں اس کو راہِ خدا میں خرچ کرنا چاہتا ہوں۔ اب آپ کے حوالے ہے اس کا جو چاہیں کریں اور جہاں چاہیں لگادیں۔ چنانچہ انھوں نے ۵۰ ہزار درہم میں اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت دینی کاموں میں صرف فرمادی۔ (نماز کی حقیقت)

(۱۸) حضرت خبیبؓ جب کافروں کے ہاتھوں میں گرفتار ہوگئے اور ایک مدت تک قید میں رکھنے کے بعد قتل کرنے کے واسطے ان کو مقتل (قتل کرنے کے جگہ) میں لایا گیا تو سولی پر چڑھانے سے قبل ان سے پوچھا گیا کہ تمہاری اگر کوئی خاص تمنا ہوتو کہو۔ انھوں نے کہا: ہاں، ایک تمنا ہے اگر تم پوری کرسکو اور وہ صرف یہ ہے کہ دنیا سے جانے کا وقت ہے اور اللہ کے دربار کی حاضری قریب ہے، اگر تم مہلت دو تو دو رکعت نماز پڑھ لوں، چنانچہ مہلت دی گئی اور انھوں نے بڑے اطمینان اور خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ سمجھوگے کہ موت کے ڈر سے دیر کرنا چاہتا ہے تو دو رکعت اور پڑھتا۔ اسکے بعد سولی پر لٹکادیئے گئے۔ (نماز کی حقیقت)

ان چند واقعات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام کا نماز کے ساتھ کیسا شغف اور تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم کو بھی نماز کے ساتھ ایسا ہی تعلق رکھنے والا بنائے۔

بے نمازی اور نماز میں سستی کرنے والے کا شرعی حکم

تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں کسی کو ناحق قتل کرنے، کسی کا مال لوٹنے، زنا کرنے، چوری کرنے اور شراب پینے سے بھی بڑا گناہ نماز کا ترک کرنا ہے۔

نماز بالکلیہ نہ پڑھنے والوں یا صرف جمعہ وعیدین یا کبھی کبھی پڑھنے والوں کا قرآن وحدیث کی روشنی میں شرعی حکم کیا ہے، اس سلسلہ میں علماء کی متعدد رائیں ہیں:

۱) حضرت امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ایسا شخص کافر ہے اور ملتِ اسلامیہ سے نکل جاتا ہے۔ اسکی سزا یہ ہے کہ اگر توبہ کر کے نماز کی پابندی نہ کرے تو اسکو قتل کردیا جائے۔ اس رائے کے مطابق بے شمار احکامات مرتب ہوتے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

- وہ مکہ اور مدینہ کی سرزمین میں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔
- اپنے والد یا قریبی رشتہ دار کے انتقال پر وراثت میں شریک نہیں ہوسکتا ہے۔
- ایسے شخص کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔
- مسلمان عورت کے ساتھ اسکا نکاح جائز نہیں ہے، اگر نکاح کرچکا ہے تو وہ فسخ ہوجائیگا۔
- اسکی نہ جنازے کی نماز پڑھی جائیگی اور نہ ہی مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا۔
- اسکی مغفرت کے لئے دعا بھی نہیں مانگی جائیگی۔

۲) حضرت امام مالکؒ اور حضرت امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ نمازوں کو چھوڑنے والا کافر تو نہیں، البتہ اسکو قتل کیا جائیگا۔

۳) حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اسکو قتل نہیں کیا جائیگا، البتہ حاکمِ وقت اسکو جیل میں ڈال دے گا۔ اور وہ جیل ہی میں رہے گا یہاں تک کہ توبہ کر کے نماز شروع کردے یا پھر وہیں

مرجائے۔ (رسالۃ فی حکم تارک الصلاۃ ۔ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمینؒ)

نماز کو ترک کرنے یا اس میں سستی کرنے پر قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ میں بہت سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ یہاں کیا جارہا ہے:

آیاتِ قرآنیہ:

* فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا. إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً (سورۃ مریم 59 - 60)

پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انھوں نے نماز ضائع کردی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑگئے، وہ غی میں ڈالیں جائیں گے۔ سوائے اُن کے جو توبہ کرلیں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں، ایسے لوگ جنت میں جائیں گے۔

نماز کو ضائع کرنے والے کون ہیں؟ حضرت مجاہد، حضرت عکرمہ، حضرت عطاء اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی امت میں کچھ لوگ' آخری زمانے میں ایسے پیدا ہوں گے جو نمازوں کو ضائع کرکے اپنی خواہشوں کی اتباع کریں گے (تفسیر ابن کثیر، تفسیر بغوی)۔

نماز کو ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟

۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کو اس کے وقت پر اور اطمینان وسکون کے ساتھ ادا نہ کرنا' نماز کو ضائع کرنا ہے (تفسیر ابن کثیر، تفسیر قرطبی)۔

۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کہتے ہیں کہ نماز کو ضائع کرنا بالکلیہ ترک کرنا نہیں بلکہ وقتوں کو ضائع کرنا ہے، یعنی وقتوں پر نماز کا ادا نہ کرنا نماز کا ضائع کرنا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)۔

۔ حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک اور عصر کی نماز کو سورج کے غروب ہونے تک ادا نہ کرنا' نماز کو ضائع کرنا ہے (تفسیر بغوی)۔

غی سے کیا مراد ہے؟

۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک بہت گہری وادی ہے جسمیں کھانا انتہائی خراب ہے (یعنی خون اور پیپ) (تفسیر ابن کثیر)۔

۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک وادی ہے جسکی حرارت سے جہنم کی دیگر وادیاں پناہ مانگتی ہیں (تفسیر بغوی)۔

۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک وادی ہے جونہایت گہری اور شدید گرم ہے (تفسیر بغوی)۔

۔ حضرت عطاء کہتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک وادی ہے جسمیں خون اور پیپ بہتا ہے (تفسیر بغوی)۔

۔ حضرت وھب کہتے ہیں کہ غیؔ جہنم کی ایک نہر ہے جو انتہائی گہری ہے اور اسکا پانی بہت زیادہ خراب ہے (تفسیر بغوی)۔

۔ دیگر بعض علماء نے غی سے مراد خسارہ ونقصان یا دردناک عذاب لیا ہے (ابن کثیر، بغوی)۔

حقیقی توبہ:

(الا مَــنْ تَـابَ) سے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ اگر توبہ کر کے نمازوں کا اہتمام کرنے لگیں، خواہشات کی اتباع سے باز آجائیں، ایمان اور نیک اعمال کے تقاضوں کا اہتمام کرلیں تو ایسے لوگ مذکورہ انجامِ بد سے محفوظ اور جنت کے مستحق ہوں گے۔

* **مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ. قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ. وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ** (سورة المدثر 42 - 44)

تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا، وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے، نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے............

اہل جنت، جنت کے بالا خانوں میں بیٹھے جہنمیوں سے سوال کریں گے کہ کس وجہ سے تمہیں جہنم میں ڈال دیا گیا تو وہ جواب دیں گے کہ ہم دنیا میں نہ نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ یعنی ہم نے نہ اللہ کے حقوق ادا کئے اور نہ ہی بندوں کی خبر لی۔

غور فرمائیں کہ جہنمی لوگوں نے جہنم میں ڈالے جانے کی سب سے پہلی وجہ نماز نہ پڑھنا بتلایا کیونکہ نماز ایمان کے بعد اسلام کا اہم اور بنیادی رکن ہے جو ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔

* **مُنِيْبِيْنَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ**
(سورۃ الروم 31)

(لوگو!) اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز کو قائم رکھو اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

یعنی ایمان و تقوی اور نماز قائم کرنے سے گریز کر کے' مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ۔

* **فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ . الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْن** (سورۃ الماعون 5،4)

ان نمازیوں کے لئے خرابی (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو نماز سے غافل ہیں۔

اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز یا تو پڑھتے ہی نہیں، یا پہلے پڑھتے رہے ہیں پھر سست ہو گئے یا نماز کو اس کے اپنے مسنون وقت میں نہیں پڑھتے' جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں یا خشوع و خضوع کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ یہ سارے ہی مفہوم اس میں آجاتے ہیں' اس لئے نماز کی مذکورہ ساری ہی کوتاہیوں سے بچنا چاہئے۔

* **إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى** (سورۃ النساء 142)

بے شک منافق اللہ سے چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انھیں اس چالبازی کا بدلہ دینے والا ہے۔ اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں

کھڑے ہوتے ہیں۔

نماز اسلام کا اہم ترین رُکن اور اشرف ترین فرض ہے اور اسمیں بھی منافقین کاہلی اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں کیونکہ ان کا دل، ایمان، اللہ کا خوف اور خلوص سے محروم تھا یہی وجہ تھی کہ عشاء اور فجر کی نمازیں بطور خاص ان پر بہت بھاری تھی۔

آج اگر ہمارے لئے وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرنا مشکل ہے، تو ہمیں اس کی خاص فکر کرنی چاہئے کیونکہ نماز کو وقت پر جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنا، یا اطمینان وسکون کے ساتھ ادا نہ کرنا مؤمنین کی شان نہیں بلکہ منافقین کا عمل ہے۔

* **وَلا يَأتُونَ الصَّلاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالى وَلَا يُنفِقُونَ إلا وَهُمْ كَارِهُونَ**

(سورة التوبة 54)

وہ (منافقین) کاہلی سے ہی نماز کو آتے ہیں اور بُرے دل سے ہی خرچ کرتے ہیں.

معلوم ہوا کہ نماز کو کاہلی اور سستی سے ادا کرنا منافقین کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

* **وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ . إلى رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ. فَلا صَدَّقَ وَلاصَلَّى . وَلكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى** (سورة القيامة 28 - 32)

اور جان لیا اس نے کہ یہ وقت جدائی ہے اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائیگی، آج تیرے پروردگار کی طرف چلنا ہے، اس نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز ادا کی بلکہ جھٹلایا اور روگردانی کی۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑا جرم اور سب سے پہلا جرم ایمان نہ لانا بتایا اور اس کے بعد دوسرا سب سے بڑا جرم نماز نہ پڑھنا قرار دیا۔

* **وإذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لا يَرْكَعُونَ. وَيلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ .**

(سورة للمرسلات 48 - 49)

ان سے جب کہا جاتا ہے کہ رکوع کرلو تو نہیں کرتے۔ (یعنی جب ان کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے تو نماز نہیں پڑھتے) اس دن جھٹلانے والوں کے لئے سخت ہلاکت ہے۔

احادیث شریفہ:

* عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ الصَّلاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رواه أحمد وأبو داؤد والنسائي والترمذي وابن ماجة وابن حبان والحاكم (الترغيب والترهيب – الترهيب من ترك الصلاة تعمداً)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے (اہل ایمان) اور ان کے (اہل کفر) درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے، لہذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

* عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ والكُفْرِ تَرْكُ الصَّلاةِ (رواه مسلم – باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نماز کا چھوڑنا مسلمان کو کفر وشرک تک پہنچانے والا ہے۔

* عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِسَبْعِ خِصَالٍ فَقَالَ: .... وَلا تَتْرُكُوا الصَّلاةَ مُتَعَمِّدِيْنَ فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّداً فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْمِلَّةِ ... رواه الطبراني ومحمد بن نصر في كتاب الصلاة بإسنادين لا بأس بهما (الترغيب والترهيب – الترهيب من ترك الصلاة متعمداً)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب رسول اللہ ﷺ نے سات نصیحتیں کیں: .... جان کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز

چھوڑدے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے ....

* عَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضي الله عنه قَالَ أوْصَانِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ: .... وَلا تَتْرُكَنَّ صَلاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّداً فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّداً فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْه ذِمَّةُ اللهِ ...... رواه أحمد والطبراني في الكبير (الترغيب والترهيب – الترهيب من ترك الصلاة متعمداً).

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ۱۰ باتوں کی وصیت فرمائی:..
فرض نماز جان کر نہ چھوڑنا جو شخص فرض نماز جان کر چھوڑ دیتا ہے اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے.....

* عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لا سَهْمَ فِي الإِسْلامِ لِمَنْ لا صَلاةَ لَهُ وَلا صَلاةَ لِمَنْ لا وُضُوءَ لَهُ رواه البزاز (الترغيب والترهيب – الترهيب من ترك الصلاة متعمداً).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اسلام میں اس شخص کا کوئی بھی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ اور وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: ...... لا دِيْنَ لِمَنْ لا صَلاةَ لَهُ ، إِنَّمَا مَوْضَعَ الصَّلاةِ مِنَ الدِّيْنِ مَوْضَعَ الرَّأسِ مِنَ الْجَسَدِ رواه الطبراني في الأوسط والصغير وقال تفرد به الحسين بن الحكم الجبري (الترغيب والترهيب – الترهيب من ترك الصلاة متعمداً).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
......نماز کے بغیر دین نہیں۔ دین میں نماز کا درجہ وہی ہے جو جسم انسانی میں سر کا درجہ ہے۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لايَرَوْنَ شَيْئاً مِنَ الأعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلاةِ (رواه الترمذي – بابب ما جاء في ترك الصلاة).

حضرت عبداللہ بن شقیقؒ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ نماز کے سوا کسی اور دینی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہ سمجھتے تھے۔

* عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: لَيْسَ صَلاةٌ أثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنْ صَلاةِ الفَجْرِ وَالْعِشَـاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيْهِمَا لأتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْواً (رواه البخاري – باب فضل العشاء في جماعة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نمازِ عشاء اور نمازِ فجر ادا کرنا منافقوں کے لئے سب سے زیادہ مشکل ہے، اگر انھیں اِن کے ثواب کا علم ہوتا تو اِن اوقات میں زمین پر گھسٹتے ہوئے بھی آتے (اور جماعت سے نماز پڑھتے)۔

* عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُـولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: الَّذِي تَفُوتُهُ صَلاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ رواه مالك والبخاري ومسلم وأبو داؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة ... (الترغيب والترهيب – الترهيب من فوات العصر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوجائے، اس کی حالت اس شخص کی طرح ہے جس کے اہل وعیال اور مال واسباب سب ہلاک ہوگیا ہو۔

* عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُـولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ تَرَكَ صَلاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ رواه البخاري والنسائي وابن ماجة (الترغيب والترهيب – الترهيب من فوات العصر بغير عذر).

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اس کے سارے اعمال ضائع ہوگئے۔

* أنَّ المسْوَرَ بْن مَخْرَمَةَ أخْبَرَهُ أنَّهُ دَخلَ علَى عُمَرَ بْنِ الْخطَّابِ رضي الله عنه مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي طُعِنَ فِيْهَا فأيقظَ عُمَرَ لِصلاةِ الصُّبْحِ فقَالَ عُمَرُ الفَــارُوق رضي الله عنه : نَعَــمْ ، لا حَظَّ فِي الإسْلامِ لِمَنْ تَرَكَ الصَّلاةَ فَصَلَّى عُمَــرُ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَماً (رواه مالك في الموطا – باب العمل فيمن غلبه الدم من جرح أو رعاف ورواه الطبراني في الأوسط) هذا لفظ مؤطا مالك

حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اس رات تشریف لے گئے جس رات آپ کے برچھا مارا گیا تھا۔ جب ان کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کیا گیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ہاں، ضرور۔ اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھے۔ چنانچہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حال میں نماز پڑھی کہ آپ کے جسمِ مبارک سے خون بہہ رہا تھا۔

* عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُب رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الرُّؤيَا قَالَ: أمَّا الَّذِي يُثْــلَغُ رَأسُهُ بِالْحَجَرِ فَإنَّهُ يَأخُذُ القُرْآنَ فَيَرْفضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلاةِ الْمَكْتُوبَةِ (رواه البخاري – باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح)

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور جو فرض نماز چھوڑ کر سوتا رہتا ہے اس کا سر (قیامت کے دن) پتھر سے کچلا جائیگا۔

* عَنْ عَبْدِ الله بْنِ عَمْرو رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أنَّهُ ذَكَــرَ الصَّــلاةَ يَوْماً فَقَالَ: مَنْ حَافَــظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوراً وَبُرْهَاناً وَنَجَاةً يَوْمَ القِيامَةِ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِــظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَه نُورٌ وَلا بُرْهَانٌ وَلا نَجَاةٌ يَوْمَ الْقِــيَامَةِ وكَانَ يَوْمَ الْقِــيَامَةِ مَعَ فِرْعَوْنَ

وَقَارُونَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ (رواه ابن حبّان في صحيحه – ذكر الزجر عن ترك المرء المحافظة على الصلوات المفروضة ورواه الطبراني والبيهقي وأحمد).

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایماندار ہونے) کی دلیل ہوگی اور قیامت کے دن عذاب سے بچنے کا ذریعہ ہوگی۔ اور جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ (اسکے پورے ایماندار ہونے کی) کوئی دلیل ہوگی، نہ عذاب سے بچنے کا کوئی ذریعہ ہوگا۔ اور وہ قیامت کے دن فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ (رواه مسلم – باب فضل صلاة الجماعة ...).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ نہ پڑھنے والوں کے بارے میں فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر جمعہ نہ پڑھنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں۔

* عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ تَرَكَ ثَلاثَ جُمَعٍ تَهَاوُناً بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلَى قَلْبِهِ (رواه النسائي – التشديد في التخلف عن الجمعة / والترمذي – باب ما جاء في ترك الجمعة من غير عذر).

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تین جمعہ غفلت کی وجہ سے چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔

سنن ونوافل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قرب میں ترقی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلے۔ جو وہ مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو دیتا ہوں۔ (صحیح البخاری۔ باب التواضع)۔

﴿وضاحت﴾ ہاتھ پاؤں بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ہر کام اللہ کی رضا اور محبت کے ماتحت ہوتا ہے، اس کا کوئی بھی عمل اللہ کی مرضی کے خلاف نہیں ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کے اعمال میں سے سب سے پہلے فرض نماز کا حساب لیا جائیگا، اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب وکامران ہوگا اور اگر نماز درست نہ ہوئی تو وہ ناکام اور خسارہ میں ہوگا۔ اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی تو ارشادِ خداوندی ہوگا کہ دیکھو اس بندے کے پاس کچھ نفلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کردیا جائے، اگر نکل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کردی جائیگی۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد، مسند احمد)۔

لہذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ فرض نمازوں کے ساتھ سنن ونوافل کا بھی خاص اہتمام کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوجائے جیسا کہ صحیح بخاری کی حدیث سے معلوم ہوا کہ بندہ نوافل کے ذریعہ اللہ سے قریب ہوتا جاتا ہے۔ نیز اگر خدانخواستہ قیامت کے دن فرض نمازوں میں کچھ کمی نکلے تو سنن ونوافل سے اسکی تکمیل کردی جائے۔

سنن مؤکدہ: (۲رکعت نمازِ فجر سے قبل، ۴رکعت نمازِ ظہر سے قبل، ۲رکعت نمازِ ظہر کے بعد، ۲ رکعت نمازِ مغرب کے بعد اور ۲ رکعت نمازِ عشاء کے بعد)۔

* عَنْ أُمِّ الْمؤمِنِينَ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي للهِ تَعَالى كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ ، إلا بَنَى اللهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ (رواه مسلم – باب فضل السنن الراتبة).

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں جو کہ فرض نہیں ہیں، اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیا گیا۔

ترمذی میں یہ روایت وضاحت کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن رات میں یہ بارہ رکعتیں پڑھے گا، اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائیگا: ۴ ظہر سے پہلے اور ۲ ظہر کے بعد۔ ۲ مغرب کے بعد۔ ۲ عشاء کے بعد۔ ۲ فجر سے پہلے۔

* عَنْ أُمِّ الْمُؤمِنِيْنَ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعاً ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ فِي بَيْتِهِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ (رواه مسلم – باب جواز النافلة قائماً أو قاعداً).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں گھر میں ادا فرماتے پھر مسجد میں جا کر لوگوں کو (فرض) نماز پڑھاتے پھر واپس گھر تشریف لاتے

اور دو رکعت (ظہر کے بعد) ادا فرماتے۔ پھر لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے اور گھر واپس تشریف لاکر دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور گھر تشریف لاکر دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وفي رِوَايَةٍ لهما أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعاً (رواه مسلم – باب استحباب ركعتي سنة الفجر والحث عليهما وتخفيفهما والمحافظة عليهما).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔ ایک دوسری روایت میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دو رکعتیں پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ عَلى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رواه البخاري ومسلم وأبو داؤد والنسائي وابن خزيمة (الترغيب والترهيب – الترغيب في المحافظة على ركعتين قبل الصبح).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی سنتوں سے زیادہ کسی نفل کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔ (ایک حدیث میں ہے کہ آپ فجر کی سنتیں مختصر پڑھا کرتے تھے)۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لا تَدَعُوا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ (رواه أبو داؤد – باب ركعتي الفجر).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعت (سنت) نہ چھوڑو اگرچہ گھوڑوں سے تم کو روندیا جائے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ (رواه

الترمذي – باب ما جاء في إعادتهما بعد طلوع الشمس وقالَ الترمذي: والعمل على هذا عند بعض أهل العلم وبه يقول سفيان ثوري وابن المبارك والشافعي وأحمد واسحاق. وقالَ الحاكم: صحيح على شرط الشيخين).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنت) نہ پڑھی ہوں تو اسے چاہئے کہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

* عَنْ مَالِكٍ رحمه الله أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ فَقَضَاهُمَا بَعْدَ أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ (رواه مالك في الموطا – باب ما جاء في ركعتي الفجر).

حضرت امام مالک ؒ فرماتے ہیں کہ انھیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی فجر کی دو رکعت فوت ہوگئیں، تو آپ نے سورج نکلنے کے بعد انھیں قضا پڑھا۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ لايَدَعُ أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ (رواه البخاري – باب ركعتان قبل الظهر).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم علیہ ظہر سے پہلے ۴ رکعت اور فجر سے پہلے دو رکعت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

* عَنْ أُمِّ الْمؤمِنِينَ أُمِّ حَبِيبَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ (رواه أبو داود – باب الأربع قبل الظهر وبعدها / والترمذي وقالَ حديث حسن صحيح – باب آخر من سنن الظهر).

حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم علیہ نے فرمایا: جس شخص نے ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھنے کی پابندی کی، اللہ تعالیٰ

نے اسکو (جہنم کی) آگ پر حرام کردیا۔

* عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّه قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤمِنٍ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَتَمَسَّ وَجْهَهُ النَّارُ أَبَداً إِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (رواه النسائي – باب الاختلاف على إسماعيل بن أبي خالد).

حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن بندہ بھی ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھتا ہے اسے جہنم کی آگ انشاء اللہ کبھی نہیں چھوئے گی۔

﴿وضاحت﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ظہر سے پہلے کی چار سنتیں اور فجر سے پہلے کی دو سنتیں ثابت ہوئیں، یہ سننِ مؤکدہ ہیں، آپ ان کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ جبکہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں ظہر کے بعد چار رکعت کی فضیلت بیان ہوئی۔ یہ دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ دو نفل ہیں۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ صَلاهُنَّ بَعْدَهَا (رواه الترمذي – باب آخر من سنن الظهر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب ظہر سے پہلے ۴ رکعت نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا فَاتَتْهُ الأَرْبَع قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ (رواه ابن ماجة – باب من فاتته الأربع قبل الظهر).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی ظہر سے پہلی ۴ رکعتیں

رہ جاتی تو آپ ﷺ ظہر کے بعد دو رکعت ادا کر کے فوت شدہ چار رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔
(وضاحت: کبھی کبھی حضور اکرم ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت ادا کرتے تھے، جیسا کہ مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے)۔

سنن غیر مؤکدہ:

* عَنْ عَلِيِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ (رواه الترمذي - باب ما جاء في الأربع قبل العصر)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔

* عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم رَحِمَ اللهُ إِمْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعاً (رواه أبو داود - باب الصلاة قبل العصر / والترمذي وقال حديث حسن - باب ما جاء في الأربع قبل العصر).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھی۔
﴿وضاحت﴾ اگر وقت کم ہے تو دو رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر سے پہلے دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔

عشاء کی نماز سے پہلے اگر وقت ہو تو ۴ رکعت ورنہ ۲ رکعت ہی پڑھ لیں:

شارح بخاری علامہ ابن حجرؒ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے آنحضور کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ: جس نے عشاء سے پہلے چار رکعت پڑھیں گویا اس نے رات کو تہجد پڑھی اور عشاء کے بعد چار رکعت پڑھنے والے کو شب قدر میں چار رکعت پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

بیہقی نے اس روایت کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نسائی ودار قطنی نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔(الدرایہ ج ۱ صفحہ ۱۹۸) (نماز پیمبر صفحہ ۲۵۳)۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت کو مستحب سمجھتے تھے۔(مروزی۔قیام اللیل۔صفحہ ۵۸) (نماز پیمبر صفحہ ۲۵۳)۔

نواب صدیق حسن خان "شرح بلوغ المرام (مسک الختام ج ۱ صفحہ ۵۲۵ و ۵۲۹) میں نقل کرتے ہیں کہ عشاء سے پہلے چار رکعت مستحب ہیں، نیز عشاء سے قبل دو رکعت نماز پڑھنے کو بھی وہ حدیث شامل ہے جس کی رو سے اذان واقامت کے درمیان نفل نماز پڑھنے کی ترغیب ہے۔ (نماز پیمبر صفحہ ۲۵۳)۔

---

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا سُئِلَتْ عَن صَلاةِ الرَّسُولِ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيُصَلِّي أَرْبَعاً ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ .... (رواه أبو داود – باب صلاة الليل).

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی بابت پوچھا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ کر گھر آتے اور چار رکعتیں پڑھ کر بستر پر آرام فرماتے..........

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَت: مَا صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ إلا صَلَّى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكْعَاتٍ (رواه أبو داود – باب الصلاة بعد العشاء)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کبھی عشاء کے بعد نماز پڑھکر میرے یہاں تشریف نہیں لائے مگر آپ نے چار یا چھ رکعتیں (مع دو رکعت سنت مؤکدہ) ضرور پڑھیں۔

نمازِ وتر کے بعد بیٹھکر دو نفل پڑھنا مستحب ہے:

* عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ (رواه مسلم – باب صلاة الليل والوتر).

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، پہلے آٹھ رکعت تہجد پڑھتے، پھر تین وتر پڑھتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

* عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ (رواه ابن ماجة – باب ما جاء في الركعتين بعد الوتر جالساً / والترمذي – باب ما جاء لا وتران في ليلة)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد دو ہلکی رکعتیں (نفل) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

* عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ (رواه أحمد في مسنده ج 5 ص 260).

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورہ (اِذَا زُلْزِلَت) اور دوسری رکعت میں سورہ (قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْن) پڑھتے تھے۔

سنن ونوافل کی ادائیگی گھر میں:

سنن ونوافل کو گھر کے اُس خاص حصہ میں ادا کرنا جو نماز کے لئے مخصوص کیا گیا ہے، مسجد میں ادا کرنے سے افضل اور بہتر ہے۔ البتہ گھر میں اگر سکون واطمینان نہیں ہے یا مسجد سے واپس آکر دنیاوی مشاغل میں گھر جانے کا اندیشہ ہے تو بہتر ہے کہ مسجد میں ہی سنن ونوافل ادا کرلیں۔

* عَنْ زَيدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه أنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: صَلُّوا أيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ ، فَإنَّ أفْضَلَ الصَّلاةِ صَلاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إلا الْمَكْتُوبَةَ (رواه البخاري – باب صلاة الليل / ومسلم –باب استحباب النافلة في بيته)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نمازیں پڑھا کرو اس لئے کہ سوائے فرض نمازوں کے باقی نمازیں (یعنی سنتیں اور نوافل) گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔

* عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : إذَا قَضَى أحَدُكُمْ صَلاتَهُ فِي مَسْجِدِهِ، فَلْيَفْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيبًا مِنْ صَلاتِهِ، فَإنَّ اللهَ جَاعِلٌ فِي بَيْتِهِ مِنْ صَلاتِهِ خَيْرًا (رواه مسلم – باب استحباب صلاة النافلة في بيته).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم فرض نماز مسجد میں ادا کرلو تو کچھ نماز (سنن ونوافل) گھر میں بھی پڑھا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نمازوں کی بدولت گھر میں خیر وبرکت پیدا کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نمازِ وتر

وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے، اگر تہجد کی نماز پڑھنے کا پختہ ارادہ ہے تو نمازِ تہجد کے بعد وتر پڑھنا زیادہ افضل ہے ورنہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہئے۔

* عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: قَـــالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ خَـــافَ ألا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أن يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيلِ، فَإنَّ صَلاَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ وَذلِكَ أفْضَـــلُ (رواه مسلم – باب من خاف أن لايقوم من آخر الليل فليوتر أوله)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے رات کے آخر حصہ میں آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو، اسے وتر پڑھکر سونا چاہئے اور جسے اُٹھ جانے کا یقین ہو وہ رات کے آخر حصہ میں وتر پڑھے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت افضل ہے۔

* عَن خَارِجَةَ بن حُذَافَةَ رضي الله عنه قَـــالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُـــولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَـــالَ : إنَّ اللهَ أمَدَّكُمْ بِصَـــلاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ، الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلاةِ الْعِشَاءِ إلَى أن يَطْلُعَ الْفَجْرِ (رواه ابن ماجة – باب ما جاء في الوتر / والترمذي – باب ما جاء في فضل الوتر / وأبو داؤد – باب استحباب الوتر ، وصححه الحاكم).

حضرت خارجہ بن خذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک ایسی نماز کا اضافہ کیا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، اور وہ وتر کی نماز ہے جس کا وقت عشاء کی نماز سے طلوعِ فجر تک ہے۔

* عَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُـــولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوتِـــرْ فَلَيْسَ مِنَّا ، فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا ،

فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا ثَلاثاً رواه أحمد وأبو داؤد واللفظ له وفي إسناده عبيد الله بن عبد الله ورواه الحاكم وقَالَ صحيح الإسناد (الترغيب والترهيب – الترغيب في صلاة الوتر وما جاء فيمن لم يوتر).

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہے، جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

* عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِي رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم: قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا (رواه مسلم – باب صلاة الليل مثنى مثنى).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے وتر ادا کرلو۔

* عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّه إِذَا ذَكَرَه (رواه أبو داؤد – أبواب الوتر). وفي البيهقي عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّه إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَه (رواه البيهقي في سنن كبرى – أبواب الوتر).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو گیا یا بھول گیا تو جب یاد آئے ضرور پڑھے۔ سنن بیہقی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وتر پڑھے بغیر سو گیا وہ صبح کو پڑھے اور جو بھول گیا وہ یاد آنے پر پڑھے۔

امام مالکؒ فرماتے ہیں انھیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبادہ بن صامت، حضرت قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عامر نے فجر کے بعد وتر پڑھے (یعنی بروقت نہ پڑھ سکے تو فجر کے بعد بطور قضا پڑھے) موطا مالک۔ باب الوتر بعد الفجر۔

نمازِ تہجد

قرآنِ کریم میں فرض نماز کے بعد جس نماز کا ذکر تاکید کے ساتھ بار بار کیا گیا ہے وہ تہجد کی نماز ہے جو تمام نوافل میں سب سے افضل نماز ہے۔ تہجد میں حضور اکرم ﷺ کا زیادہ تر عمل آٹھ رکعت نفل اور تین رکعت وتر پڑھنے کا تھا، البتہ کبھی کبھی کم یا اس سے زیادہ بھی پڑھتے تھے۔

تہجد کی نماز کے سلسلہ میں قرآنِ کریم کی بعض آیات:

* تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَّطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (سورة السجدة 16)

وہ لوگ راتوں کو اپنے بستروں سے اُٹھ کر اپنے رب کو عذاب کے ڈر سے اور ثواب کی امید پر پکارتے رہتے ہیں (یعنی نماز، ذکر اور دُعا میں لگے رہتے ہیں) اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اُسمیں سے خیرات کیا کرتے ہیں۔

یہ انکی صفت اور عمل ہے لیکن جزا اور بدلہ عمل سے بہت زیادہ بڑا ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورة السجدة 17)

ایسے لوگوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان خزانہ غیب میں موجود ہے اسکی کسی شخص کو بھی خبر نہیں۔ یہ ان کو اُن اعمال کا بدلہ ملے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

* وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوا سَلَاماً وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَّقِيَاماً (سورة الفرقان 64)

رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی (عاجزی) کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے۔ اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔

اس کے بعد سورہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہی لوگ ہیں جنھیں ان کے صبر کے بدلے جنت میں بالا خانے دیئے جائیں گے۔

* **كَانُوا قَلِيْلاً مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ . وَبِالأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ**

(سورة الذاريات 17 - 18)

وہ لوگ رات میں بہت ہی کم سویا کرتے تھے (یعنی رات کے اکثر حصہ میں عبادت میں مشغول رہتے تھے) اور شب کے آخری حصے میں استغفار کیا کرتے تھے۔

احادیث شریفہ:

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمِ ، وَأَفْضَلُ الصَّلاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلاةُ اللَّيْلِ (رواه مسلم – باب فضل صوم المحرم).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے ماہِ محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز رات کی ہے یعنی تہجد۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلامٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلامٍ (رواه الترمذي وقَالَ حديث صحيح – باب / وابن ماجة – باب ما جاء في قيام الليل)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، لوگوں کو کھانا کھلاؤ، اور راتوں میں ایسے وقت نمازیں پڑھو جبکہ لوگ سو رہے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

* عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفاً يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ (رواه ابن حبان في صحيحه - ذكر وصف الغرف التي أعدها الله لمن أطعم الطعام....).

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن میں اندر کی چیزیں باہر سے اور باہر کی چیزیں اندر سے نظر آتی ہیں۔ یہ بالا خانے اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے تیار فرمائے ہیں جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں، خوب سلام پھیلاتے ہیں اور رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

* عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيرَةَ رضي الله عنهما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعاً كُتِبَا فِي الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ (رواه ابو داؤد بإسناد صحيح - باب قيام الليل).

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی رات میں اپنے گھر والوں کو جگاتا ہے اور میاں بیوی دونوں تہجد کی (کم از کم) دو رکعت پڑھ لیتے ہیں تو ان دونوں کا شمار ذکر کرنے والوں میں ہو جاتا ہے۔

* عَنْ أَبِي أُمَامَةَ البَاهِلِي رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِّلسَّيِّـآتِ وَمِنْهَاةٌ لِّلإِثْمِ (رواه البيهقي – الترغيب في قيام الليل).

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہجد کا اہتمام کیا کرو، کیونکہ یہ سلف صالحین (نیک لوگوں) کا شیوہ ہے، قربِ الٰہی کا سبب ہے، خطاؤں کو مٹانے والا ہے اور گناہوں سے روکنے کا ذریعہ ہے۔

* عَنْ عَائِشَـــةَ رضي الله عنها قَالَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ ، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ، وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلا أَكُوْنَ عَبْداً شَكُوْراً (رواه البخاري – باب قوله ليغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کو قیام فرماتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتا۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کروئے گئے ہیں (اگر ہوتے بھی)، پھر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اپنے پروردگار کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

نمازِ اشراق اور نمازِ چاشت

اکثر علماء نے اشراق اور چاشت کی نمازوں کو الگ الگ نماز شمار کیا ہے۔
طلوعِ آفتاب سے تقریباً بیس منٹ بعد اشراق کی نماز ادا کی جاتی ہے جو سورج میں تیزی آنے تک پڑھی جاسکتی ہے۔ چاشت کی نماز کا وقت سورج میں تیزی آنے کے بعد سے زوالِ آفتاب تک ہے۔

اشراق کے وقت ۲ یا ۴ رکعت ادا کریں۔ چاشت کی بھی چار رکعتیں ہیں، اگرچہ بعض احادیث میں آٹھ رکعتوں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس لئے ان اوقات میں اللہ تعالیٰ جتنی توفیق دے نفل نماز ادا کرلیں۔

* عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ (رواه الترمذي وقَالَ هذا حديث غريب ۔ باب ذكر ما يستحب من الجلوس في المسجد بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے اور سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے پھر دو رکعت نفل پڑھتا ہے تو اسے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب، کامل حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

* عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَعْثاً فَاعْظَمُوا الْغَنِيمَةَ ، وَأسْرَعُوا الْكَرَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا رَأَيْنَا بَعْثاً قَطُّ أسْرَعَ كَرَّةً وَلا أعْظَمَ غَنِيمَةً مِنْ هذَا الْبَعْثِ، فَقَالَ صلى الله عليه وسلم: ألا أخْبِرُكُمْ بِأسْرَعِ كَرَّةً مِنْهُ وَأعْظَمَ غَنِيمَةً؟ رَجُلٌ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ فَأحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ تَحَمَّلَ إلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيْهِ الْغَدَاةَ، ثُمَّ عَقَّبَ بِصَلاةِ الضُّحَى فَقَدْ أسْرَعَ الْكَرَّةَ وَأعْظَمَ الْغَنِيمَةَ (رواه ابن حبان في صحيحه – ذكر إثبات أعظم الغنيمة لمعقب صلاة الغداة بركعتي الضحى).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جو بہت ہی جلد بہت سارا مالِ غنیمت لیکر واپس لوٹ آیا۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے کوئی ایسا لشکر نہیں دیکھا جو اتنی جلدی اتنا سارا مالِ غنیمت لیکر واپس لوٹ آیا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی کم وقت میں اس مال سے بہت زیادہ مالِ غنیمت کمانے والا شخص نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو اپنے گھر سے اچھی طرح وضو کرکے مسجد جاتا ہے، فجر کی نماز پڑھتا ہے، پھر (سورج نکلنے کے بعد) اشراق کی نماز پڑھتا ہے، تو یہ بہت تھوڑے وقت میں بہت زیادہ نفع کمانے والا ہے۔

* عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِي رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلاَّه حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلاةِ الصُّبْحِ حَتَّى يُسَبِّحَ رَكْعَتَي الضُّحَى لايَقُولُ إلا خَيْراً غُفِرَ لَهُ خَطَايَاه ، وَإنْ كَانَتْ أكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ (رواه أبو داؤد – باب صلاة الضحى).

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہوکر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے، خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں چاہے وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔

* عَنِ الْحَسَنِ بْنِ علِيٍ رضي الله عنهما قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ ذَكَرَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَمْ تَمَسّ جِلْدَهُ النَّارُ (رواه البيهقي في شعب الايمان).

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: جو شخص فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے، پھر دو یا چار رکعت (اشراق کی نماز) پڑھتا ہے تو اس کی کھال کو (بھی) دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی۔

* عَن أَبي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه عَن رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَن رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّه قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ (رواه ابن حبان في صحيحه – ذكر ما يكفي المرء آخر النهار بأربع ركعات يصليهما من أوله ، رواه أحمد في مسنده).

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعت پڑھنے سے عاجز نہ بن، میں تمہارے دن بھر کے کام بنادوں گا۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ: بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَي الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَرْقُدْ (رواه مسلم – باب استحباب صلاة الضحى).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، اشراق کی دو رکعت ادا کرنا، سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔

* عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيْبِي بِثَلاثٍ لَنْ أَدَعُهُنَّ مَا عِشْتُ بِصِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلاةِ الضُّحَى وَبِأَنْ لا أَنَامُ حَتَّى أُوْتِرَ (رواه مسلم – باب استحباب صلاة الضحى)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے، جب تک میں زندہ رہوں گا ان کو نہیں چھوڑوں گا: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا، اشراق کی نماز ادا کرنا، سونے سے پہلے وتر پڑھنا۔

* عَنْ عَائِشَـــةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي الضُّحَى أَرْبَعاً وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللهُ (رواه مسلم– باب استحباب صلاة الضحى)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اشراق کی چار رکعت نماز پڑھتے تھے اور کبھی زیادہ بھی پڑھتے تھے۔

* عَنْ أَبِي ذَرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُـــلامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْـلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَـــةٌ ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَـــةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى (رواه مسلم – باب استحباب صلاة الضحى).

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر صحیح سالم جوڑ یا ہڈی کے عوض ہر روز صبح کو تم پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا

صدقہ ہے، اَلحَمدُ للّٰہ کہنا صدقہ ہے، لا الٰہَ الا اللّٰہ کہنا صدقہ ہے، اللّٰہ اَکبَرُ کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے لئے وہ دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنھیں کوئی چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

* عَن عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحَى ثَمَانِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ تَقُولُ لَوْ نُشِرَ لِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهُنَّ (مؤطا مالك - باب صلاة الضحى).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاشت کی آٹھ رکعات پڑھا کرتی تھیں۔ پھر فرماتیں کہ اگر میرے والدین کو آرے سے چیر بھی دیا جائے تو میں یہ نہیں چھوڑوں گی۔

* عَنْ أَبِي هريرة رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحَى غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رواه ابن ماجة والترمزي (الترغيب والترهيب - الترغيب في صلاة الضحى).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چاشت کی دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

زوال کی نماز

بعض علماء کی رائے کے مطابق' زوال کے بعد ظہر کی چار رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ دو یا چار رکعت نفل نماز پڑھنا بھی باعث ثواب ہے۔ یہ زوال کی نماز کہلاتی ہے۔

۔ حضرت عبداللہ بن سائبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے اور آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل آسمان کی طرف جائے۔ (ترمذی ۔ باب ماجاء فی الصلاۃ عند الزوال)

مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل

مغرب اور عشاء کے درمیان کا وقت بہت قیمتی وقت ہے، اسکو غنیمت سمجھ کر اس میں کچھ نوافل پڑھنا یقیناً اجر وثواب کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

* تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَّطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (سورة السجدة 16)

ان کے پہلو سونے کی جگہ سے جدا رہتے ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اسمیں سے خیرات کیا کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت قتادۃ اور حضرت عکرمۃ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز ادا کرنا ہے (تفسیر ابن کثیر، تفسیر فتح القدیر)۔

علامہ ابن جوزی اپنی کتاب زاد المسیر ج٦ صفحہ ٣٣٩ میں لکھتے ہیں:
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف میں نازل ہوئی جو مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز پڑھتے تھے۔ (نماز پیمبر صفحہ ٣١٨)۔

محمد بن نصر المروزی (المتوفی ٢٩٤ھ) نے قیام اللیل صفحہ ٥٦ پر بہت سے صحابہ کرام کا عمل نقل کیا ہے کہ وہ اس وقت میں نوافل پڑھتے تھے۔

حضرت ابو معمر فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام مغرب کے بعد چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے (قیام اللیل صفحہ ٥٨)۔ (نماز پیمبر صفحہ ٣١٨)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھتا ہے کہ انکے درمیان کوئی فضول بات نہیں کرتا تو اسے بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملتا ہے۔(ترمذی ۔ فضل التطوع)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن عمار ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھتے دیکھا اور انھوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا تھا، اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھ لے تو اسکے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(الترغيب والترهيب ۔ الترغيب في الصلاة بين المغرب والعشاء)

﴿وضاحت﴾ مغرب کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ چار رکعت نوافل اور پڑھی جائیں تو چھ ہوجائیں گی۔ بعض علماء کے نزدیک یہ چھ رکعت مغرب کی دو رکعت سنت مؤکدہ کے علاوہ ہیں۔

تحیۃ الوضوء اور تحیۃ المسجد

تحیۃ الوضوء (یعنی وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرنا) جنت میں لے جانے والا عمل ہے:

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِبِلالٍ: حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الإِسْلامِ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلاً أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوراً فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّي (رواه البخاري – باب فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء / ومسلم – باب فضل بلال).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک روز نمازِ فجر کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے بلال! اسلام لانے کے بعد اپنا وہ عمل بتاؤ جس سے تمہیں ثواب کی سب سے زیادہ امید ہو، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے

جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے اعمال میں سب سے زیادہ امید جس عمل سے ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جب کسی وقت وضو کیا ہے تو اُس وضو سے اتنی نماز (تحیۃ الوضو) ضرور پڑھی ہے جتنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت توفیق ملی ہے۔

* عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِي رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ (رواه النسائي –ثواب من أحسن الوضوء ثم صلى ركعتين)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہوکر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

مسجد میں داخل ہوکر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنا:

* عَن أَبِي قَتَادَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم : إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ ، فَلا يَجلِسْ حَتَّى يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ (رواه البخاري – أبواب التطوع – باب ما جاء في التطوع .... / ومسلم – باب استحباب تحية المسجد).

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔

﴿وضاحت﴾ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد میں داخل ہوا کہ جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو اسے چاہئے کہ وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے۔ اگر کسی نے مسجد میں داخل ہوکر بیٹھنے سے پہلے فرض نماز یا سنت یا کوئی دوسری نماز ادا کرلی تو تحیۃ المسجد بھی اسی میں ادا ہو جائیگی۔

نمازِ جمعہ

* يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُون
(سورة الجمعة 9)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کی اذان دیجائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو، اور خرید وفروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

﴿وضاحت﴾ دوڑنے سے مراد پورے اہتمام اور مستعدی کے ساتھ جانا ہے، بھاگنا مراد نہیں کیونکہ احادیث میں نماز کے لئے وقار اور سکون کے ساتھ آنے کی تاکید کی گئی ہے۔

<u>احادیث شریفہ:</u>

* عَن سَلْمَانَ الْفَارِسِي رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: لا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنَ الطُّهْرِ وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ، ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ إلا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى (رواه البخاري – باب الدهن للجمعة).

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے، جتنا ہو سکے پاکی کا اہتمام کرتا ہے اور تیل لگاتا ہے یا اپنے گھر سے خوشبو استعمال کرتا ہے، پھر مسجد جاتا ہے۔ مسجد پہنچ کر جو دو آدمی پہلے سے بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں نہیں بیٹھتا، اور جتنی توفیق ہو جمعہ سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ

دیتا ہے اس کو توجہ اور خاموشی سے سنتا ہے تو اِس جمعہ سے گزشتہ جمعہ تک کے گناہوں کو معاف کردیا جاتا ہے۔

* عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أتَى الْجُمُعَةَ فصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ أنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ الإمَامُ مِنْ خُطْبَتِهِ ثمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأخْرَى وَفَضْلُ ثَلاثَةِ أيَّامٍ (رواه مسلم – باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، پھر مسجد میں آیا، اور جتنی نماز اس کے مقدر میں تھی ادا کی، پھر خطبہ ہونے تک خاموش رہا اور امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی، اس کے جمعہ سے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

﴿وضاحت﴾ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر موقعہ مل جائے تو جمعہ کے دن خطبہ شروع ہونے سے پہلے چند رکعتیں ضرور ادا کرلینی چاہئیں۔

* عَنْ يَزِيدِ بْنِ أبِي مَرْيَمَ رحمه الله قَالَ لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْن رِفَاعَةَ بْن رَافِعٍ رحمه الله وأنَا مَاشٍ إلَى الْجُمُعَةِ فقَالَ: أبْشِرْ فَإنَّ خُطَاكَ هذهِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، سَمِعْتُ أبَا عَبْسٍ رضي الله عنه يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنِ اغْبَرَتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ (رواه الترمذي – باب ما جاء في فضل من اغبرت قدماه في سبيل الله وقال هذا حديث حسن صحيح غريب).

حضرت یزید بن ابی مریمؒ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی نماز کے لئے پیدل جارہا تھا کہ حضرت عبایہ بن رافعؒ مجھے مل گئے اور فرمانے لگے تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارے یہ قدم اللہ تعالیٰ

کے راستہ میں ہیں۔ میں نے ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس کے قدم اللہ کے راستہ میں غبارآلود ہوئے تو وہ قدم جہنم کی آگ پر حرام ہیں۔

﴿وضاحت﴾ اسی مضمون کی روایت کچھ الفاظی اختلاف کے ساتھ (صحیح بخاری - باب المشی الی الجمعہ) میں بھی مذکور ہے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُـولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُـعَةِ أَنْصِتْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ (رواه البخاري - باب الإنصات يوم الجمعة والإمام يخطب / مسلم - باب في الإنصات يوم الجمعة في الخطبة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ~~ہیں کہ~~ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے روز دورانِ خطبہ اپنے ساتھی سے کہا (خاموش رہو) اس نے بھی لغو کام کیا۔

یعنی دورانِ خطبہ کسی طرح کی بھی بات کرنا حتی کہ نصیحت کرنا بھی منع ہے۔

* عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِي رضي الله عنه قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُـعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ (رواه الترمذي - باب ما جاء في كراهية الاحتباء والإمام يخطب).

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

﴿وضاحت﴾ آدمی اپنے گھٹنے کھڑے کر کے رانوں کو پیٹ سے لگا کر دونوں ہاتھوں کو باندھ لے تو اسے گوٹھ مارنا کہتے ہیں۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رضي الله عنه قَالَ: كُنْتُ جَالِساً إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ وَرَسُولُ اللهِ صلى الله

عليه وسلم يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ رَسُــولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ (رواه ابن حبان – ذكر الزجر عَن تخطي المرء رقاب الناس يوم الجمعة في قصده للصلاة)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن منبر کے قریب بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص لوگوں کی گردن کو پھلانگتا ہوا آیا اور رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیٹھ جا، تو نے تکلیف دی اور تاخیر کی۔

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے جانا منع ہے، بلکہ پیچھے جہاں جگہ مل جائے بیٹھ جائیں۔ یاد رکھیں کہ نمازِ جمعہ کے لئے خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد پہنچنے پر جمعہ کی فضیلت سے محرومی رہتی ہے۔ صفحہ ۵۵ پر تفصیل مذکور ہے۔

<u>جمعہ چھوڑنے پر وعیدیں:</u>

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَــالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَن آمُرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أُحَــرِّقُ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ (رواه مسلم– باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد في التخلف عنها).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جمعہ نہ پڑھنے والوں کے بارے میں فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر جمعہ نہ پڑھنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلا ڈالوں۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما وأَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه حَدَّثَاه سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ عَلَى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِــهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللهُ عَلَى قُلُوبِهِــمْ ثُــمَّ لَيَكُونُــنَّ مِنَ الْغَافِــلِيْنَ (رواه مسلم – باب التغليظ في ترك الجمعة).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منبر کی سیڑھیوں پر فرما رہے تھے: خبردار! لوگ جمعہ چھوڑنے سے رک جائیں یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا، پھر یہ لوگ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

* عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُناً بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلَى قَلْبِهِ (رواه النسائي - باب التشديد في التخلف عَن الجمعة / ورواه أيضاً احمد أبو داؤد وابن ماجة والترمذي).

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے تین جمعہ غفلت کی وجہ سے چھوڑ دئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادے گا۔

سنن جمعہ:

(۱۲۴ اور ۱۲۵) صفحہ پر مذکور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز سے قبل بابرکت گھڑیوں میں جتنی زیادہ سے زیادہ نماز پڑھ سکیں، پڑھیں۔ کم از کم خطبہ شروع ہونے سے پہلے چار رکعتیں تو پڑھ ہی لیں جیسا کہ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ صفحہ ۱۳۱) میں مذکور ہے: حضرت ابراہیم ؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام نمازِ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (نماز پیمبر صفحہ ۲۷۹)۔

نمازِ جمعہ کے بعد دو رکعتیں یا چار رکعتیں یا چھ رکعتیں پڑھیں، یہ تینوں عمل نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے ثابت ہیں۔ بہتر یہ ہے کے چھ رکعت پڑھ لیں تا کہ تمام احادیث پر عمل ہو جائے اور چھ رکعتوں کا ثواب بھی مل جائے۔

* عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ (رواه مسلم - باب الصلاة بعد الجمعة).

حضرت سالمؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعاً (رواه مسلم – باب الصلاة بعد الجمعة).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سے کوئی جمعہ پڑھ لے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

* عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَيَنْمَازُ عَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ قَلِيلاً غَيْرَ كَثِيرٍ، قَالَ: فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي أَنْفَسَ مِن ذلكَ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ رَأَيْتَ بْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما وَيَصْنَعُ ذلِكَ؟ قَالَ مِرَاراً (رواه أبو داؤد – باب الصلاة بعد الجمعة).

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے بعد نماز پڑھتے دیکھا کہ جس مصلّی پر آپ نے جمعہ پڑھا اس سے تھوڑا سا ہٹ جاتے تھے۔ پھر دو رکعتیں پڑھتے، پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کتنی مرتبہ ایسا کرتے دیکھا؟ انھوں نے فرمایا کہ بہت مرتبہ۔

اسی لئے علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھنی چاہئیں، اور حضراتِ صحابہ کرام سے چھ رکعات بھی منقول ہیں۔ (مختصر فتاوی ابن تیمیہ، صفحہ ۷۹)۔ (نماز پیمبر صفحہ ۲۸۱)۔

نمازِ تراویح

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (رواه البخاري – باب فضل من قام رمضان / ومسلم – باب الترغيب في قيام رمضان وهو التراويح).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو (یعنی رات کو نمازیں پڑھے) اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

* عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (رواه النسائي – باب ذكر اختلاف يحيى بن أبي كثير / وابن ماجة –، باب ما جاء في قيام شهر رمضان).

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور (رات میں) قیام کا طریقہ میں نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے۔ جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں کو قیام کیا، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہوگیا جیسے اس دن جب پیدا ہوا تھا۔

<u>شبِ قدر:</u>

* إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ. وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ. تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّن

كُلِّ أَمْرٍ. سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ. (سورة القدر)

بیشک ہم نے قرآنِ پاک کو شبِ قدر میں اُتارا ہے۔ (یعنی قرآنِ پاک لوحِ محفوظ سے سماءِ دنیا پر شبِ قدر میں اترا ہے) آپ کو کچھ معلوم بھی ہے کہ شبِ قدر کیسی بڑی چیز ہے۔ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (یعنی ہزار مہینوں تک عبادت کرنے کا جس قدر ثواب ہے اس سے زیادہ شبِ قدر میں عبادت کرنے کا ثواب ہے) اس رات میں فرشتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امرِ خیر کو لیکر زمین کی طرف اترتے ہیں۔ یہ رات سراپا سلام ہے، اور فجر کے طلوع ہونے تک (ان ہی برکات کے ساتھ) رہتی ہے۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَاناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهِ (رواه البخاري – باب من صام رمضان إيماناً واحتسابا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شبِ قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کے لئے) کھڑا ہو (یعنی رات کو نمازیں پڑھے) اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (رواه البخاري – باب تحري ليلة القدر في الوتر من العشر الأواخر).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَجْتَهِدُ فِي

رَمَضَانَ مَا لا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ ، وَفِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْهُ مَا لايَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ (رواه مسلم - باب الاجتهاد في العشر الأواخر من شهر رمضان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں اتنی عبادت کرتے تھے جتنی دوسرے مہینوں میں نہیں کرتے تھے۔ اور رمضان کے آخری عشرہ میں رمضان کے دوسرے عشروں کے مقابلے میں زیادہ عبادت کیا کرتے تھے۔

نمازِ عیدین (صلاۃ العیدین)

دونوں عیدوں میں طلوعِ آفتاب کے کچھ بعد اور زوال سے پہلے بغیر اذان واقامت کے زائد تکبیروں کے ساتھ دو رکعت نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے، اور اسکے بعد امام دو خطبے دیتا ہے، جس کا سننا ضروری ہے۔

* عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيهِمَا فَقَالَ: مَا هذَانِ الْيَوْمَانِ ؟ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْراً مِنْهُمَا يَوْمَ الأَضْحى وَيَوْمَ الْفِطْرِ (رواه أبو داود - باب صلاة العيدين).

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے (تو دیکھا کہ) اہل مدینہ نے دو دن کھیل تماشے کے لئے خاص کرر کھے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ دونوں کی حقیقت کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ زمانۂ جاہلیت سے ہم نے اِن دِنوں کو کھیل تماشے کے لئے مختص کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان دِنوں کے بجائے دو بہتر دن عطا فرمائے ہیں: عید الاضحیٰ اور عید الفطر۔

نمازِ حاجت (صلاۃ الحاجۃ)

زندگی میں اگر کوئی مشکل یا پریشانی سامنے آئے تو ہر ایمان والے کو چاہئے کو وہ اس پر صبر کرے اور اللہ کی ذاتِ عالی کی طرف رجوع کرے۔ اسی سے مدد چاہے اور اسی سے سوال کرے کیونکہ صرف وہی مشکل کشا، حاجت روا اور بگڑی بنانے والا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے اپنی دنیاوی اور اخروی ضرورت کو مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نمازِ اطمینان، سکون اور خشوع وخضوع سے پڑھکر خوب عاجزی وزاری کے ساتھ اللہ جل شانہ سے دعا کرے۔

* عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ كَانَتْ لَـهُ حَاجَـةٌ إِلَى اللهِ أَوْ إِلَى أَحَـدٍ من بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُـثْنِ عَلَى اللهِ تَعَالَى وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ثُمَّ لِيَـقُـلْ:

لا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ. سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. أَسْئَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لا تَدَعْ لِي ذَنْباً إلا غَفَرْتَهُ وَلا هَمًّا إلا فَرَّجْتَهُ وَلا حَاجَـةً هِيَ لَكَ رِضاً إلا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَـمَ الرَّاحِمِينَ

(رواه الترمذي – ما جاء في صلاة الحاجة ، وابن ماجة – ما جاء في صلاة الحاجة)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے کوئی حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز ادا کرے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے، رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجے

اور یہ دعا پڑھے (ترجمہ): اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بردبار اور نہایت کرم کرنے والا ہے، (ہر عیب سے) پاک اور عرشِ عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ (یا اللہ!) میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب اور تیری بخشش کے وسائل، نیز ہر نیکی سے حصہ پانے اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ یا ارحم الراحمین! میرے تمام گناہ معاف فرمادیجئے، میری ساری پریشانیاں دور کردیجئے، اور میری تمام ضرورتیں جو تیری پسندیدہ ہوں پوری فرمادیجئے۔

* عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يُتِمُّهُمَا أَعْطَاهُ اللهُ مَا سَأَلَ مُعَجَّلاً أَوْ مُؤَجَّلاً (رواه أحمد في مسنده – ج 6 / صفحة 442).

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر خشوع وخضوع سے دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے سوال کو پورا کرے گا، جلد یا دیر سے۔ (جیسے چاہے)۔

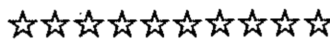
نمازِ تسبیح (صلاة التسبیح)

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لِعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِب: يَا عَبَّاس يَا عَمَّاه! ألا أعْطِيكَ ، ألا أمْنَحُكَ ، ألا أحْبُوكَ ، ألا أفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا فَعَلْتَ ذلكَ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ أوَّلَهُ وَآخِرَه ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَه ، خَطَأَهُ وَعَمَدَه ، صَغِيْرَهُ وكَبِيْرَهُ ، سِرَّهُ وَعَلانِيَتَهُ ، عَشْرَ خِصَالٍ: أنْ تُصَلِّي أرْبَعَ رَكْعَاتٍ تَقْرَأ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً ، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَةِ فِي أوَّلِ رَكْعَةٍ وَأنْتَ قَائِمٌ قُلْتَ: **سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ للهِ وَلا إلهَ إلا اللهُ وَاللهُ أكْبَرُ** ، خَمْسَةَ عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَأنْتَ رَاكِعٌ عَشْراً ، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْراً ، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِداً فَتَقُولُهَا وَأنْتَ سَاجِدٌ عَشْراً ثُمَّ تَرْفَعُ رَأسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْراً ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْراً ثُمَّ تَرْفَعُ رَأسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْراً، فَذلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. تَفْعَلُ ذلِكَ فِي أرْبَعِ رَكْعَاتٍ. إنِ اسْتَطَعْتَ أنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً. (رواه الترمذي – باب ما جاء في صلاة التسبيح / وابن ماجة – باب ما جاء في صلاة التسبيح / وأبو داود – باب صلاة التسبيح).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے چچا عباس! کیا میں تمہیں ایک تحفہ، ایک انعام اور ایک بھلائی یعنی ایسی دس خصلتیں نہ بتاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ پہلے اور بعد کے، نئے اور پرانے، دانستہ اور نادانستہ، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب معاف فرماوے۔ وہ دس خصلتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز ادا کریں، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورہ پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ للّٰہِ وَلاإله إلا اللّٰہ وَاللّٰہ اَکْبَر) پھر رکوع کریں، (سُبْحَانَ رَبِّی الْعَظِیم) کہنے کے بعد رکوع ہی میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور (قومہ کے کلمات ادا کرنے کے بعد پھر) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس کے بعد سجدہ کریں (سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّی الْاَعْلٰی کہنے کے بعد) دس مرتبہ پھر وہی تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ سے اٹھکر دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں۔ دوسرے سجدہ میں جاکر (سُبْحَانَ رَبِّی الْاَعْلٰی کہنے کے بعد) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ اس طرح ایک رکعت میں تسبیحات کی کل تعداد پچھتر (۷۵) ہوگی۔ چاروں رکعتوں میں آپ یہی عمل دہرائیں۔

(اے میرے چچا!) اگر آپ ہر روز ایک مرتبہ نمازِ تسبیح پڑھ سکتے ہیں تو پڑھیں۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکیں تو جمعہ میں ایک بار پڑھیں۔ اگر ہفتہ میں بھی نہ پڑھ سکیں تو پھر ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ اگر مہینے میں بھی نہ پڑھ سکیں تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ اگر سال میں بھی ایک بار نہ پڑھ سکیں تو ساری زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔



نمازِ استخارہ (صلاة الاستخارة)

جب بھی کوئی اہم کام درپیش ہو تو رات کو سونے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھکر دعائے استخارہ پڑھیں، اورسو جائیں۔ انشاءاللہ اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کے سلسلہ میں خواب میں کچھ اشارہ ہوجائیگا یا پھر طبیعت کا میلان ورجحان کسی ایک طرف ہوجائے گا۔ بس وہی کام کریں، انشاءاللہ اسی میں خیر و بھلائی ہوگی۔ مگر پہلے ہی دن بات واضح ہوجائے، یہ یقینی نہیں، بلکہ کئی مرتبہ ایسا کرنا پڑسکتا ہے۔

* عَن جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ يُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَةَ فِي الأمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرآنِ يَقُولُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالأمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اللَّهُمَّ أَنِّي اسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ. (رواه البخاري – باب الدعاء عند الاستخارة / ورواه الترمذي وابن ماجة والنسائي وأبو داود)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں کے لئے اس

طرح استخارہ کرنا سکھاتے جس طرح قرآنِ پاک کی کوئی سورہ سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے: جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل ادا کرے پھر یہ دعا مانگے:

(ترجمہ) یااللہ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں، تیری قدرت کی برکت سے (اپنا کام کرنے کی) طاقت مانگتا ہوں، تجھ سے تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں، یقیناً تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی غیب کو جاننے والا ہے۔

یااللہ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ کام (   ) میرے حق میں دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا جلد یا دیر میں میرے حق میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنادے، اس کا حصول میرے لئے آسان فرمادے، اور اسے میرے لئے بابرکت بنادے۔ اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لئے دینی اور دنیاوی معاملات کے لحاظ سے اور انجام کے لحاظ سے نقصان دہ ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا جلد یا دیر میں میرے لئے نقصان دہ ہے تو اسے مجھ سے دور کردے اور میری سوچ اس طرف سے پھیردے اور جہاں کہیں سے ممکن ہو بھلائی میرا مقدر بنادے اور مجھے اس پر مطمئن کردے۔

(دورانِ دعا ھـــذا الامـــر کی جگہ اپنے کام کا ذکر کریں یا دل میں اس کا خیال کریں)۔



نمازِ توبہ (صلاۃ التوبۃ)

ہر انسان غلطی کرسکتا ہے مگر مسلمان کی شان یہ ہے کہ اگر اس سے کوئی گناہ صادر ہوجائے تو اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ اپنے کیے ہوئے گناہ پر نادم ہوکر آئندہ سیدھے راستے پر چلنے کا عہد کرے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ کر گناہوں سے پاک وصاف ہوجائے.

توبہ واستغفار کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھکر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا مانگی جائے۔

* عَن أبِي بَكْرٍ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنباً فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ إلا غَفَرَ اللهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ هذِهِ الآيَةَ: **وَالَّذِيْنَ إذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ**

(رواه أبو داود – باب في الاستغفار).

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے کوئی گناہ ہوجائے، پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اٹھکر دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیتے ہیں۔
اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

(ترجمہ) اور وہ بندے (جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گناہ ہوجاتا ہے یا کوئی برا کام کرکے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آجاتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں اور بات بھی یہ ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کرسکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اڑتے نہیں، اور وہ یقین رکھتے ہیں (کہ توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں)۔

نمازِ استسقاء (صلاة الاستسقاء)

استسقاء کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے بارش مانگنا۔ اگر کبھی بارش نہ ہو اور بارش کی ضرورت ہو تو نہایت عاجزی اور مسکینی کی حالت میں شہر سے باہر نکل کر دو رکعت نمازِ استسقاء اذان و اقامت کے بغیر باجماعت ادا کریں، نماز کے بعد گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں۔ اور نیک فال کے طور پر اپنی اوڑھنے والی چادر کا رخ بدل لیں یعنی دائیں جانب کو بائیں اور بائیں جانب کو دائیں طرف کر لیں کہ اے اللہ تعالیٰ تو اپنے رحمت والے بادلوں کا رخ ہماری طرف کر دے۔

* عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَائَه وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ (رواه مسلم – باب صلاة الاستسقاء).

حضرت عباد اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مصلّٰی (عیدگاہ) کی طرف تشریف لائے اور بارش کی دعا مانگی، قبلہ رخ ہوئے اپنی چادر کا رخ بدلا اور دو رکعت نماز پڑھی۔

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْماً يَسْتَسْقِي وَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلا أَذَانٍ وَلا إِقَامَةٍ ، ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعاً يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَّبَ رِدَائَهُ فَجَعَلَ الأَيْمَنَ عَلَى الأَيْسَرِ وَالأَيْسَرَ عَلَى الأَيْمَنِ (رواه ابن ماجة – صلاة الاستسقاء).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ استسقاء کے لئے نکلے اور اذان و اقامت کے بغیر دو رکعت نماز باجماعت پڑھائی۔ پھر ہمیں نصیحت کی اور دعا کی۔ پھر قبلہ رو ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی، اور اپنی چادر کا رخ بدلا یعنی دائیں طرف کو بائیں کندھے پر اور بائیں جانب کو دائیں کندھے پر کیا۔

سورج وچاند گرہن کی نماز (صلاة الخسوف والكسوف)

جب بھی سورج یا چاند گرہن ہوجائے تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ خالق کائنات کی طرف متوجہ ہوں، دو رکعت نماز اذان واقامت کے بغیر باجماعت ادا کریں، اور اللہ تعالیٰ سے خوب دعائیں مانگیں۔ (دو رکعت سے زیادہ چار یا آٹھ رکعت بھی ادا کرسکتے ہیں)۔

اس نمازِ میں قراءت، رکوع اور سجدہ وغیرہ کو اتنا لمبا کرنا چاہیئے کہ نماز پڑھتے پڑھتے ہی گرہن ختم ہوجائے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح ثابت ہے۔

* عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه قَالَ : خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَخَرَجَ صلى الله عليه وسلم يَجُرُّ رِدَائَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلَّى بِهِ رَكْعَتَيْنِ، فَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ صلى الله عليه وسلم: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَإِنَّهُمَا لايَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ بِكُمْ. وذٰلِكَ أَنَّ ابْناً لِلنَّبِيِّ مَاتَ يُقَالُ لَه إِبْرَاهِيْمُ رضي الله عنه فَقَالَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ (رواه البخاري – باب الصلاة في كسوف القمر).

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا۔ آپ ﷺ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے (تیزی سے) مسجد پہنچے۔ صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہوگئے۔ آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اور گرہن بھی ختم ہوگیا۔ اسکے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت کی وجہ سے یہ گرہن نہیں ہوتے (بلکہ زمین اور آسمان کی دوسری مخلوقات کی طرح ان پر بھی اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے اور ان کی روشنی وتاریکی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) اسلئے جب سورج اور چاند گرہن ہو تو اس وقت تک نماز اور دعا میں مشغول رہو جب تک ان کا گرہن ختم نہ

ہوجائے۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات (اسی دن) ہوئی تھی اور بعض لوگ یہ کہنے لگے تھے کہ گرہن ان کی موت کی وجہ سے ہوا ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنه قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم .... فَقَالَ صلى الله عليه وسلم (بَعْدَ الصَّلَاةِ): إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ آيَاتِ اللهِ وَإِنَّهُمَا لَايَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَكَبِّرُوا وَادْعُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا ......

(رواه مسلم – باب صلاة الكسوف).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا............نماز سے فارغ ہوکر آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں۔ یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے سے گرہن نہیں ہوتے۔ اے لوگو! جب تم کو یہ موقعہ پیش آئے تو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوجاؤ، دعا مانگو، تکبیر وتہلیل کرو، نماز پڑھو اور صدقہ وخیرات ادا کرو۔

نماز جنازہ

* عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَاناً واحتِسَاباً ، وكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ، ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ ، فَإِنَّه يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ (رواه البخاري – باب اتباع الجنازة من الإيمان).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے ساتھ چلا یہاں تک کہ اسکی نماز جنازہ پڑھی اور اسکو دفن کرنے میں بھی شریک رہا تو وہ دو قیراط اجر (ثواب) لیکر لوٹتا ہے اور ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص نماز جنازہ میں شریک ہوا مگر تدفین سے پہلے ہی واپس آگیا تو وہ ایک قیراط اجر (ثواب) کے ساتھ لوٹتا ہے۔

* عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلا شُفِّعُوا فِيْهِ (رواه مسلم – باب من صلى عليه مائة شفعوا فيه).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی میت کے جنازہ میں ۱۰۰ مسلمان شریک ہوکر اس میت کے لئے شفاعت کریں (یعنی نمازِ جنازہ پڑھیں) تو ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

* عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ ، فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ

أَرْبَعُونَ رَجُلاً لا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئاً إلا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ (رواه مسلم – باب من صلى عليه اربعون شفعوا فيه).

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اگر کسی مسلمان کے انتقال پر ایسے چالیس آدمی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے ہیں، اس کی نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت (دعا) کو اس میت کے حق میں قبول فرماتے ہیں۔

* عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَسْلَمَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيْتاً فَكَتَمَ عَلَيْهِ، غَفَرَ اللهُ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً ، وَمَنْ كَفَّنَ مَيْتاً كَسَاهُ اللهُ مِنْ سُنْدُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْراً فَأَجَنَّهُ فِيْهِ أَجْرَى اللهُ لَه مِنَ الأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكَنٍ أَسْكَنَه إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رواه الحاكم وقال صحيح على شرط مسلم (الترغيب والترهيب – الترهيب في حفر القبور وتغسيل الموتى وتكفينهم).

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی میت کو غسل دیا اور اسکے عیوب کی پردہ پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت فرمائیں گے۔ اور جس شخص نے کسی میت کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں باریک اور دبیز ریشم کا لباس پہنائیں گے۔ اور جس نے میت کے لئے قبر تیار کی اور اسے دفنایا تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کو رہائش دینے کے برابر قیامت تک صدقہ جاریہ کا ثواب دیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اوقاتِ مکروہہ

نماز کے مکروہ اوقات پانچ ہیں: ان میں سے تین ایسے ہیں جن میں فرض اور نفل دونوں نمازیں مکروہ تحریمی ہیں۔ وہ تین اوقات یہ ہیں:

۱) سورج کے طلوع ہونے کے وقت۔

۲) زوالِ آفتاب کے وقت۔

۳) سورج کے غروب ہونے کے وقت۔

﴿وضاحت﴾ اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ سورج کے غروب ہونے کا وقت قریب آ گیا تو کراہت کے ساتھ اس دن کی عصر کی نماز سورج کے ڈوبنے کے وقت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔

ان اوقات کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں کہ جن میں صرف نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ فوت شدہ فرض نماز کی قضا پڑھ سکتے ہیں۔

۱) نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک ہر طرح کی نفل نماز مکروہ ہے۔

۲) عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک ہر نفل نماز مکروہ ہے۔

☆ حضرت عمرو سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ مجھے ایسی چیز بتلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائی ہو اور مجھے معلوم نہ ہو، خاص طور پر نماز کے متعلق بتلایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نماز پڑھ کر کوئی اور نماز پڑھنے سے رُکے رہو تا آنکہ آفتاب طلوع ہو کر بلند ہو جائے، کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار اسے سجدہ کرتے ہیں۔ جب سورج کچھ بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھو کیونکہ ہر نماز بارگاہِ الٰہی میں پیش کی جاتی ہے، البتہ جب نیزہ بے

سایہ ہو جائے (زوال کے وقت) تو نماز نہ پڑھو، کیونکہ یہ جہنم کو دہکانے کا وقت ہے اور جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو پھر نماز پڑھو، کیونکہ نماز اللہ کے حضور پیش کی جاتی ہے۔ جب عصر کی نماز پڑھ چکو تو پھر دوسری نماز سے رک جاؤ تا آنکہ سورج غروب ہو جائے، کیونکہ سورج شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ (مسلم ۔ الاوقات التی نہی عن الصلاۃ فیھا)

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: صبح کی نماز کے بعد آفتاب کے بلند ہونے تک اور کوئی نماز نہیں ہے اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک اور کوئی نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ (بخاری ۔ لایتحری الصلاۃ قبل الغروب)۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کی سزا

۔ حضرت ابوجہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازی کے سامنے سے گزرنے والا اگر جان لے کہ اس پر کتنی بڑی سزا ہے تو وہ اس کے سامنے سے گزرنے کی بجائے چالیس تک ٹھہرا رہتا، تو یہ بہتر تھا۔ (موطا مالك، باب التشديد فی ان یمر احد بین یدی المصلی)

ابوالنضرؒ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں، آپ کی مراد چالیس دن تھی یا چالیس مہینہ یا چالیس سال۔

۔ حضرت کعب احبارؒ فرماتے ہیں کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس پر کتنی سخت سزا ہے تو اس کے بدلے اگر وہ زمین میں دھنس جائے تو اس کے سامنے سے گزرنے سے یہ بہتر ہے۔ (موطا مالك، باب التشديد فی ان یمر احد بین یدی المصلی)

بعض شبہات کا ازالہ

۱) نماز کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا:

بعض حضرات جو نماز نہیں پڑھتے، سمجھانے پر کہتے ہیں کہ جمعہ سے یا رمضان سے یا سال کی ابتداء سے نماز کا اہتمام کریں گے۔ حالانکہ کسی کو نہیں معلوم کہ کس وقت اِس دارِ فانی (دنیا) کو الوداع کہنا پڑے۔ اگر ایسے وقت میں ملک الموت (موت کا فرشتہ) ہماری روح نکالنے آیا کہ ہمارا مولا ہم سے نمازوں کا اہتمام نہ کرنے کی وجہ سے ناراض ہے تو پھر ہمارے لئے انتہائی خسارہ اور نقصان ہے۔ اور موت کب آجائے، سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کوئی (بھی) نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا، نہ کسی کو یہ معلوم کہ کس زمین میں مرے گا (سورہ لقمان، آیت نمبر ۳۴)۔ اور ہر گروہ کے لئے ایک میعاد معین ہے سو جس وقت ان کی میعادِ معین آجائیگی، اس وقت ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے (سورہ الاعراف، آیت نمبر ۳۴)۔

لہذا ان حضرات سے التجا ہے کہ کسی دن یا کسی وقت پر اپنے ارادہ کو معلق نہ کریں بلکہ سچے دل سے توبہ کر کے آج سے بلکہ ابھی سے نمازوں کا خاص اہتمام فرمائیں کیونکہ نماز' دینِ اسلام کا عظیم رکن ہے، (ایمان کے بعد) اس کی فرضیت سب سے پہلے ہوئی اور قیامت کے دن سب سے پہلے اسی نماز کا حساب لیا جائیگا۔

یاد رکھیں کہ جو شخص نماز میں کوتاہی کرتا ہے، وہ یقیناً دین کے دوسرے کاموں میں بھی سستی کرنے والا ہوگا۔ اور جس نے وقت پر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کا اہتمام کرلیا، وہ یقیناً پورے دین کی حفاظت کرنے والا ہوگا جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنوں کو حکم جاری فرمایا تھا کہ میرے نزدیک تمہارے امور میں سب سے زیادہ اہمیت

نماز کی ہے، جس نے نماز کی پابندی کر کے اسکی حفاظت کی، اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے دیگر ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔

۲) نماز پر دنیاوی ضرورتوں کو ترجیح دینا:

بعض حضرات سے جب نماز کے اہتمام کرنے کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ والدین کی خدمت، بچوں کی تربیت اور ان کی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کوشش کرنا بھی تو ضروری ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ یہ امور بھی ضروری ہیں مگر ان اعمال کے لئے نماز کو ترک کرنا یا نماز کی اہمیت کو کم سمجھنا کونسی عقلمندی ہے؟ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام نہ صرف فرض نماز کی پابندی فرماتے بلکہ سنن ونوافل کا بھی خاص اہتمام فرماتے اور اپنے گھر والوں کے حقوق کما حقہ ادا کرتے۔ اور انھیں حضرات کی زندگیاں ہمارے لئے نمونہ ہیں۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ہم سے باتیں کرتے تھے اور ہم حضور سے باتیں کرتے تھے لیکن جب نماز کا وقت آجاتا تو آپ ﷺ ایسے ہوجاتے گویا ہم کو پہچانتے ہی نہیں اور ہمہ تن اللہ کی طرف مشغول ہوجاتے۔ (فضائل نماز)

☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اللہ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ اس کے بعد کونسا عمل اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کی فرمانبرداری ....(بخاری ومسلم)

یاد رکھیں کہ نماز میں کوتاہی کر کے گھر والوں کی دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنا دین نہیں بلکہ دین اسلام کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں (سورہ المنافقون آیت ۹)۔ لہذا دنیاوی ضرورتوں کو نماز پر فوقیت نہ دیں بلکہ نمازوں کو وقتوں پر ادا کریں۔

۳) بیماری میں نمازوں میں کوتاہی کرنا:

بعض حضرات بیماری میں نماز کو بالکلیہ ترک کردیتے ہیں حتی کہ نماز پڑھنے والا طبقہ بھی نماز کا اہتمام نہیں کرتا حالانکہ صحت وتندرستی کی طرح بیماری کی حالت میں بھی نماز کو ان کے اوقات میں پڑھنا ضروری ہے، البتہ شریعتِ اسلامیہ نے اتنی اجازت دی ہے کہ شدید بیماری کی وجہ سے مسجد جانا مشکل ہے تو گھر میں ہی نماز ادا کرلیں، کھڑے ہوکر نماز نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھکر نماز پڑھیں۔ بیٹھ کر بھی نماز پڑھنا مشکل ہے تو لیٹ کر حتی کہ اشارہ سے بھی نماز پڑھ سکتے ہیں تو اس کو ضرور ادا کریں۔

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بواسیر کا مریض تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہوکر نماز پڑھ سکو تو کھڑے ہوکر پڑھو، بیٹھکر پڑھ سکو تو بیٹھ کر پڑھو، لیٹ کر پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو (بخاری، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)۔

☆ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سخت بیماری کی حالت میں بھی جماعت سے نماز ادا کرنے کا اہتمام فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم تو اپنا حال یہ دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہوتا وہ تو جماعت سے رہ جاتا یا کوئی سخت بیمار، ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے گھسٹتا ہوا مسجد جاسکتا تھا وہ بھی صف میں کھڑا کردیا جاتا تھا۔

لہذا صحت ہو یا بیماری، خوشی ہو یا غم، تکلیف ہو یا راحت، سردی ہو یا گرمی سب برداشت کرکے نمازوں کا اہتمام کریں۔

۴) سفر میں نماز ادا نہ کرنا:

سفر میں بھی نماز کا اہتمام کرنا ضروری ہے، مگر شرم یا لاپرواہی کی وجہ سے نماز پڑھنے والے بھی سفر میں نماز کا اہتمام نہیں کرتے حالانکہ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سفر میں حتی کہ

دشمنوں سے جنگ کے عین موقع پر بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا فرماتے۔

لہذا سفر میں بھی نماز کی پابندی کریں، پانی مہیا نہیں تو تیمم کرکے نماز ادا کریں، قبلہ کا رخ معلوم نہیں اور کوئی شخص بتانے والا بھی نہیں تو غور وفکر کے بعد قبلہ کا تعین کرکے اسی طرف نماز پڑھیں، کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی گنجائش نہیں تو بیٹھکر ہی ادا کریں۔

﴿وضاحت﴾ اگر آپ کا سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے تو شہر کی حدود سے باہر جاتے ہی آپ شرعی مسافر ہو جائیں گے، اور ظہر، عصر اور عشاء کے وقت' بجائے چار رکعت کے دو دو رکعت فرض پڑھیں۔ البتہ اگر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز با جماعت ادا کریں تو پوری نماز ہی پڑھیں۔ ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو چار رکعت کے بجائے دو ہی رکعت ادا کریں۔ سنتوں اور نفل کا حکم یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پوری پڑھیں اور اگر جلدی ہو، یا تھکن ہے یا کوئی اور دشواری ہے تو بالکل نہ پڑھیں کوئی گناہ نہیں، البتہ وتر اور فجر کی سنتیں نہ چھوڑیں۔

۹) معمولی عذر کی وجہ سے جماعت کا ترک کرنا:

بعض حضرات یہ سمجھ کر کہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا صرف سنتِ مؤکدہ ہے، معمولی عذر کی وجہ سے فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا نہیں کرتے بلکہ دوکان یا گھر میں اکیلے ہی پڑھ لیتے ہیں، حالانکہ علماء کرام نے فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو جو سنتِ مؤکدہ کہا ہے اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ معمولی معمولی عذر کی وجہ سے فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں کوتاہی کی جائے، کیونکہ فرض نماز کی مشروعیت تو جماعت ہی کے ساتھ ادا کرنا ہے، صرف شرعی عذر کی وجہ سے جماعت کی نماز کا ترک کرنا جائز ہے۔ معمولی عذر کی وجہ سے جماعت کی نماز کا ترک کرنا گناہِ کبیرہ ہے جیسا کہ صفحہ (۴۱) سے صفحہ (۴۷) تک قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا۔

☆☆☆☆☆

چند ہدایات

۱) والدین حضرات کے لئے:

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ذات سے نمازوں کا اہتمام کر کے اپنی اولاد کی بھی نمازوں کی نگرانی کرے۔ جس طرح اولاد کی دنیاوی تعلیم اور ان کی دیگر ضرورتوں کو پورا کرنے کی دن رات فکر کی جاتی ہے اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ ان کی آخرت کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ کس طرح جہنم کی آگ سے بچکر ہمیشہ ہمیشہ کی جنت میں داخل ہونے والے بن جائیں۔ ایمان والوں کی اِس ذمہ داری کو قرآن وحدیث میں جگہ جگہ ذکر کیا گیا ہے، بعض آیات اور احادیث یہاں ذکر کی جارہی ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنھیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں (سورہ التحریم آیت ۶)۔

☆ (اے محمد!) اپنے گھر کے لوگوں پر نماز کی تاکید رکھ اور خود بھی اس پر جما رہ (سورہ طہٰ، آیت ۱۳۲)۔ اس خطاب میں ساری امت نبی اکرم ﷺ کے تابع ہے، یعنی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی نماز کی پابندی کرے اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز کی تاکید کرتا رہے۔

☆ (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا) اے میرے پالنے والے! مجھے نماز کا پابند رکھ اور میری اولاد میں سے بھی (مجھے اور میری اولاد کو نماز کا پابند بنادے) (سورہ ابراہیم، آیت ۴۰) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ساتھ اپنی اولاد کے لئے بھی نماز کی پابندی کرنے کی دعا مانگی،

جس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی نماز کی فکر کرنی چاہئے۔

☆ (حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت) اے میرے پیارے بیٹے! تو نماز قائم رکھنا۔ (سورہ لقمان، آیت ۱۷)۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم سب ذمہ دار ہو اور تم سب سے تمہارے ماتحت لوگوں کے سلسلہ میں باز پرس ہوگی..........مرد اپنے اہل وعیال کا ذمہ دار ہے۔اس سے اس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں باز پرس ہوگی....................(بخاری و مسلم)۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم کرو۔ دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر انہیں مارو۔ (ابوداؤد)۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھا۔ شام میں حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے دریافت کیا کہ لڑکے نے نماز پڑھ لی، تو لوگوں نے کہا ہاں۔ (ابوداؤد)۔ غرض نبی اکرم ﷺ بچوں کی بھی نماز کی نگرانی فرمایا کرتے تھے۔

۲) سرمایہ کاروں کے لئے:

جن حضرات کے ماتحت لوگ کام کرتے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ذات سے نماز کا اہتمام کرکے اپنے ملازمین کی بھی نماز کی فکر کریں، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شخص سے اسکے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا۔

سرمایہ کار نماز کا اہتمام کرنے والے ملازمین کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں اور انھیں نماز پڑھنے کی مکمل سہولت دیں۔اور نماز میں کوتاہی کرنے والوں کو سمجھاتے رہیں تاکہ وہ بھی

نمازوں کی پابندی کر کے دونوں جہاں کی کامیابی حاصل کرنے والے بن جائیں۔

۳) کھیلنے والوں کے لئے:

کھیلنا صحت کے لئے مفید ہے جس کی شریعت نے بھی اجازت دی ہے مگر کھیلنے والوں سے درخواست ہے کہ وہ اذان کے وقت یا اس سے کچھ قبل کھیل بند کر دیں تاکہ وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر نماز جماعت کے ساتھ ادا کر سکیں۔ (بعض کھیل مطلقاً ناجائز ہیں، علماء سے رجوع کریں)

شریعتِ اسلامیہ نے ایسے کھیل کی بالکل اجازت نہیں دی ہے جو نماز کے ضائع ہونے حتی کہ جماعت کی نماز کے فوت ہونے کا بھی سبب بنے۔ بلکہ ایسا کھیل تو آخرت میں دردناک عذاب کا سبب بنے گا، (اگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے معاف نہیں فرمایا)۔

٤) خواتین کے لئے:

بعض خواتین، گھر کے مشاغل کی وجہ سے نماز کو مستحب وقت پر ادا کرنے میں کوتاہی کرتی ہیں۔ حالانکہ اگر تھوڑی سی بھی فکر کرلیں تو نماز کو مستحب وقت پر ادا کرنا آسان ہوگا۔

اللہ کو سب سے زیادہ محبوب عمل نماز کو وقت پر ادا کرنا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں صفحہ (۱۹) پر گزرا۔ نیز نماز کو شرعی عذر کے بغیر وقت پر ادا نہ کرنا نماز کو ضائع کرنا ہے جیسا کہ صفحہ (۹۲) پر ذکر کیا گیا۔

لہذا معمولی عذر کی وجہ سے نماز کو ادا کرنے میں تاخیر نہ کریں بلکہ اذان کے بعد فوراً گھر میں نماز پڑھ لیں۔

دوسری کوتاہی جو خواتین میں عموماً پائی جاتی ہے وہ نمازوں کو اطمینان، سکون اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا نہ کرنا ہے، حالانکہ اصل نماز خشوع وخضوع والی نماز ہے جیسا کہ صفحہ (۶۳) سے صفحہ (۷۳) تک تفصیل سے لکھا گیا۔ لہذا نماز کو وقت پر اطمینان وسکون اور خشوع خضوع کے ساتھ ادا کریں، نیز جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اسکو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں۔

○ تمام مسلمانوں کے لئے:

ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی ذات سے نمازوں کا اہتمام کر کے اس بات کی کوشش اور فکر کرے کہ امتِ مسلمہ کا ہر ہر فرد نماز کی پابندی کرنے والا بن جائے۔ نیز خود بھی اللہ کے حکموں کو نبی اکرم ﷺ کے طریقہ پر بجالائے اور دوسروں کو بھی اچھائیوں کا حکم کرتا رہے اور ان کو برائیوں سے روکنے کی کوشش کرتا رہے۔

اگر امت مسلمہ کا بڑا طبقہ واقعی نماز کا اہتمام کرنے والا بن جائے تو قرآنِ کریم کا اعلان ہے کہ معاشرے میں برائیاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔ ﴿(نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے﴾ سورہ العنکبوت، آیت ۴۵۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار بیان کیا ہے جن میں سے چند آیات کا ذکر یہاں کیا جارہا ہے:

☆ سورہ توبہ کی آیت نمبر ۷۱ میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہیں، ان کے چار اوصاف ہیں:

(۱) اچھائیوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں (۲) نماز قائم کرتے ہیں (۳) زکاۃ ادا کرتے ہیں (۴) اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یعنی جس طرح ہر مؤمن پر اللہ اور اسکے رسول کے اطاعت کرنا، نماز قائم کرنا اور زکاۃ ادا کرنا (اگر مال پر زکاۃ فرض ہے) ضروری ہے اسی طرح اچھائیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے روکنا ہر ایمان والے کے لئے ضروری ہے، اگرچہ ہر شخص حسبِ استطاعت ہی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا مکلف ہے۔

☆ سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۱۲ میں اللہ تعالیٰ مؤمنین کی صفات بیان کر رہے ہیں کہ وہ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (یا راہِ حق میں سفر کرنے والے)، رکوع اور سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم کرنے والے اور برے کاموں

سے روکنے والے اوراللہ تعالیٰ کی حدود کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اور ایسے ہی مؤمنین کو آپ خوشخبری سنادیجئے۔

☆ سورہ العصر میں اللہ تعالیٰ زمانے کی قسم کھا کرارشادفرماتا ہے کہ تمام انسان خسارے اور نقصان میں ہیں مگر وہ لوگ جو اپنے اندر چار صفات پیدا کرلیں (۱) ایمان لائیں (۲) نیک اعمال کریں (۳) محض اپنی انفرادی اصلاح وفلاح پر قناعت نہ کریں بلکہ امت کے تمام افراد کی بھی کامیابی کی فکر کریں (۴) دین پر چلنے اور اس کو دوسروں تک پہنچانے میں جو مشکلات آئیں ان پر صبر کریں۔

☆ تم بہترین امت ہو لوگوں کی نفع رسانی کے لئے تم کو پیدا کیا گیا ہے، اچھائیوں کا حکم کرتے ہو، برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔(سورہ آل عمران، آیت ۱۱۰)

☆ اللہ تعالیٰ مؤمنین سے خطاب فرما کرارشادفرماتا ہے: نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو۔ (سورہ المائدۃ، آیت نمبر۲)۔

☆ حضورِ اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایک لاکھ سے زائد صحابہ کے مجمع کو خطاب فرماتے ہوئے ارشادفرمایا تھا: حاضرین، غائبین تک میری بات کو پہنچادیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ حضور اکرم ﷺ کی وصیت پوری امت کو ہے۔ (صحیح بخاری۔ باب الخطبۃ ایام منی) یعنی امت کے ہر ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پیغامِ حق کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کرے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری ایک بات بھی اگر کسی کو پہنچے تو اُس کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوسروں تک اس بات کو پہنچائے۔ (بخاری ۔ باب ماذکر عن بنی اسرائیل)

اذان، وضو اور مسواک کے فضائل کا مختصر بیان

اذان:

۔ قیامت کے دن اذان دینے والے سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے یعنی سب سے ممتاز نظر آئیں گے۔ (مسلم ۔ باب فضل الاذان..........)

۔ مؤذن کی آواز جہاں جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ ہر جاندار اور بے جان جو اُس کی آواز کو سنتے ہیں اُس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (مسند احمد) مجمع الزوائد ۔ باب فضل الاذان

۔ مؤذن کی آواز کو جو درخت، مٹی کے ڈھیلے، پتھر، جن اور انس سنتے ہیں وہ سب قیامت کے دن مؤذن کے لئے گواہی دیں گے۔(ابن خزیمہ) منتخب احادیث صفحہ ۱۸۱

۔ جس نے بارہ سال اذان دی اس کیلئے جنت واجب ہوگئی (حاکم)(منتخب احادیث صفحہ ۱۸۳).

۔ اذان دینے والوں کو قیامت کی سخت گھبراہٹ کا خوف نہیں ہوگا اور نہ انکو حساب دینا ہوگا، بلکہ وہ مشک کے ٹیلے پر تفریح کریں گے۔(ترمذی، طبرانی) مجمع الزوائد۔باب فضل الاذان

۔ جو شخص اذان سننے کے بعد اذان کے بعد کی دعا پڑھے تو اس کے لئے قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت واجب ہوگئی۔ (بخاری ۔ باب الدعاء عند النداء)

وضو:

۔ جس نے اچھی طرح وضو کیا یعنی سنتوں اور آداب و مستحبات کا اہتمام کیا تو اس کے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔ (مسلم۔ باب خروج الخطایا.......................)

۔ جب مؤمن بندہ وضو کرتا ہے اور اس دوران کلی کرتا ہے تو اسکے منہ کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو ناک کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب چہرا دھوتا ہے تو چہرے کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں یہاں تک کہ پلکوں کی جڑوں سے بھی نکل جاتے ہیں۔ .... (نسائی۔باب مسح الاذنین مع الراس)

۔ میری اُمت قیامت کے دن اس حال میں بلائی جائے گی کہ ان کے ہاتھ پاؤں اور چہرے وضو میں دھلنے کی وجہ سے روشن اور چمکدار ہوں گے..... (بخاری ۔ باب فضل الوضو ......)

۔ مؤمن کا زیور قیامت کے دن وہاں تک پہنچے گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے یعنی اعضاء کے جن حصوں تک وضو کا پانی پہنچے گا وہاں تک زیور پہنایا جائیگا۔ (مسلم۔باب تبلغ الحلیہ ....)

۔ جو شخص مستحبات اور آداب کا اہتمام کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر یہ پڑھے ﴿اَشْهَدُ اَن لا اِلٰهَ الا اللّٰهُ وَحْدَه لا شَرِيكَ لَه وَاَشْهَدُ اَنّ مُحَمّداً عَبْدُه وَرَسُولُه، اللّٰهُمّ اجْعَلْنِى مِنَ التّوّابِيْنَ وَاجْعَلْنِى مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسلم۔ الذکر المستحب عقب الوضو)

۔ جو شخص وضو ہونے کے باوجود دوبارہ وضو کرتا ہے تو اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ (ابوداؤد۔ باب الرجل یجدد الوضو) (وضاحت: علماء نے لکھا ہے کہ وضو کے باوجود نیا وضو کرنے کی شرط یہ ہے کہ پہلے وضو سے کوئی عبادت کر لی ہو)۔

مسواک:

۔ مسواک کرنا تمام انبیاء کی سنت ہے۔ (ترمذی ۔ باب ماجاء فی فضل التزویج...)

۔ مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ (نسائی۔الترغیب فی السواک)

۔ مسواک کر کے دو رکعت نماز پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ (رواہ البزاز، مجمع الزوائد۔ باب ماجاء فی السواک)

۔ جب بھی جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس تشریف لاتے، نبی اکرم ﷺ کو مسواک کرنے کی تاکید فرماتے.............. (مسند احمد) (منتخب احادیث صفحہ ۲۸۳)

۔ دن یا رات میں جب بھی نبی اکرم ﷺ سو کر اٹھتے تو وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔ (ابوداؤد ۔ باب السواک لمن قام باللیل)

۔ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو اچھی طرح صاف کرتے۔..۔ رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔ (مسلم ۔ باب السواک)

تکملہ

طہارت کا بیان

وضو کے فرائض: (وضو میں چار فرض ہیں، جن میں سے اگر ایک بھی چھوٹ جائے تو وضو نہیں ہوگا)۔
(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، اور دونوں کان کی لو تک چہرا دھونا۔
(۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔
(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔
(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں: (سنت چھوڑنے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم ملتا ہے)۔
(۱) نیت کرنا۔ (۲) شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا۔ (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۴) تین بار کلی کرنا۔ (۵) مسواک کرنا۔ (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔ (۷) تین بار چہرا دھونا۔ (۸) تین بار کہنیوں سمیت دونوں بانہیں دھونا۔ (۹) سارے سر کا اور کانوں کا مسح کرنا۔ (۱۰) ڈاڑھی اور انگلیاں کا خلال کرنا۔ (۱۱) لگاتار اس طرح دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہو نے پائے کہ دوسرا عضو دھل جائے۔ (۱۲) ترتیب وار دھونا کہ پہلے چہرہ دھوئیں، پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر پاؤں دھوئیں۔

وضو کے مستحبات: (یعنی جن چیزوں کا کرنا' آپ کے لئے باعثِ ثواب ہے)۔
(۱) قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا۔ (۲) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔ (۳) داہنی طرف سے شروع کرنا۔ (۴) دوسرے سے حتی الامکان مدد نہ لینا۔ (۵) بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

مکروہاتِ وضو: (یعنی جن امور سے آپ کو حتی الامکان بچنا چاہئے)۔
(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔ (۲) سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۳) پانی زیادہ بہانا۔ (۴) وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا۔ (۵) خلافِ سنت وضو کرنا۔ (۶) زور سے چھپکے مارنا۔

نواقضِ وضو: (یعنی جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔
(۱) پاخانہ یا پیشاب کرنا۔ (۲) ہوا خارج ہونا۔ (۳) بدن کے کسی حصہ سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا۔ (۴) منہ بھر کے قے ہونا۔ (۵) ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔ (۶) نشہ میں مست یا بے ہوش ہو جانا۔ (۷) رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کے فرائض: (غسل میں تین فرض ہیں، جن میں سے اگر ایک بھی چھوٹ جائے تو غسل نہیں ہوتا)۔

(۱) خوب حلق تک پانی سے منہ بھر کر کلی کرنا۔

(۲) ناک میں سانس کے ساتھ پانی چڑھانا جہاں تک نرم جگہ ہے۔

(۳) تمام بدن پر ایک بار پانی بہانا کہ بال برابر بھی جگہ سوکھی نہ رہ جائے۔

غسل کی سنتیں: (سنت چھوڑنے سے غسل تو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم ملتا ہے)۔

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۲) ظاہری ناپاکی دور کرنا اور استنجا کرنا۔ (۳) غسل کی نیت کرنا۔ (۴) وضو کرنا۔ (۵) بدن کو ملنا۔ (۶) سر سے بدن پر تین بار پانی بہانا۔

غسل کے مکروہات: (یعنی جن امور سے آپ کو حتی الامکان بچنا چاہئے)۔

(۱) پانی بہت زیادہ استعمال کرنا۔ (۲) اتنا کم پانی لینا کہ اچھی طرح غسل نہ کرسکیں۔

(۳) ننگا ہونے کی حالت میں غسل کرتے وقت کسی سے بات چیت کرنا۔ (۴) قبلہ رو ہو کر غسل کرنا۔

تیمم کے فرائض: تیمم میں تین فرض ہیں۔

(۱) نیت کرنا۔

(۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر پورے چہرے پر پھیرنا۔

(۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کو ملنا۔

تیمم کا طریقہ:

بیماری اور پانی نہ ملنے کی صورت میں وضو کی جگہ تیمم کر لینے کا حکم ہے۔ جسکا طریقہ یہ ہے کہ اوّل ناپاکی دور کرنے کی نیت کریں۔ پھر پاک مٹی یا ایسی چیز پر جو مٹی کے حکم میں ہو، دونوں ہاتھ مار کر ایک بار اپنے چہرے پر پھیر لیں، پھر دوسری مرتبہ پاک مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت ملیں۔

نوٹ: کتاب کے پہلے ایڈیشن میں صرف نماز کی اہمیت، تاکید اور فضیلت تحریر کی گئی تھی، مگر بعض احباب کے بار بار مطالبہ پر، کتاب کے اس دوسرے ایڈیشن میں قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی حنفی کے نقطہ نظر کے مطابق، وضو، غسل اور تیمم کے ضروری مسائل، نیز نماز کا مسنون طریقہ تحریر کر رہا ہوں۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے، اور لوگوں کو اس سے نفع بخشے۔

پانچوں نمازوں کے اوقات:

نمازِ فجر: صبح صادق سے، سورج کے طلوع ہونے تک۔

نمازِ ظہر: زوالِ آفتاب سے، نمازِ عصر کا وقت شروع ہونے تک۔

نمازِ عصر: جب ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور غروبِ آفتاب تک رہتا ہے۔

نمازِ مغرب: غروبِ آفتاب سے، تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک۔

نمازِ عشاء: سورج چھپنے کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد سے، صبح صادق تک (آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز کے لئے مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے)۔

پانچوں نمازوں کی رکعتیں:

نمازِ فجر کی چار رکعتیں: پہلے دو سنتیں، پھر دو فرض۔

نمازِ ظہر کی بارہ رکعتیں: پہلے چار سنتیں، پھر چار فرض، پھر دو سنتیں، پھر دو نفل۔

نمازِ عصر کی آٹھ رکعتیں: پہلے چار سنتیں غیر مؤکدہ، پھر چار فرض۔

نمازِ مغرب کی سات رکعتیں: پہلے تین فرض، پھر دو سنتیں، پھر دو نفل۔

نمازِ عشاء کی سترہ رکعتیں: پہلے چار سنتیں غیر مؤکدہ، پھر چار فرض، پھر دو سنتیں، پھر دو نفل، پھر تین وتر، اور دو نفل۔

دن رات میں کل ۱۷ رکعتیں فرض، ۳ وتر، ۱۲ رکعتیں سنن مؤکدہ، ۸ رکعتیں سنن غیر مؤکدہ ہیں

مسئلہ: جمعہ کے دن ظہر کے وقت ظہر کی نماز کے بجائے نمازِ جمعہ (دو فرض امام کے ساتھ) ادا کی جائیگی۔ نمازِ جمعہ، عورتوں پر فرض نہیں ہے لہذا وہ اس کی جگہ نمازِ ظہر ادا کریں۔
اگر کسی شخص نے جمعہ کی نماز، امام کے ساتھ نہیں پڑھی تو اس کی جگہ نمازِ ظہر (چار رکعت) ادا کرے، ہاں اگر مسافر ہو تو دو رکعت ظہر کی ادا کرے۔
نماز جمعہ کی ۱۴ رکعتیں اس طرح ہیں: پہلے ۴ سنتیں، پھر ۲ فرض، پھر ۴ سنتیں، پھر ۲ سنتیں، پھر ۲ نفل۔

مسئلہ: نفل اور غیر مؤکدہ سنتوں کا حکم یہ ہے کہ پڑھنے پر بہت ثواب ملے گا، اور نہ پڑھنے پر کوئی گناہ نہیں، البتہ سننِ مؤکدہ کو عذر کے بغیر نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ احادیث میں ان کی خاص تاکید اور اہمیت وارد ہوئی ہے۔

نماز کے شرائط وفرائض اور واجبات

شرائط نماز:

(۱) بدن کا پاک ہونا۔

(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔

(۳) ستر کا چھپانا۔ (مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک، اور عورتوں کو چہرہ، ہاتھوں اور قدموں کے علاوہ تمام بدن کا ڈھانکنا فرض ہے)

(۴) نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔

(۵) نماز کا وقت ہونا۔

(۶) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

(۷) نماز کی نیت کرنا۔

فرائض وارکان نماز:

(۸) تکبیر تحریمہ۔

(۹) قیام یعنی کھڑا ہوا۔

(۱۰) قراءت یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔

(۱۱) رکوع کرنا۔

(۱۲) سجدہ کرنا۔

(۱۳) قعدہ اخیرہ کرنا۔

(۱۴) اپنے ارادہ سے نماز ختم کرنا۔

اگر ان شرائط اور فرائض میں سے کوئی ایک چیز بھی جان کر یا بھول کر رہ جائے تو نماز ادا نہیں ہوگی۔

واجبات نماز:

(۱) الحمد پڑھنا۔

(۲) الحمد کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔

(۳) فرضوں کی پہلی دو رکعت میں قراءت کرنا۔

(۴) الحمد کو سورت سے پہلے پڑھنا۔

(۵) رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا۔

(۶) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

(۷) پہلا قعدہ کرنا۔

(۸) التحیات پڑھنا۔

(۹) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔
(۱۰) ظہر اور عصر میں قراءت آہستہ پڑھنا۔
(۱۱) امام کے لئے مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں، اور فجر و جمعہ وعیدین اور تراویح کی سب رکعتوں میں قراءت بلند آواز سے پڑھنا۔
(۱۲) دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا۔
(۱۳) عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

ان مذکورہ واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ اور قصداً چھوڑ دینے سے نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوتا ہے۔

نماز کی سنتیں

یہ امور نماز میں سنت ہیں، جن کے ترک کرنے پر نماز تو ادا ہو جائیگی مگر ثواب میں کمی ہوگی۔
(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا اور عورتوں کو سینے تک اٹھانا۔
(۲) مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا۔
(۳) ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھنا۔
(۴) اَعُوذُ بِاللّٰهِ (پوری) پڑھنا۔
(۵) بِسْمِ اللّٰهِ (پوری) پڑھنا۔
(۶) ایک رکن سے دوسرے رکن کو منتقل ہونے کے وقت اللہ اکبر کہنا۔
(۷) رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کم از کم تین مرتبہ کہنا۔
(۸) رکوع سے اٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہنا۔
(۹) سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الاَعْلٰى کہنا۔
(۱۰) دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات کے لئے مردوں کو بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور سیدھا پاؤں کھڑا کرنا، اور عورتوں کو دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر کولھوں پر بیٹھنا۔
(۱۱) درود شریف پڑھنا۔
(۱۲) درود کے بعد دعا پڑھنا۔
(۱۳) سلام کے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔
(۱۴) سلام میں فرشتوں، مقتدیوں اور نیک جنات جو حاضر ہیں ان کی نیت کرنا۔

نماز کے مستحبات:

(۱) اگر چادر اوڑھے ہو تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے لئے مردوں کو چادر سے ہاتھ نکالنا۔

(۲) جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا۔

(۳) جمائی آئے تو منہ بند کر لینا۔

(۴) کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک پر اور قعدہ میں گود میں اور سلام کے وقت کاندھوں پر نظر رکھنا۔

مکروہات نماز:

یہ چیزیں نماز میں مکروہ ہیں۔

(۱) کپڑا اسمیٹنا۔

(۲) جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔

(۳) انگلیاں چٹخانا۔

(۴) دائیں یا بائیں طرف گردن موڑنا۔

(۵) انگڑائی لینا۔

(۶) مرد کو سجدہ میں کہنیوں سمیت کلائیاں زمین پر بچھانا۔

(۷) سجدے میں (مردوں کے لئے) پیٹ کو رانوں سے ملانا۔

(۸) بغیر عذر کے چاروں زانو (پالتی مار کر) بیٹھنا۔

(۹) امام کا محراب کے اندر کھڑے ہو کر نماز پڑھانا۔

(۱۰) صف سے علیحدہ تنہا کھڑا ہونا۔

(۱۱) سامنے یا سر پر تصویر ہونا۔

(۱۲) تصویر والے کپڑوں میں نماز پڑھنا۔

(۱۳) کندھوں پر چادر یا کوئی کپڑا لٹکانا۔

(۱۴) پیشاب یا پاخانہ یا زیادہ بھوک کا تقاضی ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔

(۱۵) سر کھول کر نماز پڑھنا (یہ کراہت مردوں کے لئے ہے)۔

(۱۶) آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہوں کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل یا اس کے قریب قریب فاصلہ رہے، اور نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لیں۔ داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے، اور نظر سجدہ کی جگہ پر رکھیں۔

نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھیں۔ ادب سے کھڑے رہیں۔ صرف اللہ تعالٰی کی طرف دھیان رکھیں۔

ہاتھ باندھ کر ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ آخر تک پڑھیں۔ پھر تعوذ یعنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم اور پھر تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھ کر الحمد شریف پڑھیں۔ الحمد شریف ختم کر کے آہستہ سے آمین کہیں۔ پھر کوئی سورت یا چند آیات پڑھیں۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کے لئے جھکیں، رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیں۔ رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْم تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں، پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں، اس کے بعد تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد پڑھیں، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں، پھر دونوں ہاتھ رکھیں پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک، پھر پیشانی زمین پر رکھیں، پھر سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھیں اور بیٹھ جائیں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جائیں اور اسی طرح سجدہ کریں جیسا ابھی بتایا، دونوں سجدوں تک ایک رکعت پوری ہوگئی۔

اب تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جائیں، صرف بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھیں، اس کے بعد کوئی سورت یا چند آیات پڑھیں۔ پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کر کے بیٹھ جائیں، اور پہلے تشہد یعنی التحیات پھر درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف۔ یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھنی ہو تو دو رکعت پر بیٹھ کر صرف التحیات پڑھیں۔ اس کے بعد فوراً تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔ بسم اللہ اور الحمد شریف پڑھ کر رکوع و سجدے کریں۔ اگر تین رکعت پڑھنا ہو تو بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

اور اگر چار رکعت پڑھنا ہو تو تیسری رکعت پڑھ کر نہ بیٹھیں بلکہ تیسری رکعت کے دونوں سجدے کر کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اور چوتھی رکعت یعنی بسم اللہ اور الحمد شریف پڑھ کر رکوع اور سجدے کر کے بیٹھ جائیں اور التحیات پھر درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

مسئلہ: نفل نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی الحمد شریف کے بعد کوئی سورت یا چند آیات پڑھیں کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورت یا چند آیات پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں تو تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا کے علاوہ کچھ نہ پڑھیں۔ تعوذ، تسمیہ، الحمد شریف اور سورت صرف امام پڑھے گا۔ اسی طرح دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی امام کے پیچھے خاموش کھڑے رہیں، ہاں رکوع سجدہ کی تسبیح اور التحیات ودرود شریف اور اس کے بعد والی دعا امام کے پیچھے بھی پڑھیں۔

مسئلہ: رکوع اس طرح کرنا چاہئے کہ کمر اور سر برابر رہیں یعنی سر نہ کمر سے اونچا رہے نہ نیچا ہو جائے اور دنوں ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور گھٹنوں کو ہاتھوں کی انگلیاں سے پکڑ لیا جائے۔

مسئلہ: سجدہ اس طرح کرنا چاہئے کہ ہاتھوں کے پنجے زمین پر اس طرح رہیں کہ انگلیاں پھیلی ہوئی اور آپس میں ملی رہیں اور سب کا رخ قبلہ کی طرف ہو۔ اور کلائیاں زمین سے اونچی رہیں۔ پیٹ رانوں سے اور دونوں کہنیاں پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور دونوں پاؤں کی انگلیاں اس طرح مڑی رہیں کہ ان کے سر قبلہ رخ ہو جائیں۔ عورتوں کے لئے پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو بغل سے ملا کر رکھنا چاہئے۔

مسئلہ: رکوع سے اٹھتے وقت امام صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہے اور جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو وہ صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہے، اور جو تنہا پڑھے وہ ان دونوں کو کہے۔

مسئلہ: دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات و درود شریف پڑھتے وقت' مردوں کے لئے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ دونوں گھٹنے قبلہ کی طرف رہیں۔ داہنے پاؤں کی انگلیاں اچھی طرح موڑ دیں کہ قبلہ رخ ہو جائیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھیں کہ انگلیاں سیدھی رہیں۔ اور عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہئے۔

مصادر ومراجع

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف	مطبع
۱	القرآن الکریم		
۲	ترجمہ شیخ الہند	مولانا محمود الحسن صاحب	مجمع ملک فہد، مدینہ منورہ
۳	تفسیر عثمانی	مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب	مجمع ملک فہد، مدینہ منورہ
۴	تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن کثیرؒ	المکتبہ العصریہ، بیروت
۵	تفسیر بغوی	الحسین بن مسعود الفراء	داراحیاء التراث العربی، بیروت
۶	صحیح البخاری	محمد بن اسماعیل البخاریؒ	دار ابن کثیر، بیروت
۷	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج النیسابوریؒ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
۸	موطا امام مالک	امام مالک بن انسؒ	داراحیاء التراث العربی، مصر
۹	سنن ترمذی	محمد بن عیسی ابوعیسی ترمذیؒ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
۱۰	سنن ابوداؤد	سلیمان بن الاشعث ابوداؤد سجستانیؒ	دار الفکر، بیروت
۱۱	سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ محمد ابن ماجہؒ	دار الفکر، بیروت
۱۲	سنن نسائی	احمد بن شعیب ابوعبدالرحمٰن نسائیؒ	مکتب مطبوعات اسلامیہ، سوریا
۱۳	مسند احمد	امام احمد بن حنبلؒ	مؤسسۃ قرطبہ، مصر
۱۴	سنن دارقطنی	علی بن عمر ابوالحسن دارقطنیؒ	دارالمعرفہ، بیروت
۱۵	صحیح ابن حبان	محمد بن حبان بن احمد التمیمیؒ	مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت
۱۶	مجمع الزوائد	علی بن ابی بکر الہیثمیؒ	دارالکتاب العربی، بیروت
۱۷	الترغیب والترہیب	عبدالعظیم عبدالقوی المنذریؒ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
۱۸	ریاض الصالحین	ابوزکریا یحیی بن شرف النوویؒ	مکتبۃ العلم، دہلی
۱۹	فضائل اعمال	شیخ محمد زکریاؒ	مکتب فیض عام، دہلی
۲۰	منتخب احادیث	شیخ محمد یوسف کاندھلویؒ	مکتب فیض عام، دہلی
۲۱	کتاب الصلاۃ	مولانا عبدالشکور لکھنویؒ	

۲۲	کتاب الصلاۃ واحکام تارکہا	علامہ ابن قیمؒ	المطبعۃ السلفیۃ، القاہرہ
۲۳	نماز پیمبر ﷺ	شیخ محمد الیاسؒ	المکتبہ المدنیہ، دیوبند
۲۴	نماز کی حقیقت	مولانا محمد منظور نعمانیؒ	الفرقان بکڈپو، لکھنو
۲۵	نماز کا مکمل انسائیکلوپیڈیا	مولانا نذیر الحق میرٹھی	سلمان پبلیکیشنز، دہلی
۲۶	نماز (اہمیت اور بنیادی احکام)	پروفیسر نعمت ظہیر	دین ودانش پبلیکیشنز، علی گڑھ
۲۷	الصلاۃ فی القرآن الکریم	د. فہد بن عبد الرحمٰن الردی	مطابع الفرزوق، الریاض
۲۸	الصلاۃ	شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی	دار القبلہ للثقافۃ الاسلامیہ، جدہ
۲۹	حکم تارک الصلاۃ	شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ	دار الوطن للنشر، الریاض
۳۰	کیف تخشعین فی الصلاۃ	د. رقیہ بنت محمد المحارب	دار القاسم، الریاض
۳۱	الابانۃ عن اسباب الاعانہ علی صلاۃ الفجر وقیام اللیل	د. رقیہ بنت محمد المحارب	دار القاسم، الریاض
۳۲	مختصر قیام اللیل	شیخ محمد بن نصر المروزیؒ	دار الوطن للنشر، الریاض
۳۳	لماذا اصلی	شیخ عبد الرءوف الحناوی	دار الوطن للنشر، الریاض
۳۴	رسالۃ عاجلۃ الی جار المسجد	شیخ محمد بن عبد العزیز المسند	دار الوطن للنشر، الریاض
۳۵	یا من فقدناہ فی المسجد	شیخ محمد بن سرّار بن علی الیامی	دار الوطن للنشر، الریاض
۳۶	أرحنا بالصلاۃ	شیخ عبد القیوم السحیبانی	دار القاسم، الریاض
۳۷	احادیث وعظات فی فضل التبکیر الی الصلوات	شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الجبرین	دار ابن خزیمہ، الریاض
۳۸	عظیم الاجر فی المحافظۃ علی صلاۃ الفجر	شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الجبرین	دار الوطن للنشر، الریاض
۳۹	ارجع فصل فانک لم تصلی	شیخ عبد الملک القاسم	دار القاسم، الریاض
۴۰	الصلاۃ الصلاۃ	شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ	دار الوطن للنشر، الریاض
۴۱	یا اہلاہ صلوا صلوا	شیخ عبد القیوم السحیبانی	دار القاسم، الریاض
۴۲	ابناؤنا والصلاۃ	شیخ عبد الملک القاسم	دار القاسم، الریاض

فریڈم فائٹر مولانا اسماعیل ویلفیر سوسائٹی

سنبھل، اتر پردیش ریاست کا ایک قدیم اور تاریخی شہر ہے۔ مسلم حکمرانوں کے دور میں اس شہر کو "سرکار سنبھل" کہا اور لکھا جاتا تھا۔ اس تاریخی شہر میں بے شمار علماء، محدثین اور مشائخ پیدا ہوئے، نیز سینکڑوں ادیبوں، شاعروں اور طبیبوں نے اسی مٹی میں جنم لیا۔ اسی سرزمین سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب سنبھلی جیسے مجاہد اٹھے جنھوں نے احادیث رسول ﷺ کی خدمات کے ساتھ، اپنی تحریر وتقریر سے برٹش حکومت کی بنیادیں ہلانے مین ایک اہم رول ادا کیا۔

ہندوستان کی تحریک آزادی میں مولانا نے نمایاں کارنامے انجام دیے۔ حکومت وقت کے خلاف مولانا کی شعلہ بیان تقریروں نے سنبھل اور اطراف کے انگریزی افسران کو ہر وقت خوف زدہ رکھا۔ یہ ہی وجہ تھی کہ مولانا کو کئی بار صرف گرفتار ہی نہیں بلکہ ان پر بغاوت پھیلانے اور فساد برپا کرنے کے مقدمات چلا کر کئی کئی سال کی سخت سزائیں دی گئیں۔ مرکزی اسمبلی کے انتخابات میں دوبار شاندار کامیابی سے مولانا کی عوامی مقبولیت کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مولانا ایک عرصہ تک جمیۃ العلماء ہند سے بھی وابستہ رہے۔ نیز کئی بڑے اداروں میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے تدریسی خدمات انجام دیں۔ آخری عمر مین تصنیف و تالیف کے کاموں میں مشغول ہو گئے، اردو میں تین کتابیں: مقامات تصوف، اخبار التنزیل اور تقلید ائمہ تصنیف کیں۔

مولانا کی علمی شخصیت اور تحریک آزادی میں مجاہدانہ کردار ہمیشہ اس بات کا متقاضی رہا کہ اس تاریخی شہر میں مولانا کے نام سے کوئی علمی ادارہ قائم کیا جائے مگر افسوس کہ حکومتی اداروں کی امتیازی پالیسی اور کچھ ہماری غفلت نے یہ موقع فراہم نہین کیا پھر بھی سنبھل کی علمی شخصیتوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً ایسے کسی ادارے کے قیام کا احساس دلایا جاتا رہا۔ "فریڈم فائٹر مولانا اسماعیل ویلفیر سوسائٹی" اسی احساس کا نتیجہ ہے۔ اس سوسائٹی کا مقصد سنبھل میں مستقل ایک علمی ادارہ کا قیام ہے اس ضمن میں ہورائزن پبلک اسکول کے نام سے ایک عصری تعلیم کا ادارہ قائم کیا جاچکا ہے۔ نیز دینی تعلیمی ادارہ کی پیش رفت جاری ہے۔

ایسے تمام علمی افراد جو کسی نہ کسی شکل میں دینی، تعلیمی ادبی اور اصلاحی کاموں میں مشول ہیں کا تعاون ہمارے لئے حوصلہ بخش ہوگا۔ اللہ اس تعالٰی اس عمل خیر کو قبول فرمائے۔

محمد نجیب سنبھلی





حي على الصلاة

محمد نجیب سنبھلی

حيّ على الصلاة حيّ على الصلاة

مولانا محمد اسماعیل سنبھلی اکیڈمی، سنبھل مرادآباد



